احکام توحید ورسالت

تالیف

مفتی محمد عبد السلام چاٹگامی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب کا نام: احکام توحید ورسالت

تالیف: مولانا مفتی محمد عبد السلام چاٹگامی

صفحات: ۲۰۲

طباعت: ۱۴۳۵ھ

کمپوزنگ: مفتی وکیل الدین جسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰہ وحدہ لا شریك له ولا مثیل له ولا نظیر له ولا ند له والصلوۃ والسلام علی نبیه ورسوله واله واصحابه اجمعین الی یوم الدین اما بعد:

یہ کہ توحید ورسالت کے عقائد کے بارے میں جس قدر تزلزل اس وقت نظر آرہا ہے زمانہ قریب میں پہلے کبھی نظر نہیں آیا محدثین اور فقہاء کرام نے اس پر کتابیں تصنیف کیں بندہ سمجھتا تھا کہ ہمارے علاقہ میں چونکہ یہ فتنے نہیں ہیں نہ انکو پڑھنے کی ضرورت ہے نہ چھاپنے کی ضرورت ہے، مگر اس وقت کے حالات نے بتلادئے ہیں کہ توحید ورسالت کے عقائد کے بارے ہمارے مسلمانوں کے اندر بے شمار کمزوریاں آگئی ہیں صحیح معنی میں ہم لوگ اپنے آپکو مسلمان سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں مگر توحید کے عقیدہ اور رسالت کے عقیدہ جاننے کو ضروری نہیں سمجھتے مگر بندہ اس وقت ہاٹھزاری میں ہیں اور مختلف امراض کے شکار ہونے کے باوجود اس پر قلم اٹھانے پر مجبور ہوگیا ہے چنانچہ ایک آدمی نے ہمارے میں سے یہ کہدیا ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے مذہب میں ”محنت ومجاہدہ کر کے خدا کو پا سکتا ہے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے“ اس جملہ میں کفر اور شرک میں ہوتے ہوئے مجاہدہ کرنے والا کو بھی خدا رسیدہ ہو سکنے کا دعوی کیا گیا ہے جو کہ بالکل غلط اور باطل عقیدہ ہے اس واسطے بندہ نے ارادہ کیا ہے کہ توحید ورسالت کے معانی اور اسکی حقیقت اور اسکے احکام کو قرآن وحدیث کے حوالہ سے لکھنا

چاہئے، تاکہ جس کے نصیب میں ہدایت لکھی ہے وہ قبول کر سکے اور جس کے نصیب میں ہدایت نہیں ہے وہ بھی سوچ وسمجھکر گمراہی کا راستہ اختیار کرے بلکہ جو مسلمان ہو دلیل سے ہو اور جو کافر اور مشرک بنے دلیل سے بنے، حقیقت یہ ہے کہ توحید ورسالت کا اقرار سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور ان کے انکار سے کفر وارتداد آجاتا ہے، ایمان نکل جاتا ہے، اللہ تعالی ہمیں صحیح اور حق باتوں کو لکھنے اور بولنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین یارب العالمین.

بندہ محمد عبد السلام چاٹگامی عفا اللہ عنہ

ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد:

بندہ حقیر کی یہ کتاب یہ تصنیف درحقیقت دعوت اسلام کی ابتدائی کتاب ہے یہ کتاب تمام دنیا کے تمام ان لوگوں کیلئے ہے جو تلاش حق میں مشغول ہیں مگر راہ حق کا راستہ ان کونہیں مل رہا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب خواہ وزیر ہو یا وزیر اعظم یا صدر کسی دین پر ہے یالادینیت پر۔

خاص کر ملک کے اونچے طبقۂ وزراء اور حکومت کے عہدہ داروں اور حکومت کے کارندے جو دین اسلام کے عقائد سے بے خبر ہیں یا ان سے غافل ہیں ان کے واسطے ہے کہ یہ حضرات اس کو پڑھکر دین حق کو پہنچانیں اور انکے ضروری عقائد کو جان سکیں تا کہ لادینیت سے توبہ کرنا چاہیں تو توبہ کرسکیں۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم کے اندر آیت ذیل کے ذریعہ اعلان فرمادیا اور بتلادیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے رفع الی السماء کے بعد اب آخری دین آخری مذہب دین حق اور راہ حق دین اسلام کا راستہ ہے۔ سورۂ بقرہ کی آیت ۱۳۲ میں حق تعالی جل مجدہ نے **اعلان** فرمادیا ہے۔

(۱) ان اللّٰہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن اِلّا وانتم مسلمون۔ سورۃ البقرہ الایۃ ۱۳۲

ترجمہ: تحقیق یہ کہ اے لوگو! اللہ تعالی نے تمہارے سب کے واسطے دین اسلام کوتمہارے لئے مذہب چن لیا ہے لہذا تم اسی پر چلنا اسی پر رہنا اوراسی پر مرنا۔

آیت میں اللہ تعالی نے اعلان فرمادیا ہے کہ تمہارے واسطے دین اسلام کو چن لیا ہے اس لئے تم لوگوں کو اسی دین اسلام کے اوپر رہنا پڑیگا اوراسی پر چلنا پڑیگا اوراسی دین اسلام پر مرنا ہوگا اس واسطے دین صرف ایک ہے دین اسلام، دوسرا کوئی دین نہیں ہے اور جو اس دین اسلام سے انحراف کریگا وہ کافر اور مرتد ہوجائیگا اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا۔

(۲) ان الدین عند اللہ الاسلام ...... ومن یکفر بآیات اللہ فان اللہ سریع الحساب۔ سورۃ ال عمران الایۃ ۱۹

اللہ تعالی نے **دوسرا اعلان** یہ کردیا ہے کہ بے شک دین حق اللہ کے یہاں جو مقبول ہے وہ خالص دین اسلام ہے الخ جولوگ ان آیات کوانکار کریگا اللہ بہت جلدان سے حساب لے گا کہ انکار کس وجہ سے کیا ہے۔

پھر اگلا ایک **تیسرا اعلان** یہ کیا ہے کہ اللہ کے نزدیک پوری دنیا والوں کیلئے دین ومذہب صرف اسلام ہے جو اسکو مانے گا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اسکی مخالفت کریگا وہ گمراہ ہوگا اور بے دین ہوگا۔

چوتھا اعلان یہ کیا ہے جو بھی شخص دین اسلام کے خلاف دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا اسی دین کو اللہ تعالی ہرگز قبول نہیں کریگا جس دین کو اللہ قبول نہیں کریگا اس سے کیا فائدہ بلکہ اس میں محنت کرنا بے کار وقت کا ضیاع ہے چنانچہ فرماتے ہیں ومن یبتغ

غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین ۔ سورة آل عمران الایة ۸۵

غرض جو کوئی دین اسلام کے سوا دوسرا دین یا مذہب اختیار کرنا چاہے گا
تو اسلام کے سوا دوسرا دین کو ان سے قبول نہ کیا جائیگا۔

پانچواں اعلان یہ کیا ہے کہ اللہ تعالی نے دین اسلام کو جب مکمل دین بنا دیا ہے اب دین اسلام کو مکمل دین بنا دینے کے بعد سب چیزوں کی صلاح وفلاح کا دارومدار اسی پر ہوگا اور سب کچھ اس دین اسلام کے ماننے پر موقوف ہیں۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ سورة المائدة الایة ۳

آج کا دین میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارے اور پورا کیا
تم پر میں نے احسان اپنا۔

یعنی دین اسلام کے تمام اصول وفروع کے سب ضروری احکام قرآن وحدیث سے صراحۃ یا دلالۃ یا اقتضاء یا اشارۃ بیان کردئے گئے ہیں مسلمانوں کیلئے دین اسلام یہ مکمل ضابطۂ حیات ہونے کی حیثیت سے قیامت تک کیلئے یہ اللہ کی طرف سے قطعی اصول اور اٹل قانون ہے اور یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑا انعام اور بہت بہت بڑا احسان بھی ہے اس میں تغیر وتبدیل نہ ہوگی۔

چھٹا اعلان یہ کیا ہے افمن شرح اللہ صدره للاسلام فهو علی نور من ربه۔ سورة الزمر الایة ۲۲

کہ اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی چاہے گا اسکے لئے اسلام کا دروازہ کھول

دیگا اسکے سینہ کو نور سے بھر دیگا اور جس کو اسلام کی دولت سے محروم کرنا چاہے گا
اس کے لئے اسلام کا دروازہ بند کریگا اسکے سینہ کو تنگ کردیگا اسکے دل میں
اسلام کی محبت کی جگہ نفرت پیدا کردیگا۔

ہر ذی شعور عقلمند کیلئے قرآن حکیم کے ذریعہ اللہ تعالی کے یہ اعلانات ہیں یہ اعلانات مسلمانوں کیلئے بہت بڑی حجت ہیں کہ انسان کس دین کو اختیار کر کے دنیا سے جاوے اور اس کو کونسا مذہب اختیار کرنا چاہئے تو کس مذہب کو اختیار کرے گا آیا مسلمانوں نے چودہ سو سال سے جس قرآن کو قبول کر کے اور صلاح وفلاح دین اور دنیا کی کامیابی حاصل کی ہے اور اس قرآن نے جس دین اسلام کی دعوت دی ہے وہی دین برحق ہے وہی صراط مستقیم ہے اسی کو اختیار کرے گا؟ یا شتر بے مہار کی طرح اِدھر اُدھر پھیرتا رہے گا؟ قرآن حکیم نازل ہونے کے بعد پہلے ادیان کی کتابیں اب قابل عمل نہیں ہیں قرآن حکیم کے بعد سب کتابیں منسوخ ہیں وہ تحریف شدہ ہیں انکا کچھ اعتبار نہیں ہے اور یہ قرآن مجید چودہ سو سال سے مسلسل سندوں کے ساتھ روایۃً ودرایۃً قراءۃً تعلیماً وتعلّماً چلا آرہا ہے اور طبقۃً بعد طبقۃٍ تواتر کے ساتھ جاری ہے لیکن ان واضح اعلانات کے باوجود جو اندھا بنکے رہے گا اس کا کوئی علاج نہیں ہے اور قرآن حکیم اسی کتاب اللہ کی ابتدائی سورتِ بقرہ کی پہلی آیت میں اللہ تعالی نے صاف اعلان فرمادیا ہے۔

(ا)''ذٰلك الکتاب لا ریب فیه هدًی للمتقین''۔ سورة البقرة الایة ۲

اللہ تعالی فرماتا ہے یہ کتاب میری طرف سے نازل شدہ ہے اس میں
ذرہ برابر کچھ شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے یہ واسطے ہدایت کی ہے خدا سے
خوف کرنے والے کیلئے ہے۔

قرآن پاک اللہ تعالی کی کتاب ہے اسکی قرآنی ثبوت تو سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں آیات سے ملتی ہیں یہاں پر میں نے چند آیات بطور نمونہ کے لکھدی ہیں سورۂ بقرہ کی سب سے پہلی آیت ''الـم ذٰلك الكتاب لا ريب فيه هدًى للمتقين'' سورة البقره الاية ١ـ٢

ذلک الکتاب اس سے مراد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ یہ قرآن اور اسکی آیات کو صحابۂ کرام کو پڑھ کر سناتے تھے اور صحابہ نے اس پر ایمان لا کر قرآن کی آیات کو یاد کرتے تھے اور اس کو رات و دن پڑھتے تھے اس پر عمل کرتے تھے پھر دنیا سے کامیابی کے ساتھ چلے گئے ہیں اور ان کیلئے اللہ تعالی نے بڑی سند کا اعلان کیا ہے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ، صحابہ کرام پر اللہ راضی ہوگئے ہیں اور صحابہ کرام بھی اللہ تعالی کی الوہیت اور وحدانیت پر راضی اور خوش ہو کر دنیا سے گذر گئے ہیں اب وہ جنت میں جانے کا منتظر ہیں یہ وہ کتاب ہے جس کو اہل کتاب یعنی اکثر یہود و نصاری نے جھٹلایا تھا اور وہ اپنے انکار پر ڈٹے رہے اسی پر انکی موت واقع ہوئی ہے انکے بارے میں اللہ تعالی نے اسی قرآن ہی کے اندر اعلان فرمایا ہے یہود کے بارے **مغضوب علیھم** اور نصاری کے بارے میں **ولا الضالین** ہیں لما جاء فی الحدیث اسکا خلاصہ یہ ہے اللہ کی کتاب القرآن کو جو مانے گا عمل کریگا وہ ایماندار ہوگا اور جو نہیں مانے گا انکار کریگا وہ بے ایمان اور کافر ہوگا خواہ وہ یہود و نصاری میں سے ہو یا دوسرے فرقے سے ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ کی کتاب ''القرآن'' کو مانے گا وہ رسول کو بھی مانے گا کیونکہ قرآن کو لانے والا رسول ہیں اور جو اسی قرآن یعنی اللہ کی کتاب کو مانے گا وہ اللہ کے

رسول کو بھی مانے گا اس پر عمل کریگا وہ رسول کی حدیثوں کو بھی مانے گا اور ان پر عمل کریگا اس کے برخلاف اللہ کی کتاب کو نہ مانے گا وہ رسول کو بھی نہ مانیگا لیکن جب رسول کو نہیں مانے گا تو انکی حدیثوں کو بھی نہیں مانے گا ایسے لوگ بے ایمان اور کافر مشرک اور بے دین ہوں گے جبکہ ایمانداروں کے لئے تو اللہ تعالی کی طرف سے جنت کی بشارت ہے اور منکرین کافروں اور مشرکوں کیلئے جہنم اور دوزخ کی خوشخبری ہے۔

مسئلہ: مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن یا اس کی آیات میں سے کسی آیت کے بارے میں شبہ کرنا ناجائز اور حرام ہے بے ایمانی اور کفر ہے جیسا کہ انکار آیت کفر ہے اس طرح اس میں شک اور تردد کرنا بھی کفر ہے۔

اس بارے میں دوسری آیت میں ہے:

(۲) قل ان كنتم تحبون اللّٰه فاتبعونى يحببكم اللّٰه ويغفر لكم ذنوبكم واللّٰه غفور الرحيم قل اطيعوا اللّٰه والرسول فان تولوا فان اللّٰه لا يحب الكافرين ، سورة آل عمران الاية ٣١ـ٣٢

ترجمہ: ان لوگوں سے آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری راہ پر چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشدے گناہوں کو تمہارے اللہ تعالی گناہوں کو بخشش کرنے والے ہیں اور بہت مہربان ہے اور فرمایا اللہ نے کہ اس کی اطاعت کرو، انکے دئے ہوئے احکام کو مانو ان پر عمل کرو پھر رسول کی باتوں کو مانو! وہ جس دین اسلام لیکر آیا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل کرو! پھر تم کامیاب ہوں گے اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت نہ کروگے اور ان سے منہ پھیر لوگے تو سمجھ لینا تم مسلمان نہ ہوگے

اورتم سیدھے کافر بن جاؤ گے اور اللہ تعالی کسی منکر اور کافر سے محبت
نہیں رکھتا تو تم سے بھی محبت تعلق نہ رکھے گا۔

مسئلہ: آیت مذکورہ میں کئے مسائل کا بیان ہوئے ہیں کہ اللہ تعالی سے محبت کرنے والوں پر فرض ہے کہ رسول کی اطاعت کریں ان کی پیروی کریں ورنہ محبت الٰہی کا دعوی درست نہ ہوگا۔

مسئلہ: اطاعت رسول ان کو اللہ تعالی کی طرف سے پیغام رساں ماننا فرض ہے پھر اطاعت اوران کی پیروی درست ہوگی۔

مسئلہ: اللہ تعالی اوراس کے رسول کے لائے ہوئے شریعت، احکام کو ماننا ضروری اورفرض ہے کسی حکم الٰہی یا حکم رسول کا نہ ماننا کفر ہوگا بے ایمانی ہوگی ایسے لوگوں سے اللہ تعالی محبت نہ کریگا۔

(۳) وما محمّد اِلّا رسول قد خلت من قبله الرُّسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر اللّٰه شيئا وسيجزى اللّٰه الشاكرين۔ سورة ال عمران الايه ۱٤٤

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس سے پہلے بہت سے آئے اور دنیا سے چلے گئے ہیں وہ وفات پا چکے ہیں محمد بھی وفات پانے والا ہے کیا وہ جب دنیا سے چلے گئے تم لوگ الٹے پاؤں کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے ایمان واسلام کو چھوڑ دو گے اگر ایسا کرو گے تو اس سے تمہارا نقصان ہوگا اللہ تعالی کو ذرہ برابر نقصان نہ ہوگا جو اللہ کے احسانات کو مانیں گے انکو بہترین بدلہ ملے گا اور جو کافر اور منکر ہوں گے انکو سخت سزا دیں گے۔

(٤) قال اللّٰه تعالى ان اولى النّاس بابراهيم للذين اتبعوا وهذا النّبى والذين آمنوا واللّٰه ولى المؤمنين۔ سورة ال عمران الاية ٦٨

ترجمہ: لوگوں میں سے زیادہ مناسبت ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام سے ان کو تھی جو انکے ساتھ ایمان لائے تھے اوراس نبی اُمیؐ کو اور جو ایمان لائے اس نبی پر۔

توضیح: حضرت ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ سب سے زیادہ مناسبت والے آپ کے متبعین تھے اور نبیوں میں سے یہ نبی اُمیؐ محمد بن عبداللہ القرشی الھاشمی اوران پر ایمان لانے والے ہیں ابراھیم علیہ الصلاۃ والسلام دین حنیف کے پیروکار تھے وہ نہ یہودی تھے نہ نصاری نہ مشرک۔

مسئلہ: حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالی کے پیغام رساں نیک بندے تھے وہ نہ یہودی میں سے تھے نہ نصاری میں سے نہ وہ مشرکین میں سے تھے بلکہ آپ دین حنیف اور اصراط مستقیم پر تھے جو لوگ اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں وہ گمراہ اور کافر ہیں بے ایمان ہیں ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔

(٥) قال تعالى قل ايُّ شيءٍ اكبر شهادة قل اللّٰه شهيد بيني وبينكم واوحى الى هذا القرآن لانذركم به ومن بلغ۔ سورة انعام الاية ١٩

ترجمہ: آپ ان لوگوں سے پوچھ لیں کہ قرآن کی حقانیت پر سب سے بڑا گواہ کون ہے، آپ خود ہی کہدیں سب سے بڑا گواہ تو اللہ کی ذات ہے ہمارے اورتمہارے درمیان وھی گواہ ہیں اوراسی نے اتارا ہے میرے اوپر یہ قرآن کریم تا کہ اسکے ذریعہ تم لوگوں کو ڈراوں اور خبردار کروں اور جنکو یہ کتاب پہنچے۔

اب بتاؤ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اس کے ساتھ دوسرا اللہ بھی ہے وہ جواب نہ

دے سکیں گے تو آپ خود ہی جواب دید یجئے میں تو اس چیز کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ دوسرا کوئی خدا نہیں ہے وہ اکیلا ہے اور میں اعلان کرتا ہوں کہ تم لوگ جن کو اللہ کے شریک ٹھہراتے ہو ان سے میں برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

مسئلہ: بعض لوگ اللہ تعالی کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کی اور مخلوق کی عبادت کرتے ہیں یہ لوگ مشرک ہیں اللہ کے نبی ایسے لوگوں سے برائت کا اظہار کرتے ہیں اور جن سے اللہ کے رسول بیزار ہیں اللہ تعالی ان سے کب اور کس طرح راضی ہوں گے؟

(٦) ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة فاتقوا الله لعلكم تشكرون۔
سورة آل عمران الاية ١٢٣

ترجمہ: اے مسلمانوں اللہ تعالی تمہاری مدد کر چکا ہے بدر میں جبکہ تم لوگ کم
اور کمزور تھے آیندہ بھی اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو گے وہ تمہاری مدد کریگا
تاکہ تم لوگ اس کے احسانات کو مانو اور اس کا شکر ادا کروں۔

(٧) لقد منّ الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولًا من انفسهم يتلو ا عليهم آيته ويزكيهم ويعلّمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين۔ سورة آل عمران الاية ١٦٤

ترجمہ: اللہ تعالی نے بہت بڑا احسان کیا ہے ایمانداروں پر یہ جو بھیجا ہے
انمیں رسول انہیں میں کا، پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی، اور پاک کرتا ہے
ان کو شرک وغیرہ گناہوں سے اور سکھلاتا ہے ان کی کتاب کو اور اس سے
متعلق ضروری احکام اور تہ کی باتوں کو اور وہ تو پہلے واضح گمراہی میں تھے۔

وضاحت: مذکورہ آیات میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کا اثبات ہے اور امت

محمدیہ پر احسان کرنے اور کیا جانے کی توثیق ہے اور کارہائے نبوت کی تفصیلات کا ذکر ہے آیات کے ارشاد سے ان چیزوں کی تعلیم وتبلیغ کا ضروری ہونا امت محمدیہ کیلئے واجب ہونا بھی واضح ہوتا ہے۔

مسئلہ: آیت مذکورہ میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے امت محمدیہ کی ہدایت کیلئے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے لہذا آپ کو رسول ماننا پوری امت کیلئے ضروری اور فرض ہے۔

مسئلہ: رسول ماننے کے ساتھ ان کی تعلیمات کو قبول کرنا بھی لازم ہے۔

مسئلہ: ان پر عمل کرنا ضروری اور واجب ہے۔

(٨) ان ينصركم الله فلا غالب لكم وان يخذلكم فمن ذا الذي ينصر كم من بعده وعلى الله فليتوكل المؤمنون ۔سورة آل عمران الاية ١٦٠

ترجمہ: اگر اللہ تمہاری مدد کریگا تو کوئی تمہارے اوپر غالب نہ ہو سکے گا اور وہ
اگر تمہاری مدد نہ کرے گا پھر ایسا کون ہے اس کے بعد جو تمہاری مدد کریگا،
اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ایمان والے اور اس پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔

وضاحت: اللہ تعالی نے مذکورہ آیت اور ان جیسی بے شمار آیات میں اعلان کیا ہے کہ جتنے غزوات اور لڑائیوں میں آپ نے کفار اور مشرکین اور منافقین سے لڑائی لڑی ہیں سب جگوں میں اللہ تعالی نے تمہاری مدد کی ہے اور اللہ تعالی ہمیشہ اپنے نبی اور نبی کے مانند اللہ تعالی کی اطاعت کرنے والے ایمانداروں کی مدد کرتا آرہا ہے آیندہ بھی وہ ایمانداروں کی مدد کرتا رہیگا۔ نبی اور ایمانداروں کی جماعت ہمیشہ غالب رہتی ہے

آیندہ بھی وہ غالب ہی رہے گی۔

مسئلہ: اللہ تعالی اپنے نبی اور نبی کے ساتھ دینے والوں کی مدد کرتا ہے جیسے جنگ بدر وغیرہ میں آپ نے مدد کی ہے۔

مسئلہ: لہذا نبی اور نبی کے پیروکاروں کی مدد کرنا مسلمانوں کیلئے بھی لازم ہے چنانچہ صحابۂ کرام نے اپنے نبی کی نصرت کی تھی۔

مسئلہ: جولوگ نبی اور نبی کے پیروکاروں کی مدد کرنے کے بدلہ میں ان پر ظلم کرتے ہیں یا ظالم کی حمایت کرتے ہیں وہ مشرک اور کافروں کی جماعت میں سے ہیں ان کیلئے جہنم کی آگ ہے جیسے ابوجہل اوران کے ساتھیوں کیلئے ہے۔

(۹) یا ایھا النَّبی حسبك اللّٰہ ومن اتبعك من المؤمنین یا ایھا النَّبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائة یغلبوا الفا من الذین کفروا بانھم قوم لایفقھون ۔ سورة انفال الایة ٦٥

ترجمہ: اے اللہ کے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جتنے تیرے ساتھ ہیں مسلمان،
ائے اللہ کے نبی آپ شوق دلا مسلمانوں کو اللہ کے راستہ میں لڑائی کا حکم دیں گے
اگر ہوں تم میں بیس شخص ثابت قدم رہنے والے تو وہ غالب ہوں گے دوسو پر
اور اگر تم میں سے ایک سو ثابت قدم والے ہوں گے تم تمہارے ایک ہزار کے
مقابلہ میں تم غالب ہوں گے کیونکہ یہ لوگ دین کے بارے میں سمجھ نہیں رکھتے۔

تم لڑو گے دین کیلئے لڑو گے تمہارا لڑنا فائدہ مند ہوگا ان کا لڑنا ناسمجھی کی بناء پر ہوگا یہ لوگ ہارے گا پھر بہی نقصان اور جیتے گا پھر بھی نقصان کفر کا غلبہ ہوگا یہ ان کے

آخرت کیلئے بہت بڑا نقصان ہے۔

(۱۰) لقد نصرکم اللّٰہ فی مواطن کثیرة ویوم حنین اذاعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ثم انزل اللّٰہ سکینته علی رسوله وعلی المؤمنین وانزل جنودا لم تروھا وعذب الذین کفروا وذالك جزاء الکافرین ۔سورة التوبة الایة ٢٦

ترجمہ: مدد کر چکا ہے اللہ تعالی تمہاری، بہت میدان جنگ میں اور خاص کر
جنگ حنین کے میدان میں بھی جب تم لوگ خوش ہوتے تھے اپنی کثرت پر
پھر وہ کثرت کچھ کام نہیں آئے اور تنگ ہوگئی تمہارے اوپر زمین باوجود
اپنے فراخی کے پھر ہٹ گئے تھے تم پیٹھ دیکر پھر اللہ تعالی نے اپنی طرف
تسکین اتاری اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اور اتاریں آسمانی فوجیں
جن کو تم نے نہیں دیکھا اور عذاب دیا کافروں کو اور یہی سزا ہے منکروں کی۔

وضاحت: اللہ تعالی نے غزوۂ حنین کی طرح دیگر کئی غزوات میں اپنے رسول اور ایمانداروں کی مدد کی ہے انہیں جنگوں میں اللہ کے نبی اور انکے صحابی کی جماعت کو کامیابی نصیب ہوئی ہے غزوۂ حنین کے بارے میں اللہ تعالی نے یاد دلایا ہے اس میں ایمانداروں کی فوجی تعداد کافی تھی اس پر مسلمانوں کو ایک طرح کا عجب آگیا تھا کہ پچھلی جنگوں میں کم مقدار کے باوجود ہم لوگ کامیاب ہوئے تھے اب تو بطریق اولی کامیابی ہوگی حالانکہ پچھلی جنگوں میں بھی اللہ تعالی نے مدد کی تھی اس لئے کامیابی ہوئی تھیں احزاب حنین کے میدان میں بھی اللہ کی مدد ہوگی تو کامیابی ہوگی ورنہ کثرت کے باوجود کامیابی نہ ہوگی چنانچہ شروع میں غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی بعد

میں اللہ نے مدد کی ،مسلمانوں اور اللہ کے نبی پر تسکین اور جماؤ کیلئے ہمت دی مسلمانوں نے اللہ کے نبی کے تحت دوبارہ جب لڑائی لڑی تو اسمیں اللہ نے مدد کی اللہ نے اپنی غیب کی فوج بھی بھیجی اللہ کے نبی اور مسلمان غالب ہوگئے کافروں کی شکست ہوئی یہ سب کامیابیاں اللہ کے نبی کی تائید وتوثیق کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

مسئلہ: مذکورہ بالا آیت سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی معمولی غلطی سے جنگ میں عارضی شکست ہوسکتی ہے لیکن بالآخر کامیابی مسلمانوں کو ہوگی مسلمانوں کو اس پر یقین رکھنا چاہئے۔

(۱۱) آلمّص کتاب انزل الیك فلا یکن فی صدرك حرج منه لتنذر به وذکری للمؤمنین اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء قلیلا ما تذکرون وکم من قریة اهلکناها فجائها بیاتا او هم قائلون فما کان دعواهم اذ جائهم باسنا الا ان قالوا انا کنا ظالمین ۔ سورۃ اعراف الایة ۱۔۵

ترجمہ: یہ کتاب قرآن آپ کیطرف نازل کی گئی ہے فلہٰذا چاہئے کہ آپ کا دل تنگ نہ ہو اس کے پہنچانے سے تاکہ آپ ڈرائیں اس کے ذریعہ لوگوں کو اور نصیحت ہے یہ ایمانداروں کے واسطے آپ اسی پر چلا کریں جو احکام آپ پر نازل کئے گئے ہیں اپنے رب کی طرف سے، اللہ کے سوا دوسرے رفقاء کی باتوں کو نہ سنو نہ ان پر چلا کرو تم میں سے کم دھیان کرنے والے اور کم نصیحت حاصل کرنے والے ہیں کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردی کہ آ پہنچا ان پر ہمارا عذاب رات کو یا دوپہر کو سوتے ہوئے، پھر یہی تھی ان کا پکار جس وقت پہنچا ہمارا عذاب کہنے لگے بے شک ہم ظالم اور گنہگار تھے۔

وضاحت: اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر قرآن کریم اتارا تاکہ آپ اپنی قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائیں کہ اللہ کی اطاعت اور فرمابرداری کرنی ہے اور اس کی نافرمانی سے بچنا ہے اس کے سوا کسی کو دوست نہیں بنانا ہے اور یہ کتاب نصیحت ہے ایمان لانے والوں کیلئے آپ خود بھی اس کی پیروی کریں اور دوسرے ایمان لانے والوں سے بھی کہیں کہ کتاب اللہ کے احکامات کی پیروی کریں۔ دوسری چیزوں کی پیروی نہ کریں مگر تم میں بہت ہی کم لوگ ہیں نصیحت کو سننے والے اور ماننے والے۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے آیت قرآنی کے ذریعہ اعلان فرمایا ہے کہ قرآن کو میں ہی نے آسمان سے اتارا ہے تمہاری امّت کی ہدایت اور ان کی تعلیم کے واسطے، لہذا قرآنی آیات اور احکام کو ماننا تمام امّت پر لازم اور فرض ہے۔

مسئلہ: کوئی قرآنی آیت یا احکام میں سے کسی حکم کا انکار کریگا وہ منکر اور کافر ہوگا اس کا حکم کافروں جیسے ہوں گے، ان پر نہ نماز جنازہ ہوگی نہ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔

(۱۲) آلمّر تلك آیات الکتاب والذی انزل الیك من ربك الحق ولکن اکثر الناس لا یؤمنون الله الذی رفع السموات بغیر عمد ترونها ثم استوی علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری لا جل مسمی یدبر الامر یفصل الایات للعلکم بلقاء ربکم توقنون ۔ سورۃ الرعد الایة ۱۔۲

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں کتاب الٰہی قرآن کی اور جو کچھ اترا تجھ پر تیرے رب سے سو یہ بالکل حق ہے اس میں شبہ نہیں ہے لیکن لوگوں کی اکثریت مانتی نہیں

ایمان نہیں لاتے ،جس اللہ نے اس کو نازل کیا ہے یہ وہی اللہ ہے جس نے
اونچے آسمان بنائے اور بدون کسی ستون کے چھت بنادیا اس کو تم دیکھتے ہو
پھر اللہ تعالی اپنے عرش الہی کے تخت شاہی پر مستوی ہوئے اور چاند اور سورج
کو تمہارے لئے تابع کردیا ہے ہر یک چلتا رہتا ہے وقت مقررہ پر وہی اللہ
تدبیر کرتا ہے سب کام کی اور ظاہر کرتا ہے اپنی نشانیاں تا کہ تم کو اپنے رب
سے ملنے اور اس کے پاس جانے کا یقین ہو جاوے۔

وضاحت: مذکورہ آیتوں میں سب سے پہلے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ آیات اللہ کی کتاب قرآن کی آیتیں ہیں جن کو آپ یعنی محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہیں اور یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ یہ آیات برحق ہیں اس میں ذرا برابر جھوٹ یا شبہ کی گنجائش نہیں ظاہر ہے اپنے نبی پر کتاب اور کتاب کی آیات نازل کی گئی ہیں تو اس میں آپ کی نبوت ورسالت کا اثبات ہے اور اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالی نے جو کتاب نازل کی ہے وہ بلا ریب وشک آپ کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اس کتاب کی ساری آیات اور احکام قطعی اور یقینی ہے مگر پھر بھی بعض منکر انکار کر جاتے ہیں اللہ تعالی نے اس کتاب کو نازل کی ہے تا کہ امت کے لوگ گمراہی سے بچ جاوے اور ہدایت کے راستہ پر آجاوے اور اللہ کی ذات پر یقین آجاوے مگر بہت سے لوگ اس میں یقین نہیں لاتے۔

مسئلہ: آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ قرآن کو آپ ہی نے آپ ﷺ پر اتارا ہے تا کہ ایمان لانے والوں کو ہدایت ملے۔

مسئلہ: آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور قرآن آپ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے جو

لوگ اس پر ایمان لائیں گے وہ فلاح یاب ہوں گے اور جو لوگ ان کے منکر ہوں گے وہ کافر اور جہنمی ہوں گے۔

(۱۳) قال تعالی ۔ اتبع ما اوحی الیك من ربك لا اله الا هو واعرض عن المشركين ولو شاء الله ما اشركوا وما جعلناك عليهم حفيظا وما انت عليهم بوكيل۔ سورة الانعام الاية ۱۰۶۔۱۰۷

ترجمہ: آپ چلتے رہیں اس پر جس پر تمہیں وحی آوے اپنے رب کی جانب سے
وحی کے مطابق چلتے رہیں وحی سے باہر ایک قدم نہ دیں، آپ کے پاس وحی بھیجنے
والا وہی ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی اللہ نہیں، کسی کی بندگی نہیں ہے جو لوگ
اللہ کے ساتھ دوسری چیزوں کو اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں آپ ان سے اعراض
کرتے رہیں، اگر اللہ ان کو زبردستی اسلام میں لانا چاہے گا تو اللہ کے ساتھ
شریک نہ ٹھہراتے مگر اللہ تعالی کا یہ نظام نہیں ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ وحی الہی یعنی آسمانی احکام کی پیروی کریں اور اپنے پیروکاروں کو بھی یہی حکم دیں اور جو لوگ وحی الہی آسمانی حکموں نہ مانیں آپ ان سے الگ تلگ رہیں۔

مسئلہ: اللہ تعالی اگر چاہتے تو سب لوگ مسلمان اور ایماندار ہو جاتے لیکن اللہ تعالی کا یہ نظام نہیں ہے کہ زبردستی کر کے سب کو مسلمان بنادے بلکہ ان کا نظام یہ ہے کہ جو اللہ کی طرف آنا چاہے گا وہ اس کو لے لیتا ہے اور جو نہیں آنا چاہے اس کو چھوڑ دیتا ہے۔

ہاں اللہ تعالی سے ملنا چاہتا ہے اس کی جستجو میں محنت کرتے ہیں پھر ان کو لے لیتا ہے

لہذا مشرکین جب تک اپنے رب کی طرف آنا نہ چاہیں گے ان پر زبردستی نہیں کیجائے گی لہذا ان کے بارے میں آپ بےفکر رہئے، نہ اسلام نہ لانے پر آپ غم خوار ہوں نہ اس پر غمگین ہوں، آپ نہ ان کے ذمہ دار ہیں نہ ان کے وکیل ہیں تا کہ ان کے کام بنادے۔

مسئلہ: اللہ تعالی اپنے نبی اور اس کے پیروکاروں کو تسلی دیتا ہے کہ کافر اور منکروں کے انکار کی وجہ سے آپ لوگ پریشان نہ ہوں کیونکہ آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں نہ ان کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا۔

(١٤) قـل انـمـا انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد فمن كان يـرجـو لـقـاء ربـه فـليـعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدًا ـ سورة الكهف الاية ١١٥

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے میں تمہارے طرح ایک بشر ہوں فرق تمہارے اور میرے درمیان یہ ہے کہ میرے اوپر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور ان وحی میں سے ایک وحی یہ ہے کہ تمہارے سب کے رب اللہ تعالی وحدہ لاشریک لہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو بھی شخص اللہ سے ملنا چاہے گا اس پر یقین رکھے گا اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کی ذات پر ایمان لاکر اس کے احکام اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کرے پھر آخرت میں ہر قسم کی سزا اور گرفت سے بچاؤ ہوگی، حفاظت ہوگی۔

وضاحت: مذکورہ آیت میں کئے باتوں کی دلیل ہے کہ اللہ کے نبی محمد ﷺ اللہ کے نبی ہے اور اس کے رسول ہے اس سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بشر ہونے کا اعلان

کردے۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ آپ امّت کو بتادیں آپ انسان اور بشر ہیں آدم زاد ہیں، جن یا فرشتہ نہیں ہیں، لہذا جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ گمراہ ہے۔

مسئلہ: نبی و رسول پر وحی آتی ہے اس کے مطابق عمل کرنا نبی اور سب امّتی پر لازم ہے۔

اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتادیں کہ آپ پر اللہ تعالی کے طرف سے وحی آتی ہے اور احکام آتے ہیں جو لوگ ان آیات و احکام کو مان لیں گے وہ ایمان اور عمل کے مطابق عمل کریں گے وہ ایمان اور عمل والے بن جائیں گے اور جو ان کو انکار کریگا وہ بے ایمان کافر، مشرک بنے گا، جن کا انجام جہنم ہی ہوگا۔

(١٥) قـال ، وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحى اليه انه لا اله الا انا فـاعبـدون ، وقـالـوا اتـخـذ الرحمن ولدًا سبحانه بل عباد مكرمون ـ سورة الانبياء الاة ٢٥ ـ ٢٦

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا ہے کہ بات یوں ہے کوئی اللہ کے سواء معبود اور اللہ نہیں ہے صرف میں ایک اللہ کی ذات ہوں جس کی عبادت کیجاوے نصاری نے کہا ہے کہ اللہ اور رحمٰن نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے، پاک ہے اللہ کی ذات مخلوق سے کسی بیٹا بنانے سے، درحقیقت جنکو بیٹا بنانے کا الزام ہے وہ سب اللہ کے نیک بندے ہیں حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے نیک بندہ تھا وہ اللہ کے بیٹا نہیں ہے

حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام اللہ کے بیٹا نہیں ہے جس کو نصاری کی
ایک جماعت نے ان کو اللہ کے بیٹا کہتے ہیں بلکہ یہ بھی اللہ کے نیک
بندوں میں سے ایک بندہ ہے اور قابل احترام وقابل اکرام ہے۔

مسئلہ: آیت مذکورہ میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کے عقیدے کو باطل قرار دیا ہے جو اللہ کیلئے بیٹے مانتے ہیں جیسے یہود اور نصاری، یہود حضرت عزیر کو اللہ کے بیٹے بتاتے ہیں جبکہ نصاری حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ کے بیٹے بتاتے ہیں، مذکورہ آیات میں اللہ تعالی نے ان سب کی تردید کی ہے اللہ تعالی اکیلا ہے نہ اس کی بیوی نہ بیٹے جو اللہ کیلئے بیٹے مانتے ہیں یہ گمراہ اور باطل عقیدہ رکھتے ہیں، چونکہ کفر وارتداد کے سوا اور کچھ نہیں ہے جب تک توبہ نہ کریں ان کی نجات نہ ہوگی۔

(١٦) وما ارسلنا قبلك الا رجالًا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وما جعلنا هم جسدًا لا يا كلون الطعام وما كانوا خالدين ، ثم صدقنا هم الوعد فانجينهم ومن نشاء واهلكنا المسرفين لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون ـ سورة الانبياء الاية ٧ ـ ١٠

ترجمہ: پیغام نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے مگر یہی مردوں کے ہاتھ میں بھیجا ہے
وحی بھیجتے تھے ہم ان کو سو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے ہو، اور
نہیں بنائے تھے ان کے ایسے بدن کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ تھے وہ ہمیشہ رہنے
والوں میں سے پھر ہم نے سچا کر کے دیکھلا یا ان کو بچا دیا ہم نے اور جن کو ہم
چاہا، اور جنکو ہم نے چاہا غارت کر دیا حد سے گذرنے والوں کو اور ہم نے اتاری
تمہاری طرف ایک کتاب قرآن اس میں تمہارے لئے نصیحتیں ہیں اتنی باتوں

کے ہوتے ہوئے تم لوگ صحیح باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔

وضاحت: اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اس سے پہلے جتنے رسول بھیجے گئے ہیں سب مرد ہی تھے مکہ والوں کے پاس آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے آپ بھی مرد ہیں ہم نے کسی فرشتہ کو یا کسی عورت کو نبی یا رسول بنا کر نہیں بھیجا ہے تم لوگوں کو اگر تردد ہے تو جاننے والوں سے پوچھ لو، تحقیق کرلو!

مسئلہ: اللہ تعالی کے رسول چونکہ انسانوں میں سے تھے لہذا انسانی خصوصیات کھانے پینے، پیشاب، پاخانہ سب چیزوں کی حاجت ان کو ہوتی ہے وہ خدا نہیں ہے نہ خدا کے بیٹے ہیں نہ وہ فرشتہ ہے نہ جن، لہذا ان کے خلاف عقیدہ رکھنا کفر اور گمراہی ہے، جو کہ خالص کفر ہے۔

پہلے جتنے رسولوں کو ہم پیغام رسالت لیکر بھیجا ہے سب کھانا کھاتے تھے تو آپ بھی کھانا کھاتے ہیں نبوت ورسالت کا عہدہ سنبھالنے والا نہ پینے والا ہونا لازم نہیں ہے ،کھانے والا اور پینے والا بھی رسول یا نبی بن سکتا ہے غرض اللہ تعالی نے ان آیتوں میں تصدیق کی ہے کہ محمد ﷺ، اللہ کے نیک بندہ اور اس کے سچا رسول ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت ماننے کیلئے تیار نہیں۔

(١٧) قال تعالى ما انزلنا عليك القرآن لتشقى الا تذكرة لمن يخشى تنزيلا ممن خلق الارض والسموات العلى الرحمن على العرش استوى له ما في السموات وما في الارض وما بينهما وما تحت الثرى ـ سورة طه الاية ٢ ـ ٦

ترجمہ :اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن تا کہ تم محنت ومشقت میں
پڑے مگر نصیحت کے واسطے اس کو جو ڈرتا ہے اللہ سے اتارا ہوا ہے اللہ سے
جس نے بنائی زمین اور اونچے آسمان جس نے اس کتاب کو نازل کیا ہے
وہ بڑا مہربان ہے وہ اپنے تخت عرش عظیم میں قائم اور مستوی ہیں سارے
آسمان اور زمین انہیں کی ملکیت ہے اور ان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں
وہ بھی ان کی ملکیت میں ہیں نیچے تحت الثر ی تک۔

وضاحت: کتاب القرآن کو آپ ﷺ پر اللہ تعالی نے نازل کیا ہے اور اس کو نازل کرنے کا مقصد وعظ ونصیحت ہے آپ کو مشقت میں ڈالنے کیلئے نہیں ہے اور جس اللہ نے آپ ﷺ پر اس کو نازل کیا ہے وہ معمولی ہستی نہیں بلکہ بہت بڑا مہربان ہے اور وہ آسمان اور زمین کے مالک ہیں اور ان کے درمیان جتنے چیزیں ہیں وہ سب کے مالک ہیں اوپر ساتوں آسمان سے لیکر تحت الثر ی تک آپ کے زیر تصرف ہیں وہ زبر دست علیم وخبیر ہے لہذا آپ پر جو قرآن نازل کیا ہے وہ جانتا ہے کہ مخلوق میں کون اس کا مستحق ہے اور کون اس کا غیر مستحق اور کون اس کے تابعدار بنے گا اور کون تابعدار نہیں بنے گا، تابعداری کرنے والے جنت میں جائیں گے اور تابعداری نہ کرنے والا جہنم میں جائیگا جیسا کہ اللہ کا نظام ہے۔

(۱۸) طٰسٓ ، تلك آيات القرآن و كتاب مبين ، هدًى و بشرى للمؤمنين، الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة وهم بالاخرة هم يوقنون، ان الذين لا يؤمنون بالاخرة زينا لهم اعمالهم فهم يعمهون اولئك الذين لهم سوء العذاب وهم فى الآخرة هم الاخسرون، وانك لتلقى القرآن من حكيم

عليم ۔ سورة النمل الا ية ١ ـ ٦

ترجمہ :یہ آیات ہیں قرآن کریم اور کتاب مبین کھلی کتاب کی، یہ ہدایت کے
واسطے اور خوشخبری سنانے کے واسطے ایمان لانے والوں کیلئے ہے جو قائم کرتے
ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں البتہ جو لوگ
اس کتاب اور قرآن پر ایمان نہیں رکھتے ان کو ہم اچھے کر کے دیکھلاتے ان کے
اعمال بد کو وہ اندھے اور بہرے بنکر اعمال بد کرتے رہتے ہیں، یہی لوگ ہیں
ان کے لئے بہت بڑے عذاب ہے اور یہ لوگ خسارے والے ہوں گے آپ
کو جو قرآن پہنچتا ہے ایک حکمت والا اور زبردست خبر رکھنے والا سے۔

وضاحت: ان مذکورہ آیتوں کے اندر اللہ تعالی نے صاف صاف بتلا دیا ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے اور اپنے رسول کی طرف نازل کیا ہے اور ایمان لانے والوں کیلئے ہدایت ہے ان باتوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا لازم ہے (۱) آپ پر جو کتاب، قرآن نازل کی گئی ہے (۲) یہ بڑے حکمت والا ذات اور بڑے علم والا ذات کے طرف سے ہے (۳) آپ اللہ کے سچا رسول ہیں، اور اس میں ایمان والے لوگوں کی (۴) ہدایت کیلئے سامان موجود ہیں اور انکو خوشخبری سنانے والی آیات ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور ان کیلئے بُرے عذاب کی بشارت ہے۔

مسئلہ: جو لوگ مذکورہ آیات اور اس میں بیان شدہ احکام کو نہ مانیں گے وہ بے ایمان اور کافر ہوں گے ان کیلئے جہنم کا عذاب ہوگا، ایسے لوگ اپنے آپ کو ہزار دفعہ مسلمان کہے وہ ایماندار نہیں ہیں۔

آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب ہوگا، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے بھیجا ہوا نبی یا رسول جو انسانوں میں ہے اس کو ماننا اور اس کی لائی ہوئی شریعت اور کتاب کو ماننا مخاطبین کیلئے سامعین میں سے ہر ہر فرد کیلئے ضروری اور لازم ہے، اگر نبی اور رسول کو مانے گا (اور ان کی لائی ہوئی شریعت اور کتاب کو مانے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا تو ماننے والا جہنم کے سخت ترین دردناک عذاب سے نجات پائیگا اور جنت میں جاسکے گا اور جنت کی ہر قسم کی نعمتیں حاصل کر سکے گا، اور جو لوگ منکر اور کافر ہوں گے ان کیلئے دوزخ کا بڑا عذاب تیار ہے منتظر ہے وہاں ہمیشہ ہمیشہ جلتا رہے گا وہاں سے نہیں نکلے گا۔

(۱۹) طسٓمٓ تلك آيات الكتاب المبين نتلو عليك من نبأ موسى وفرعون بالحق لقوم يؤمنون ان فرعون علا في الارض وجعل اهلا شيعا يستضعف طائفة منهم يذبح ابنائهم ويستحيي نسائهم انه كان من المفسدين ـ سورة القصص الاية ۱ـ٤

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں کھلی کتاب کی ہم تلاوت کرکے تجھ کو سناتے ہیں کچھ احوال ہمارے رسول موسی علیہ السلام کا اور اس زمانہ کے منکر خدا اور سول، فرعون کا، اور میں جو احوال بیان کرتا ہوں یہ صحیح اور سچے ہیں اس میں جھوٹ کی امیزش نہیں ہے یہ ایمانداروں کی نصیحت اور عبرت کیلئے بیان کرتا ہوں تا کہ ایمانی طاقت میں اضافہ ہو، فرعون جو منکر خدا تھا زمین میں بڑائی ظاہر کرتا تھا اپنے آپ کو خدا ہونے کا دعوی کرتا تھا اور ملک کے لوگوں کو کئی فرقوں میں بانٹ دیا تھا اور ایک فرقہ کو بہت کمزور بنا رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا تا کہ ان میں سے کوئی مقابلہ والا نہ اٹھے

اوران کی بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا تا کہ گھر اور باہر کے کام ان سے لیا جاسکے اور یہ فرعون بڑا ہی فسادی تھا ایک عرصہ دراز تک حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما الصلاۃ والسلام اس کو اور اس کی قوم کو سمجھاتے رہے مگر وہ باز نہیں آتا تھا تو اللہ تعالی نے اس کو پکڑا اس کو اور اس کی قوم کو دریائے نیل میں غرق کر دیا اور ایسا غرق ہوا کسی کو نجات نہ ملی، دنیا کی تاریخ پڑھنے والے جاننے والے اس کو جانتے ہیں اے مخاطب آپ بھی اس کو پڑھو اور دیکھو عبرت حاصل کرو۔

مسئلہ: اللہ تعالی کا نظام ہے کہ جس زمانہ میں جو رسول بھیجا گیا ہے ان کی پیروی کرنا اس زمانہ کے امتی کیلئے فرض اور لازم ہے اگر اللہ تعالی کے بھیجا ہوا رسول کا انکار کریگا نافرمانی کریگا تو اس کا عذاب دنیا میں ہوسکتا ہے جیسا کہ فرعون کو اور اس کے ماننے والوں کو ہوا یا آخرت میں شدید عذاب ہوگا، اسی طرح محمد ﷺ کو جو رسول مانے گا ان کی پیروی کرے گا وہ جنت میں جائیں گے اور جو ان پر ایمان نہیں لائیگا وہ جہنم میں جائیگا۔

(۲۰) آلٓمٓ تلك آيات الكتاب الحكيم هدى ورحمة للمحسنين الذين يقيمون الصلاة ويؤتون الزكوٰة هم بالآخرة هم يوقنون ـ سورة لقمان الاية ۱ـ٤

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں حکمت والا ذات کی طرف سے اور حکمت سے بھرپور کتاب میں سے یہ ہدایت اور رحمتوں کا ذریعہ ہے نیکی کرنے والوں کیلئے جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور جو لوگ زکاۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

توضیح۔رب العالمین آپ ﷺ سے مخاطب ہوکرفرماتے ہیں، یہ آیتیں جوسورۂ روم کی ہیں اورآپ پرنازل کیجارہی ہیں وہ سب حکمت سے پُرکتاب کی آیات ہیں اس میں ہرآیت میں ہدایت اوررحمت کی باتیں ہیں واسطے نیکی کرنے والوں کیلئے ، جونماز قائم کرتے اورزکوۃ دیتے ہیں اوروہ آخرت کے دن قیامت پریقین رکھتے ہیں ظاہر بات ہے کہ جواللہ اوراس کے رسول کو جانتے اور مانتے ہیں اوران سے عقیدت اور محبت رکھتے ہیں وہ ان کے حکموں کوبھی مان لیں گےاوران کی اطاعت کریں گےاور ان کی نافرمانی ہرگزنہیں کریں گے۔

(۲۱) اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلاۃ ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون ۔ سورۃ العنکبوت الایۃ ۴۵

ترجمہ: آپ تلاوت کیجئے جوکچھ آپ کیطرف وحی کی گئی کتاب اللہ میں سے اورنماز قائم کیجئے، کیونکہ نماز بےحیائی سے روکتی ہےاورنماز تمام بری باتوں سےبھی منع کرتی ہےاوراس میں اللہ کا ذکربھی ہے، اللہ کا ذکرتو بہت بڑی دولت ہےوہ جانتا ہےجوکچھ کرتے ہواسکےمطابق فیصلےوہ جب وقت آئیگا ضرورکریگا۔

مسئلہ: آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی تلاوت کرنا پڑھنا اوراس پرعمل کرنا دونوں ضروری عمل ہیں۔

(۲۲) وکذالک انزلنا الیک الکتاب فالذین آتیناھم الکتاب یؤمنون بہ ومن

ھولاء من یومن بہ وما یجحد بایتنا الا الکافرون وماکنت تتلو من قبلہ من کتبہ ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المؤمنون بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم وما یجحد بایتنا الا الظالمون ۔ سورۃ العنکبوت الایۃ ۴۷۔۴۹

ترجمہ: ویسی ہی آپ پرہم کتاب نازل کی سوجن کوہم نے کتاب دی ہے وہ انکو مانتے ہیں اوران مکہ والوں میں سے کچھ ایمان والے ہیں اورکچھ ہماری آیات کوانکارکرنے والے ہی لوگ ہوگے جوشروع سے کافرہیں اورفطرۃً وہ کافررہنا چاہتے ہیں۔

مسئلہ: نبی علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کونازل کیا ہے جولوگ اس کوتسلیم کریں گےایمان والے ہیں اورجولوگ اس کاانکارکریں گےوہ کافراورمشرک ہیں۔

آپ تولکھاپڑھا آدمی نہ تھے نہ کسی سے کتاب پڑھتے تھے نہ لکھتے تھےاس سے قبل تب یہ لوگ آپ شبہ کرتے کہ لکھاپڑھا آدمی ہےاپنی ذہانت اورفطانت سے کتاب بنابناکر پڑھ رہے ہوں گےمگرآپ چونکہ نبی اُمّی ہےتوپڑھاہواہونےکاالتزام آپ پر نہیں آسکتا، بلکہ یہ سب آیات الٰہی ہیں جو بالکل واضح اورصاف ہیں اورلوگوں کے سینہ میں ہیں حفاظ لوگ یادکیئے ہوئے ہیں اس کووہی انکارکریگا جوبہت بڑا ظالم ہوگا۔

(۲۳) اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذالک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون ، قل کفی باللہ بینی وبینکم شھیدا یعلم ما فی السموات والارض والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک ھم الخاسرون ۔ سورۃ العنکبوت الایۃ ۵۱۔۵۲

ترجمہ: ہم نے اتاری تیرے اوپر کتاب کہ ان پر پڑھی جاری رہی ہے بے شک اس میں رحمت ہے اللہ کی اور ایمانداروں کیلئے نصیحت ہے، جس ذات نے قرآن نازل کیا ہے تجھ پر وہ گواہ ہے تمہارے اور ہمارے درمیان اور آسمان وزمین کی سب چیزوں کو وہ جانتا ہے۔ جو ایمان لانے والے انکو بھی جانتا ہے اور جو ایمان نہ لانے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور جو لوگ باطل چیزوں پر یقین کرتے ہیں اور اللہ کی ذات وصفات کے منکر ہیں یہ لوگ تو بڑے نقصان اٹھانے والے ہیں۔

مسئلہ: قرآن کو اللہ تعالی نے نبی علیہ السلام پر اتارا ہے جو لوگ اس کو مانیں گے یقین کریں گے اور قرآنی احکام پر عمل کریں گے وہ ایماندار ہیں اور جو لوگ انکار کریں گے وہ منکر اور بے ایمان ہیں ایسے لوگ اپنے آپ کو لاکھ دفعہ مسلمان کہیں گے وہ مسلمان نہیں ہیں بلکہ وہ کافر ہیں۔

(٢٤) حٓمٓ عٓسٓقٓ، كذالك يوحى اليك والى الذين من قبلك الله العزيز الحكيم، له ما فى السموات وما فى الارض وهو العلى العظيم ـ سورة الشورى الاية ١ـ٤

ترجمہ: شروع ہے جیسے وحی بھیجتا رہا ہے آپ پر یہ سورۃ شوری کی آیات آسمانی کتاب سے اتاری جاری ہیں اور اسی طرح دوسرے نبیوں اور رسولوں پر بھی وحی بھیجی جاتی تھی، وحی بھیجنے والی ذات بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

وضاحت: مذکورہ بالا آیت میں بھی بتلایا گیا ہے، اے محمد جس طرح آپ پر وحی بھیجی جاتی ہے اس طرح آپ سے قبل بھی وحی بھیجی جاتی رہی یہ کوئی نئی چیز نہیں اس کو ماننے

والے ایماندار کہلوائے گئے اور منکر لوگوں کو کافر اور مشرک کہلوائے گئے ہیں ماننے والے لوگ کامیابی کے ساتھ دنیا سے گئے ہیں اور نہ ماننے والے ذلت وخودری کے ساتھ دنیا سے گئے ہیں پہلی والوں جماعت کیلئے جنت کی بڑی بشارت ہے اور نہ ماننے والی جماعت کیلئے خائب وخاسر ہونے کی خوشخبری رہی ہے، اللہ تمام ایمانداروں کو ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال فرماوے اور نہ ماننے والوں کو سخت سزا دیوے۔

مسئلہ: تمام انسانوں کو فکر کرنا چاہئے کہ قرآن اور قرآنی حکموں کو لانے والے رسول کو ماننا پھر ان کی اطاعت کرنا فرض ہے ورنہ کافر رہے گا۔

(٢٥) وكذالك اوحينا اليك قرآنا عربيالتنذر ام القرى ومن حولها وتنذر يوم الجمع لا ريب فيه فريق فى الجنة وفريق فى السعير،، ولو شاء الله لجعلهم امة واحدة ولكن يدخل من يشاء فى رحمته والظالمون ما لهم من ولى ولا نصير ـ سورة الشورى الاية ٧ـ٨

ترجمہ: اور اس طرح وحی بھیجی تیری طرف کتاب اللہ قرآن کریم کو عربی زبان میں کیونکہ تیری قوم عربی زبان جاننے ولے ہیں تاکہ مکۃ المکرّمہ والوں کو جس کو ام القری کہا جاتا ہے اس کو اور اس کے چاروں طرف اطراف کے لوگوں کو آپ ڈراتے رہیں کہ وہ اللہ کی نافرمانیوں سے باز آجائیں اور سب کو ایک روز اللہ کے پاس جانا ہے جمع ہونا ہے اور اپنے کئے ہوئے اعمال کے حساب وکتاب دینا ہے حساب وکتاب کے بعد ایک فریق ان میں سے جنت میں جائیگا اور دوسرے فریق دوزوخ میں جائیگا جن کے اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں جائیں گے اور جن کے اعمال میں بُرے اعمال زیادہ

ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے اللہ تعالی زبردستی کسی جنت اور دوزخ میں نہیں دیتا ایسا کرتا تو سب جنت میں جاسکتے مگر اللہ تعالی خیر وشر اچھا وبرا سب بتادئے نبی اور رسول نے بھی نیکیوں اور برائیوں کی تفصیلات بتلادی ہیں جنہوں نے نیکیوں کو اختیار کر کے زندگی گذاری ہیں وہ جنتی ہوں گے اور جنہوں نے دینا میں کوئی محنت ومجاہدہ نہیں کیا مزے اڑاے، برائیاں کرتے رہیں یہ لوگ جہنم میں جائیں گے وہ اس کے مستحق ہیں۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے اپنے نبی کو دھمکی دی ہے کہ وہ وحی کے مطابق چلیں وحی الٰہی کے خلاف ایک قدم ادھر ادھر نہ چلیں اگر یہی حکم نبی کیلئے ضروری ہے تو جن کی ہدایت کیلئے قرآن کو اتارا گیا ہے ان پر قرآن کے حکموں کو ماننا لازم اور فرض نہ ہوگا ؟ یقین سے ان پر بطریق اولی فرض ہوگا تاکہ اللہ کے عذاب سے بچ سکیں ورنہ سخت عذاب ہوگا۔

(٢٦) حٓمٓ عٓسٓقٓ کذالک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم، لہ ما فی السموات وما فی الارض وھو العلی العظیم۔ سورۃ الشوری الایۃ ١ـ٤

ترجمہ: اس طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف اور تجھ سے پہلے رسولوں کیطرف، اللہ تعالی جو کہ زبردست طاقت والا اور حکمت والا ہے اس کی ملکیت اور حکومت ہے تمام آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ سب سے بڑی عظمت والی ذات ہے۔

وضاحت: مذکورہ آیتوں میں بتلا گیا ہے کہ پہلے نبی ورسول کیطرح اللہ نے آپ پر وحی بھیجی ہے اور ان کی ذات زبردست طاقتور اور زبردست حکمت والا ذات ہے، جو

اس کو مان لیگا وہ کامیاب ہوگا اور جو نہ مانے گا وہ کافر اور مشرک ہوگا اور قیامت کے دن زبردست خسارہ اور گھاٹے کا شکار ہوگا۔

(٢٧) یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ان اللہ کان علیما حکیما واتبع ما یوحی الیک من ربک ان اللہ کان بما تعلمون خبیرا وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ١ـ٣

ترجمہ: ائے نبی آپ ڈریں اللہ سے اور منکروں اور منافقین کے کہنے میں نہ آنا نہ ان کی پیروی کرنا اللہ تعالی سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور چل اللہ کی راہ پر جس بارے میں آپ کو وحی کیجارہی اور تیرا رب وحی نازل کررہا ہے اس کے مطابق عمل کر اس کے خلاف بالکل مت کرنا اللہ کی ذات، تمہارا اور تم لوگ جو کچھ کررہو اور وہ لوگ جو کررہے ہیں سب سے خبر والا ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے یا اس کے رسول نے اگر کسی معاملہ میں فیصلہ نازل کیا ہے اس فیصلہ کو ماننا تمام امتی پر لازم اور فرض ہے جو اس فیصلہ کے خلاف کریگا وہ گمراہ، بے ایمان کافر اور بہت بڑا فاسق ہے اس کیلئے سخت عذاب ہوگا۔

(٢٨) وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینًا۔ سورۃ الحزاب الایۃ ٣٢

ترجمہ: کام نہیں کسی ایماندار کا یا ایماندار عورت کا جبکہ مقرر کردے اللہ یا اس کے رسول کوئی کام اس میں رہے کسی کا اختیار کہ وہ کام کرے یا ترک کردے، جو بھی شخص نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ راستہ چھوڑ کر صریح

گمراہ ہو گیا ہے۔

وضاحت: دین کے کسی معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول نے جو فیصلہ دیدیا ہے تو اس مقررہ فیصلہ کے خلاف کرنے کا اختیار کسی ایماندار مرد کو ہے نہ ایماندار عورت کو ہے بلکہ اللہ اور رسول کا مقررہ فیصلہ کا ماننا ضروری ہے اور لازم ہوگا، بالفرض کسی نے اگر اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے خلاف کوئی دوسرا فیصلہ کیا ہے تو گویا وہ صریح گمراہی کا راستہ اختیار کیا ہے گمراہی جہنم میں جائے گی گمراہی کا راستہ اختیار کرنے والا بھی جہنم میں جائیگا۔

(۲۹) قال تعالی ۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین و کان اللّٰہ بکل شئی علیما ۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ۴۰

ترجمہ: محمد ﷺ کسی کا تمہارے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں
اور سب نبیوں پر ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا۔

وضاحت: آیت مذکورہ میں اللہ تعالی نے صاف طور پر بتلا دیا ہے کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کا باپ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں رسول کے ذمہ لازم ہے کہ وہ تعلیم احکام ومسائل اور تبلیغ دین کرتے رہیں جب تک وہ زندہ رہے ان کی زندگی کے بعد چونکہ آپ نبیوں اور رسولوں کے سلسلہ نبوت ورسالت کیلئے مہر ٹھہرا تو خاتم النبیین مہر ٹھہرے تو آپ کے بعد دوسرا کوئی نبی نہیں آئیگا، نہ کوئی رسول آئیگا بلکہ ان کی جگہ وارثانِ انبیاء تعلیم وتلقین کرتے رہیں گے دعوت وتبلیغ کے کام بھی وارثانِ انبیاء انجام دیں گے ان تمام باتوں کے علم اللہ تعالی کو پہلے سے ہے وہ حکمت والا ہے اس

حکمت کے تحت سارے کام انجام دیتے ہیں۔

مسئلہ: آیت مذکورہ میں اللہ تعالی نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ آپ ﷺ آخری رسول ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئیگا، نبی اور رسولوں کے کام علمائے کرام انجام دیں گے جو بھی آپ کے بعد نبی ہونے کا دعوی کریگا وہ بڑا پکّا کافر ہوگا واجب القتل ہوگا جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود انسی کو صحابہ کرام نے قتل کیا ہے۔

(۳۰) قال تعالی یا ایھا النّبی انا ارسلنا ك شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا وداعیًا الی اللّٰہ باذنہ وسراجًا منیرًا وبشر المؤمنین بان لھم من اللّٰہ فضلًا کبیرًا ولا تطع الکافرین والمنافقین ودع آذاھم وتوکل علی اللّٰہ وکفی باللّٰہ وکیلًا۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ۴۵۔۴۸

ترجمہ: اے میرے نبی آپ کو بھیجا ہم نے بتانے والا، ایمانداروں کو بشارت
دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کیطرف اس کے حکم سے
اور چمکتا ہوا چراغ بنایا تمکو تا کہ جو اس چراغ کی روشنی میں چلنا چاہیں چل سکیں،
اور خوشخبری دینے بنا کر بھیجا تا کہ ایمان داروں کو خوشخبری دیں کہ اللہ کی طرف سے
ان کیلئے بڑی بزرگی اور بڑا اکرام ہوگا اور آپ لوگ کافروں اور منافقین کے کہنے
پر نہ آئیں نہ ان کی اتباع کریں اور ان کی طرف سے جو تکلیف پہونچے اس کو
برداشت کریں اور صبر کرتے جائیں، اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کریں،
اللہ تعالی ہے کام بنانے والا۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے نبی کے مخالفین خواہ وہ مشرک ہوں یا کافر یا منافق ان کے کہنے پر آپ لوگ نہ چلیں بلکہ اللہ کے حکموں پر آپ چلتے رہیں اور ان

کی طرف سے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کریں اپنے کام کو جاری رکھیں اللہ کی ذات پر بھروسہ کریں وہی کام بنانے والا ہے۔

غرض یہ کہ آپ اپنے دین اسلام اور دین حق کی تعلیم وتلقین کو جاری رکھیں کافر اور منافقین کی جانب سے طعن وتشنیع کو دیکھ کر اپنے کام کو نہ چھوڑیں، اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کریں وہی کام بنانے والا ہے، کافر ومنافقین تدابیر اور مکّاری کر رہے ہیں تو اللہ تعالی بھی اپنی تدابیر رکھتے ہیں وہ اپنی تدابیر سے ان کافروں کو اور منافقین کو کامیاب ہونے نہیں دیں گے کیونکہ اس کی ذات بڑی طاقتور اور بڑی حکمت والا ہے۔

(٣١) قال اللّٰہ تعالی ، ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابًا مھینًا والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانًا واثمًا مبینا۔ سورۃ الاحزاب ٥٧۔٥٨

ترجمہ: جولوگ اللہ اور اس کے رسول کو اُلٹی سیدھی باتوں کے ذریعہ ایذا دیتے ہیں اللہ ان پر لعنت بھیجی ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی ہر دونوں جگہ میں یہ کافر اور منافقین ذلیل وخوار ہوں گے اس کے علاوہ ان کے آخرت میں بڑی ذلت امیز عذاب اور سزائیں ہوں گی، اسی طرح جو ایمانداروں کو طعن وتشنیع کے ذریعہ ایذا دیتے ہیں بدوں کسی گناہ کئے تو انہوں نے بڑا ابہتان باندھا ہے اور بہت بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے۔

وضاحت: آیات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف چہ می گوئیاں کرنا ان کے خلاف تکلیف دہ باتیں کرنا جس سے رسول کو تکلیف ہوتی ہو یا اللہ تعالی کی ناراضگی معلوم ہوتی ہونا جائز اور ممنوع ہے، جولوگ ایسا کرتے اللہ تعالی ان پر

لعنت اور پھٹکار ذلت اور خواری مسلط کر دیتے ہیں یہ لوگ دنیا بھی ذلت اٹھائیں گے اور آخرت میں بھی ذلت اٹھائیں گے۔

(٣٢) وما ارسلنا ك الا كافة للناس بشيرًا ونذيرًا ولكن اكثر الناس لا يعلمون ويقولون متى هذا الوعد ان كنتم صادقين ، قل لكم ميعاد يوم لا تستاخرون عنه ساعة ولا تستقدمون وقال الذين كفروا لن نؤمن بهذا القرآن ولا بالذى بين يديه ۔ سورة سبا الاية ٢٨۔٣١

ترجمہ: ائے نبی تجھ کو جو ہم نے بھیجا ہے سوا اپنے زمانہ اور بعد کے زمانہ بلکہ قیامت تک آنے والا سب لوگوں کے واسطے خوشخبری اور ڈرسنانے کیلئے۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے زمانہ کے لوگوں کیلئے اور قیامت آنے والے سب لوگوں کیلئے رسول اور نبی بنا کر بھیجا ہے آپ کے بعد نئی ہدایت نیا نبی کوئی نہیں آئیگا جولوگ آپ کو اور اس کی تعلیمات کو مان کر چلیں گے وہ کامیاب ہوں گے اور جولوگ اپنے خلاف راہ اختیار کریں گے وہ لوگ گمراہ اور کافر ہوں گے، لہذا تمام انسانوں کو ان باتوں پر غور کرنا ضروری اور لازم ہے۔

لیکن لوگوں کی اکثریت سمجھتی نہیں ہے اور کہتے ہیں کب ہے وہ وعدہ قیامت کے دن کا اگر سچا ہے تو ضرور بتلاؤ، ائے نبی آپ ان کو بتادیں، تمہارے اور سب کیلئے جودن مقرر ہے اس سے ایک گھڑی دیر نہ کریں گے نہ ایک گھڑی جلدی کریں گے بلکہ عین مقررہ دن میں وہ دن آئیگا قیامت قائم ہوجائے گی، کافر لوگ کہتے ہیں یہی قرآن پر ہم ایمان نہیں لائیں گے نہ اس سے اگلی کتابوں پر ایمان لائیں گے، یہ لوگ قیامت کو اللہ

کے سامنے کھڑے ہوں گے دنیا اور آخرت کی سب حقیقتیں کھل جائیں گی مگر اس وقت دیکھنے سے ایمان لانے سے کچھ کام نہ آئیگا یہ لوگ خسارے میں ہوں گے۔

(٣٣) وان يكذبوك فقد كذبت رسل من قبلك والى الله ترجع الامور يا ايها النّاس ان وعد اللّٰه حق فلا تغيرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور ـ سورة الفاطر ، الاية ٤ ـ ٥

ترجمہ: اگر تجھکو یہ لوگ جھٹلائیں تو اس پہلے بہت سے رسولوں کو بھی جھٹلائے گئے ہیں اللہ کے پاس سب چیز لوٹ کرائیں گی یہ لوگ بھی لوٹ کر آئیں گے اس وقت ہم ان سے مواخذہ کریں گے، اے لوگو! اللہ کا وعدہ سچے اور حق ہے سو نہ بھکائیں تم کو دنیا کی زندگی نہ دھوکہ دے تم کو اللہ کے بارے میں تمہارے غرور اور تکبر۔

وضاحت: نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے رسول ہونے پر بعض مسلمانوں نے اگر ایمان لایا ہے تو بے شمار لوگوں نے آپ کو جھٹلایا ہے یہ لوگ دنیا، مال ودولت کے نشہ میں اور غرور وتکبر کے نشہ میں آپ کی صداقت اور حقانیت پر ایمان نہیں لاتے تھے تو اللہ تعالی نے آپ کو تسلی دی ہے کہ مکّہ کے بہت سے لوگ اگر آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس سے پہلے جتنے رسول گذرے ہیں ان کو بھی بہت سے لوگوں نے جھٹلائے تھے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ اپنا کام دعوت وتبلیغ تعلیم وتلقین جاری رکھیں جو طالبین ہدایت ہیں دل میں اللہ کے خوف رکھتے ہیں وہ آپ کے دین، دین اسلام میں داخل ہوں گے آپ پر ایمان لائیں گے، اور جو لوگ ایمان لائیں گے وہ آخرت

میں کامیاب ہوں گے جنت میں جائیں گے اور جو منکر ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے مذکورہ آیت کے ذریعہ صاف طور پر بتلادیا ہے کہ آپ میری طرف سے رسول ہیں اس میں کچھ شک نہیں کچھ لوگ ایمان لائیں گے مگر زیادہ تر دنیا کے مال ودولت کے نشہ میں پڑ کر ایمان نہیں لائیں گے جو ایمان لائیں گے وہ فلاح یاب ہوں گے اور جو ایمان نہ لائیں گے وہ کفر اور گمراہی میں پڑے رہیں گے۔

(٣٤) انا ارسلناك بالحق بشيرًا ونذيرًا وان من امة الا خلا فيها نذير ، وان يكذبوك فقد كذب الذين من قبلهم جائتهم رسلهم بالبينات وبالزبر وبالكتاب المنير،ثم اخذت الذين كفروا فكيف كان نكير ـ سورة فاطر ٢٤ـ٢٦

ترجمہ: ہم نے بھیجا ہے تجھ کو سچا دین لیکر، خوشخبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا، اور کوئی قوم اور فرقہ نہیں جس میں نہ ہو چکا ہو کوئی نذیر یعنی اللہ کی نافرمانی سے ڈرانے والا نہ ہو، بعض نے ایمان لایا اور بہت سو نے انکار کیا اور جھٹلایا، لہذا آج بھی آپ کو بعض لوگ جھٹلاتے ہیں تو آپ غمگین نہ ہوں، پہلے جو رسول آئے تھے کھلی آیات اور نشانیاں لیکر آئے تھے صحیح اور روشن کتابیں لیکر آئے تھے مگر انکار کرنے والوں نے پھر بھی رسولوں کو جھٹلائے ہیں پھر ہم نے ان کا مواخذہ کیا ان کو دنیا میں بھی سزائیں دیں اور آخرت کی سزائیں الگ ہیں جو ان کو دیجائیگی کیا تاریخوں سے سفروں سے تم کو پتہ نہیں چلتا کہ ان کے انکار کے کیا نتائج نکلے کیسی سزائیں ان پر پر ہوئیں۔

مسئلہ: آیت مذکورہ میں بتلایا گیا ہے آپ ﷺ سے قبل بہت سے رسول گذرے ہیں ان کو بعض لوگوں نے یقین کر کے ایمان لائے ہیں وہ کامیاب ہوکر دنیا سے چلے گئے ہیں اور بہت سے لوگوں نے رسولوں کو انکار کیا ان کو نہ مانا نہ ان کی اطاعت کی وہ کافر اور گمراہی میں پڑے رہیں اللہ تعالی نے ان پر دنیا میں مواخذہ کیا سخت سزادی آخرت کی سزا الگ باقی ہے۔

(۳۵) والذی اوحینا الیك من الکتاب هو الحق مصدق لما بین یدیه اِن اللّٰه بعباده لخبیر بصیر، سورة الفاطر الایة ۳۱

ترجمہ: ہم نے تجھ پر جو کتاب اتاری ہے یہ کتاب بالکل سچ اور حق ہے اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہے یہ کتاب اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں کے ساری حرکات وسکنات سے باخبر ہے، لہذا جو آپ کو تصدیق کریں گے اور کتاب کی تصدیق کریں گے وہ فلاح یاب ہوں گے اور جو آپ کو اور کتاب کو جھٹلائیں گے وہ ذلیل وخوار ہوں گے، جہنم میں جائیں گے ہمیشہ ہمیشہ کی سزائیں بھگتیں گے۔

(۳۶) یٰسٓ والقرآن الحکیم انك لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم لتنذر قوما ما انذر آبائهم فهم غافلون لقد حق القول علی اکثرهم فهم لایؤمنون انا جعلنا فی اعناقهم اغلالا فهی الی الاذقان فهم مقمحون۔ سورة یس الایة ۱ ـ ۸

ترجمہ: قسم ہے اُس حکمت سے پر قرآن کریم کی، تحقیق یہ کہ آپ بھیجے ہوئے رسول میں سے ہیں۔

مسئلہ: سورۂ یسین میں اللہ تعالی نے قرآن کی قسم کھا کر بیان فرمایا کہ آپ بلا شک وتردد اللہ کے رسول ہیں اور صراط مستقیم پر قائم ہیں جو اس راستہ پر چلے گا وہ ہدایت پائیں گے اور جو اس راستہ پر نہ چلے گا وہ گمراہ اور کافر ہوں گے قیامت کے دن ان کیلئے سخت سزائیں ہوں گی جس کا ذکر آیت میں ہے۔

اور اس پر بھی قسم ہے کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں اور یہ قرآن اتارا ہوا ہے زبردست طاقتور اور نہایت رحم والی ذات کیطرف سے تاکہ آپ اس کے ذریعہ ایسے قوم کو ڈرائیں جو اس سے پہلے نہیں ڈرائے گئے ہیں یعنی ان کے ماں باپ کے پاس کوئی رسول خوشخبری سنانے والا یا ڈرانے والے نہیں آئے ہیں سو ان کو خبر نہیں تھی اور یہ بھی ثابت ہو چکی ہے کہ ان کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی ہم نے ان لوگوں کے گردنوں میں طوق کو وہ تھوڑیوں تک ڈالیں گے پھر ان کے سر الل رہے ہیں۔

وضاحت: اللہ تعالی نے سورۃ یسین کے اندر بڑے زوردار الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ائے میرے پیارے نبی تحقیقی بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی قسم ہے کہ آپ اللہ تعالی کے سچے اور پکے رسول ہیں جیسے پہلے رسول گذرے ہیں اور آپ کا راستہ سیدھا اور صراط مستقیم کا راستہ ہے اس راستہ پر جو لوگ چلیں گے وہ سیدھا راستہ پائیں گے صراط مستقیم پر رہیں گے رب العالمین کا راستہ پائیں گے اور جو اس راستہ کو چھوڑے گا وہ گمراہ ہوگا، دوزخی ہوگا ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جلے گا، اللہ تعالی خود ہی فرماتے ہیں لوگوں کی اکثریت اس رسول اور اس کتاب قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے ان کے گلے میں ہم ایسے طوق ڈالیں گے وہ اوپر سے نیچے نہیں ہوسکیں گے وہ گمراہی کی بناء پر اندھے بنے

ہوئے ہوں گے رسول کا برحق اورقرآن کا برحق ہونے کے باوجود یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اتنے واضح اعلانات کے باوجود اگر کوئی بد بخت بد باطن، اللہ کی ذات اوراس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا اللہ کی کتاب قرآن کو نہیں مانتا اس سے بد بخت اورمحروم القسمت کون ہوگا؟ خسر الدنیا والاخرۃ۔

(۳۷) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر وذکر اللہ کثیرًا۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ۲۱

ترجمہ: تمہارے واسطے آپ ﷺ کی سیرۃ طریقے میں بڑی نشانیاں اور نمونے ہیں اس کے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو کثرت سے۔

وضاحت: قرآن کی آیت مذکورہ میں رسول ﷺ کے طریقے میں بہترین نمونے موجود ہونے کو بتلایا گیا ہے اس نمونے پر چلنے سے انسان راہ ہدایت پر رہے گا صراط مستقیم پر رہے گا ورنہ گمراہی میں جا کر پڑیگا جس سے پتہ چلتا ہے اللہ کے رسول کی پیروی اورتابعداری کے سوا ہدایت کا دوسرا کوئی راستہ امت محمدیہ کیلئے نہیں ہے بس یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان صلاح وفلاح پا سکتا ہے ورنہ گمراہی میں گریگا، خسارہ میں پڑیگا۔

مسئلہ: اللہ تعالی نے تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ رسول ﷺ کے اقوال وافعال میں اورآپ کی زندگی میں امتی کیلئے بڑے عمدہ نمونے اورسیرت موجود ہیں اس کے مطابق جولوگ عمل کریں گے وہ اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کریں گے اورجو آپ

کے اسوہ کو چھوڑ دیں گے وہ گمراہی اور کفر میں پڑے رہیں گے ایسے لوگ جہنمی ہوں گے۔

(۳۸) قال اللہ تعالیٰ وما اتا کم الرسول فخذوا وما نہا کم عنہ فانتہوا۔ سورۃ الحشر الایۃ ۷

ترجمہ: جو کچھ تمہیں رسول دیوے سو اس کو لے لو۔

مسئلہ: رسول ﷺ نے جن کاموں کو کرنے حکم دیا ان کو کرو اور جن سے منع کیا ان کو مت کرو یہ رسول کی اطاعت ہے اگر اس کا خلاف کروگے تو گمراہی اور کفر میں جا کر پڑو گے۔

اور جس سے منع کردے سو اس کو چھوڑ دو آگے فرمایا اللہ کی نافرمانی سے بچو کیونکہ نافرمانی پر وہ جب عذاب دیگا تو سخت عذاب دیگا۔

وضاحت: قرآن کی آیت مذکورہ میں بتلایا گیا ہے کہ رسول ﷺ نے جو احکام تمہیں عمل کیلئے بتلاوے تم اس پر عمل کرو اور جن احکام سے تمہیں منع کردے اس سے رک جاؤ آگے حد تجاوز نہ کرو ورنہ رسول کی مخالفت ہوگی اس کی نافرمانی ہوگی اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت اور نافرمانی موجبِ سخت عذاب ہوگی بہرحال رسول کی اطاعت ضروری معلوم ہوا۔

(۳۹) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ ثم ماتوا وہم کفار فلن یغفر اللہ لہم فلا تہنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون واللہ معلم ولن یترکم اعمالکم، سورۃ

محمد الایۃ ۳۳۔۳۵

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو اس کے رسول کے اور ضائع مت کیا کرو کئے ہوئے کام کو جو لوگ منکر ہوئے اور روکا لوگوں کو اللہ کی راہ سے پھر وہ مر گئے وہ منکر اور کافر ہو کر مرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بخشش نہیں کریں گے۔

وضاحت: اے لوگو! اللہ کی اطاعت اور پھر رسول کی اطاعت تمہارے اوپر لازم ہے اگر ان کے اطاعت کر کے زندگی گذارو گے تمہارے اعمال ٹھیک رہیں گے اور اگر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مطابق عمل نہ کرو گے اور اپنی مرضی سے چلو گے تو تمہارے سب اعمال بیکار اور غارت ہوں گے اعمال کی قبولیت کیلئے شرط ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کے تحت ہو، پھر جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کریں گے بلکہ لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے برگشتہ کریں گے یہ لوگ گمراہ ہوں گے ان کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

(۴۰) ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدی لن یضر اللّٰہ شیئا وسیبطل اعمالھم ۔ سورۃ محمد الایۃ ۳۲

ترجمہ: تحقیق یہ کہ جو لوگ کفر کو اختیار کریں گے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کریں گے پھر لوگوں کو اللہ کے راستہ سے روکیں گے اور رسول کی مخالفت کریں گے حق اور ہدایت واضح ہونے کے باوجود تو اس سے اللہ کا کچھ نہ بگڑے گا، نقصان ہوگا تو ان منکرین اور کافروں کا ہوگا ان کے اعمال سب کے سب غارت

ہو جائیں گے۔

مسئلہ: جو لوگ نبی کا راستہ اختیار کرنے کی جگہ کفر کے راستہ اختیار کریں گے تو نبی کے خلاف کرنا تو خود کفر ہے بندہ کافر ہے پھر اگر اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور مزید رسول اور نبی کے راستہ کی مخالفت کرتے ہیں تو یہ اللہ کے کچھ نقصان نہ کر سکتے ہیں یہ اپنے نقصان کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کرتے ہیں یا نہیں دیکھیں گے، اگر توبہ نہیں کرتے تو ان کو سخت سزا دیں گے اور کچھ اعمال حج وزکوۃ وغیرہ اگر کئے ہیں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے سب برباد ہو جائیں گے۔

(۴۱) الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ اضل اعمالھم والذین آمنوا وعملوا الصالحات وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیئاتھم واصلح بالھم۔ سورۃ محمد الایۃ ۱۔۲

ترجمہ: جو لوگ منکر اور کافر ہوئے اور روکا لوگوں کو اللہ کے راستہ سے تو اللہ ان کے اگلے کئے ہوئے اعمال کو ضائع کر دیا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور محمد ﷺ پر جو کچھ نازل ہوا اپنے رب کیطرف سے اس پر ایمان لائے ان کے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور ان کے سب اعمال کو ٹھیک کر دیں گے۔

(۴۲) ومن یعص اللّٰہ ورسولہ فقد ضل ضلالًا مبینا۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ۳۶

ترجمہ: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یہ بڑے درجہ کی گمراہی میں جا گرے جہاں سے واپسی ناممکن ہے اس کے مقابل میں جس نے اللہ اور

اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوئے بڑی کامیابی کے ساتھ جس آگے اور کوئی کامیابی نہیں ہے۔

(٤٣) قال تعالٰی ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ٧١

ترجمہ: جس نے اللہ کے حکموں کو مان کر چلا اور رسول کے حکموں کو مان کر چلا وہ بڑی کامیابی کے ساتھ کامیاب ہوئے۔

مسئلہ: جولوگ اللہ ورسول کی مخالفت کر کے ان کو ایذا دیتے ہیں وہ کافروں کے راستہ اختیار کرتے ہیں ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(٤٤) ومن لم یؤمن باللّٰہ ورسولہ فانا اعتدنا للکافرین سعیرًا ۔ سورۃ الفتح الایۃ ١٣

ترجمہ: اور جس نے اللہ کی ذات وصفات پر ایمان نہیں لایا منکر ہوئے وہ سب جہنمی ہیں ان کیلئے ہم نے دھکتی ہوئی آگ جلا رکھی ہے غرض منکر خدا اور منکر رسول کا سوا جہنم اور دوزخ کے اور کوئی جگہ نہیں ہے، جو اس جہنم کے لئے تیار ہے وہ انکار کرتے رہے لیکن جو اس جہنم کیلئے تیار نہیں ہے اس کو چاہیئے فورًا ایمان لے آوے، اور گذشتہ زمانہ کے گناہوں سے توبہ کرے۔

مسئلہ: جولوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں کامیاب ہوں گے اور جولوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائیں گے ان کو اللہ تعالی نے جہنم کی آگ تیار کر کے رکھا ہے۔

(٤٥) قال تعالی ، وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللّٰہ۔ سورۃ الاحزاب

الایۃ ٥٣

ترجمہ: تم لوگوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ اور ایذا دو اگر اللہ کے رسول کو ایذاء دیتے ہو تو بہت بڑا گناہ ہوگا۔

(٤٦) قال تعالی ، ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنہم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابًا مہینا ، سورۃ الاحزاب الایۃ ٥٧

ترجمہ: جولوگ اللہ کے خلاف باتیں کہکر اس کو ستاتے ہیں اور اسکے رسول کو انکو پھٹکا اللہ نے ان پر لعنت کی اللہ نے دنیا وآخرت دونوں جہان میں اور ان کے لئے سخت ذلت عذاب تیار رکھا ہے۔

مسئلہ: جولوگ اللہ ورسول کی مخالفت کر کے ان کو ستاتے ہیں اللہ تعالی نے ان کے بڑا اہانت امیز عذاب رکھا ہے۔

وضاحت: جولوگ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں اسی طرح رسول کی مخالفت کر کے ان کو تکلیف پنچاتے ہیں دنیا میں بھی ان کے لئے ذلت کی سزا ہوگی اور آخرت میں بھی اس واسطے جو ایسے کاموں میں مصروف ہیں باز آنا چاہیئے توبہ کرنا چاہے ورنہ ذلت کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔

(٤٧) قال تعالی ومن یعص اللّٰہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین، سورۃ النساء الایۃ ١٤

ترجمہ: جو کوئی نافرمانی کریگا اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نکل جاوے اس کی حدود سے ان کو ڈالیگا اللہ جہنم کی آگ میں جہاں ہمیشہ وہمیشہ رہےگا اور ذلت کا عذاب بھکتے گا۔

مسئلہ: جولوگ اللہ ورسول کی نافرمانی کرتے ہیں اوران کی حدودشرعیہ کے خلاف کرتے ہیں وہ جہنم کی آگ میں جائیں گےان کی وہاں پر بڑی ذلت ہوگی۔

(۴۸) قال تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادًا ، سورۃ المائدہ الایۃ ۳۳

ترجمہ: یہی سزا ہےان کی جولڑائی کرتے ہیں اللہ سےاوراس کےرسول سے اوردوڑتے ہیں ملک میں فساد کرنے کوان کوقتل کیا جائے یاسولی میں چڑھایا جاوے یاان کے ہاتھ پاؤں کودائیں اوربائیں سے کاٹ دیاجاوے یاان کوشہر بدرکردیاجائے، یہ سزاان کی رسوائی ہے دنیامیں اورآخرت میں اس سے بڑھکر عذاب دیاجائیگا۔

(۴۹) قال تعالی ومن یشاقق اللّٰہ ورسولہ فان اللّٰہ شدید العقاب۔ سورۃ الانفال الایۃ ۱۳

ترجمہ: جوکوئی مخالف ہوااللہ کااوراس کےرسول کاتوبےشک اللہ اس کوسخت عذاب دیگااس کاعذاب سخت ہوتاہےان سےکہاجائیگااس عذاب کوچکھواور آگےجہنم کاعذاب بھی جوآخرت میں بھگتےگا۔

(۵۰) قال تعالی اطیعوا اللّٰہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون ۔ سورۃ الانفال الایۃ ۲۰

ترجمہ: اےایمان والو!تم لوگ اللہ اوراس کےرسول کی اطاعت کرواوران سے منہ مت موڑو! حالانکہ تم ان کاحق ہوناسن چکےہواوران لوگوں کی طرح مت ہو جوکہتے ہیں ہم نےسن لیامگروہ سننے پرعمل نہیں کرتے حقیقت میں یہ لوگ سنتے

نہیں ہیں اور یہ لوگ روئے زمین پر چلنے والوں میں بدترین مخلوق ہیں جواللہ اور رسول کی باتوں کو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں گونگے اور بہرے کی طرح رہتے ہیں اور ذرہ برابر عقل نہیں رکھتے۔

(۵۱) قال تعالی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ، سورۃ التوبۃ الایۃ ۳۳

ترجمہ: اس اللہ نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین لیکر تاکہ غلبائی دے تمام ادیان پر اگرچہ مشرکین اس کو برا مانے۔

وضاحت : اب تو دین اسلام آنے کے بعد دوسرا کوئی دین اللہ کے نزدیک قابل اعتبار نہیں جب اللہ کے نزدیک کسی دین کا سوائے دین اسلام معتبر ہی نہیں ہے تو اس کو کیوں اختیار کیا جاوے دنیا وآخرت دونوں جگوں میں بے فائدے رہیں گے آخرت میں خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔

(۵۲) قال تعالی ، الم یعلموا انہ من یحادد اللّٰہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم ، سورۃ التوبۃ الایۃ ۶۳

ترجمہ: کیا وہ لوگ جان نہیں چکے ہیں کہ جو کوئی مقابلہ کریگا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کہ اس کیلئے دوزخ ہے ہمیشہ ہمیشہ تک کیلئے یہی سزا تو بڑی رسوائی کی سزا ہے یہ لوگ سمجھتے نہیں۔

مسئلہ: جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ محاربت اور مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالی کے دشمن ہیں ان کے لئے عذاب جہنم ہے۔

غرض یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ مقابلہ چلتا نہیں ہے جو مقابلہ کرتا ہے وہ

جہنمی ہوتا ہے دوزخی ہوتا ہے ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیگا۔

(۵۳) قال تعالى قل أبا الله وآياته ورسوله كنتم تستهزؤن، سورة التوبة الاية ٦٥

ترجمہ: آپ ان سے کہہ دیجئے ایا اللہ کے ساتھ اور اللہ تعالی کی آیات واحکام کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ ٹھٹھہ و مذاق کرتے ہو، کیا ان سے مذاق کرتے ہو اور یہ مذاق دین وشریعت کے اعتبار سے جائز ہے؟ یہی دین وشریعت ہے اس کے ساتھ کوئی مذاق نہیں کوئی ٹھٹہ نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ: جولوگ اللہ تعالی اور اس کے قرآنی آیات یا اس کے رسول کے ساتھ مذاق اور ٹھٹہ کرتے ہیں یہ لوگ منکر اور بے دین ہیں بے ایمان ہیں یہ لوگ مسلمان نہیں ہے ایسے لوگوں سے اسلامی تعلقات ناجائز وحرام ہیں، کیونکہ یہ لوگ پہلے سے کافر ہیں یا پہلے مسلمان تھے اب قرآنی آیات سے مذاق کی بناء پر کافر اور مرتد ہوگئے ہیں ایسے لوگوں سے اسلامی تعلقات جائز نہیں ہے۔

(٥٤) ان الذين يحادون الله ورسوله كتبوا كما كبت الذين من قبلهم وقد انزلنا آيات بينات وللكافرين عذاب مهين يوم يبعثهم الله جميعا فينبئهم بما عملوا احصاه الله ونسوه والله على كل شيء شهيد ، سورة المجادله الاية ٥-٦

ترجمہ: جولوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ خوار ہوئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے اتاری ہے آیتیں بہت صاف ستری اور منکروں کے واسطے عذاب ہے ذلت کا جس دن اٹھالیگا اللہ ان سب کو بتلا دیگا

ان کے کئے ہوئے سب کام اور عمل، اللہ نے ان سب کو گن رکھے ہیں وہ بھول گئے اللہ تعالی کے سامنے ہیں ہر چیز جن میں ان کے افعال واقوال سب کچھ ہیں۔

یہ چوّن آیات قرآنی ہیں جن کو ہم نے یہاں پر نقل کیا ہے ورنہ اس طرح کی بہت سی آیات قرآن میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو امت محمدیہ کیلئے آخری نبی بنا کر رسول بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالی نے مذکورہ آیات کے ذریعہ اپنے نبی کے اثبات رسالت ونبوت کے دلائل دئے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی اطاعت کے ساتھ، اپنے رسول کی اطاعت کو بھی ضروری قرار دیا ہے، جیسے اللہ کی اطاعت بندوں پر لازم ہے اس طرح رسول کی اطاعت بھی ضروری اور لازم ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر کے دنیا سے ایمان وعمل کے ساتھ جائیں گے وہ لوگ آخرت میں کامیاب ہوں گے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کئے بغیر دنیا سے جائیں گے بدون ایمان وعمل کے جائیں گے وہ خائب وخاسر ہوں گے، لہذا مذکورہ آیات کا خلاصہ لکھدیتا ہوں تا کہ ان آیات پر اور ان جیسی دوسری آیات پر عمل کر سکے۔

(۱) **مسئلہ:** حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء والمرسلین ہیں اس کا جاننا اور ماننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۲) **مسئلہ:** آپ کے بعد دوسرا کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئیگا سب نبیوں کا کام امت محمدیہ کے علماء ہی انجام دیں گے کیونکہ اس امت کے علماء تمام نبیوں کے علوم کے وارث ہیں۔

(۳) **مسئلہ:** رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔

(۴) **مسئلہ:** جس نے اللہ کے ساتھ دوسری مخلوق میں سے کسی کو شریک ٹھرایا ہے وہ پکا مشرک ہے وہ جہنمی ہے۔

(۵) **مسئلہ:** اگر توبہ نہ کی اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں جائیگا۔

(۶) **مسئلہ:** اللہ تعالی کسی مشرک کو قیامت کے روز معاف نہیں کریگا۔

(۷) **مسئلہ:** ہاں مرنے سے پہلے پہلے مشرک نے شرک اور کفر سے اور تمام گناہوں سے توبہ کر لی تو اللہ چاہے گا دوسرے گناہوں کی طرح اس شرک کو معاف کردیگا۔

(۸) **مسئلہ:** جس مشرک نے شرک، کفر، کبیرہ گناہ، صغیرہ گناہ سب گناہوں سے توبہ کرکے دنیا سے گیا تو اللہ تعالی سے غالب گمان یہ ہے کہ اللہ تعالی معاف کردیگا۔

(۹) **مسئلہ:** اللہ تعالی گناہوں کو معاف کریگا بلکہ تمام سیئات کی جگہ حسنات لکھدیں گے۔

(۱۰) **مسئلہ:** اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور ان سے دشمنی کرتے رہیں اللہ تعالی ان کو دنیا میں بھی ذلیل وخوار کریگا۔

(۱۱) **مسئلہ:** اور آخرت میں بھی ذلیل وخوار کریگا۔

(۱۲) **مسئلہ:** اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے کبھی وہاں

سے نہیں نکلیں گے۔

(۱۳) **مسئلہ:** اللہ تعالی کے حکموں کو جیسے ماننا انسان کیلئے ضروری اور فرض ہے اس طرح کے رسول کے حکموں کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری اور فرض ہے۔

(۱۴) **مسئلہ:** اللہ اور رسول کے کسی حکم کے انکار سے بندہ کافر ہو جاتا ہے، اس طرح اس کے کسی حکم کے استخفاف وتحقیر سے بندہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۱۵) **مسئلہ:** اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹہ کرنے اور مذاق کرنے سے بھی آدمی کافر بن جاتا ہے۔

(۱۶) **مسئلہ:** اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے پر ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے لائے ہوئے سب حکموں کو دل وجان سے تسلیم کریں اور اس پر خوش ہوں اور راضی رہیں۔

(۱۷) **مسئلہ:** غلطی سے اگر کسی حکم خداوندی یا حکم رسول کی تحقیر ہوئی یا استخفاف ہوا تو فوراً توبہ واستغفار کرلے۔

(۱۸) **مسئلہ:** تجدید ایمان کرلے اور شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرلے، اس طرح توبہ واستغفار کرنے سے توبہ قبول ہوجائیگی۔

(۱۹) **مسئلہ:** اللہ تعالی معاف کریگا جو معافی چاہے گا اور جو نافرمانی پر اڑے رہیگا اور مزید نافرمانی کرتا رہے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے غیظ وغضب کو دعوت دینا ہوگا ایسا ہرگز نہ کریں۔

(۲۰) **مسئلہ:** دانستہ یا نادانستہ معلوم نہیں کتنے نافرمانیاں ہم سے ہوجاتی ہیں لہذا

ضروری ہے کہ ہر نماز کے بعد تمام گناہوں سے توبہ کریں معافی مانگیں اس طرح کرنے سے آدمی گناہوں سے صاف ستھرہ رہے گا، پتہ نہیں کس وقت موت آجاوے، لہذا دنیا سے جب جاوے گناہوں سے صاف ستھرہ ہوکر جاوے پھر اس سے اللہ خوش ہوتا ہے وہاں اس کا استقبال اور اکرام ہوگا۔

(۲۱) **مسئلہ:** جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کی دشمنی اور عداوت دل میں لیکر دنیا میں زندگی گذار رہے ہیں پھر بے ایمانی کے ساتھ دنیا سے جائیں گے وہ شداد،فرعون ہامان کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے۔

(۲۲) **مسئلہ:** ایسے لوگوں سے ہماری برادرانہ درخواست ہے کہ وہ اپنی زندگیوں پر نظر ثانی کریں کہ وہ دنیا میں کیسے آئیں ہیں کس لئے آئیں ہیں جائیں گے تو کہاں جائیں گے ان کے دنیا میں آنے اور جانے کا کوئی مقصد اللہ تعالی کا ہے یا نہیں، علماء اسلام سے ملاقات کریں ان سے دینی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں شاید کوئی راستہ ہدایت کا ہاتھ میں آجاوے۔

(۲۳) **مسئلہ:** بالکل اندھے اور بہرے بن کر زندگی گذارنا یہ جانوروں کی زندگی ہے انسان کی زندگی نہیں ہے اللہ نے انسان کو مشرف ومکرم بنا کر بھیجا ہے لہذا ان کو چاہئے کہ اپنے اکرام وشرافت کو برقرار رکھے، اور ہر کام کو عقل سے کرے ہر چیز کو عقل اور فکر سے کرے بے فکری سے چلنا پھرنا انسان کی خاصیت نہیں ہے جانوروں کی خاصیت ہے۔

جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالی

کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کیلئے درمیانی واسطے رسول کو بھیجا گیا ہے تو اللہ تعالی نے سب سے پہلے جو ہدایت اپنے بندوں کیلئے دی ہے کہ یہ بندہ وہ ہے توحید کا اقرار کر کے شرک اور ہر قسم کی نافرمانی سے بے زاری اختیار کرے، پھر رسول کی اطاعت کر کے دنیا سے جاوے اس کی نافرمانی ہر گز نہ کرے۔

توحید اوراس کی حقیقت

توحید کا معنی یہ ہے کہ اللہ کوایک ماننا اورایک جاننا کیونکہ اگر دنیا میں ایک اللہ کے سواءاور بھی اللہ ہوتے تو سب کے درمیان اختلافات ہوتے لڑائیاں ہوتیں پوری دنیا فتنہ فساد کا آماجگاہ ہوتی کیونکہ کوئی خدا ہار ماننے کیلئے تیارنہیں ہوتا ہر خدا اپنے رائی اور فیصلہ کوترجیح دیتا رزق کی تقسیم میں اختلافات ہوتے کوئی خدا کہتا فلاں کورزق زیادہ ملنا چاہئے دوسرا اور تیسرا خدا کہتا نہیں فلاں فلاں کوملنا چاہئے فلاں کوکچھ نہیں ملنا چاہئے ، انسان کی موت اورحیات میں اختلافات ہوتے ایک خدا کہتا ہے اس کوموت دیجائے دوسرا کہتا نہیں وغیرہ ، وغیرہ جب ایسا نہیں ہوتا ہے معلوم ہوا ہے ایک ہی خدا ہے اسی کے فیصلہ سب جگہ نافذ وجاری ہے نیز واضح رہے کہ جیسے اللہ کی ذات میں وہ یکتا ہے اپنی صفات اثباتیہ وصفات سلبیہ میں بھی وہ یکتا ہے ان کے ساتھ جیسے ذاتاً کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح صفات میں بھی ان کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے مثلاً صفت قدرت ، اللہ کی ایک زبردست صفت ہے وھو علی کل شیء قدیر اس صفت قدرت میں اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں لہذا اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جس طرح کی قدرت ، اللہ تعالی کوحاصل ہے اسی طرح قدرت غیر اللہ کوبھی حاصل ہے خواہ یہ غیر اللہ ، نبی ہو یا ولی ، جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے فرشتوں میں سے ہو یا دوسری مخلوق سے تو یہ عقیدۂ شرکیہ ہے اور اللہ تعالی کے ساتھ دوسری چیزیں کو برابر ٹھہرانا

ہے اور یہ بدترین شرک گناہ میں سے ہے ، ایسے گناہوں کو دنیا میں توبہ کرنے سے اللہ تعالی معاف کر دیتا ہے مگر ایسے شرک گناہ کے ساتھ اگر کسی کی موت واقع ہوگئی ہے تو وہ مشرک ہو کر مرا ہے پھر وہ دوزخ میں جائیگا اللہ تعالی آخرت میں ویسے گناہ کو معاف نہیں کریگا ، وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جلتا رہے گا ۔

مسئلہ: اسی طرح مثلاً اللہ تعالی کی صفت علم ہے اللہ تعالی کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم رکھتا ہے کوئی چیز اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں اگر کوئی شخص کسی غیر اللہ کیلئے بھی اس طرح کہ علم ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو گویا یہ شخص اللہ تعالی کے صفت علم کے ساتھ غیر اللہ کو شریک ٹھہرایا ہے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالی کا علم غیر متناہی سمندر کے پانی جیسے بے نہایت ہے جس کی کوئی ابتداء وانتہاء کسی کو معلوم نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالی کا علم غیر منتہی ہے کوئی مخلوق غیر اللہ ایسی نہیں ہے کہ اس کو اللہ کے برابر علم حاصل ہو بلکہ مخلوق کے علم کی مثال یوں بیان کی گئی ہے کہ سمندر کے پانی میں سے کوئی پرندہ پئے گا تو وہ ایک قطرہ یا دو چار قطرہ پانی پئے گا یہ پانی بندوں کا علم ہے اور باقی سمندر کے پانی اللہ تعالی کا علم ہے اور بندے کا علم وہ ایک قطرہ یا دو چار قطرے پانی کی طرح ۔

یہی حال نبیوں کا علم اور غیر نبیوں کا علم غیر نبیوں کا علم کبھی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا پھر تمام نبیوں کا علم اور ہمارے نبی الانبیاء کا علم برابر نہیں ہیں سارے نبیوں کو جس قدر علم اللہ نے دیا ہے اس سے کہیں زیادہ علم ہمارے نبی اقدس ﷺ کو دیا گیا ہے أوتیت علم الأولین والآخرین مطلب یہی ہے ، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے سمندر علم کے سارے خزانے آپ کو دیدئے ہیں غرض یہ کہ اللہ تعالی کی ذات

وصفات میں کوئی مخلوق برابری کا دعویٰ نہیں کرسکتا، اگر کوئی ایسا دعویٰ کریگا، وہ اللہ تعالی کے ساتھ غیر اللہ کو شریک ٹھہرائیگا شرک اور کفر کے گناہ میں مبتلا ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اللہ تعالی کی صفت ہے وہ تمام مخلوق کو رزق پہنچاتا ہے وھو الرزاق والرزاق لکل شیء، اگر کسی غیر اللہ کو رازق یا رزاق مانتا ہے تو یہ عقیدۂ شرکیہ ہے یہ کفر ہے اس سے توبہ کرنا لازم ہے ورنہ اسی حالت میں اگر موت آگئی تو شرک اور کافر ہوکر مریگا ابدالابد جہنم میں جائیگا وہیں رہیگا اس سے تمام صفات کو قیاس کرلیجئے جیسے اس کی ذات میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہے ان کے صفات میں بھی دوسری مخلوق شریک نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ بعض مخلوق کو جو علم ہوتا ہے تو یہ اللہ تعالی نے جس قدر علم اس کو دیا ہے وہی ہے باقی علم اس کے پاس نہیں ہے، جو علم دیا ہے وہ بھی اللہ تعالی کا علم ہے قطروں میں سے ایک حصہ ہے۔

مسئلہ: خلاصہ یہ کہ اللہ تعالی کی ذات تمام صفات جمیلہ کے ساتھ موصوف ہیں ذات اور صفت میں اس کے ساتھ کوئی مخلوق شریک نہیں ہے، یہی ہے حقیقت توحید کہ اللہ تعالی یکتا مانا جاوے اس کے ساتھ کسی شریک نہ ٹھہرایا جاوے۔

لہذا جو ذات اتنی بڑی ذات ہے کہ تمام خوبیاں ان کے اندر موجود ہیں عیوب میں سے کوئی عیب اس میں موجود نہیں ہے وہی ذات لائق ہے کہ اس کی عبادت کیجاوے کسی اور کی عبادت وبندگی نہ کیجاوے، وہی اللہ تعالی کی ذات وہی عبادت کے لائق ہے، نبی کریم ﷺ نے نبوت ورسالت ملنے کے بعد سب سے پہلے جس چیز کا

دعوت دی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی ایک ہے اس کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے مخلوق عبادت وبندگی کرے تو صرف وہی ایک اللہ تعالی کی عبادت کرے اس کو چھوڑ کر کسی کی بندگی کرنا اس کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کرنا ہوگا اور اس سے شرک وکفر کا گناہ ہوگا جس سے رجوع اور توبہ کرنا لازم اور ضروری ہوگا ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جانا پڑیگا۔

مسئلہ: اللہ تعالی کی ذات وصفات میں کسی مخلوق کو شریک کرنا جب شرک کا گناہ ہے اور اس سے توبہ کرنا لازم ہے اسی طرح عبادتوں میں کسی مخلوق کو خدا کی طرح عبادت کرنا اور اس کو جائز سمجھنا بھی شرک کا گناہ ہے اس سے توبہ کرنا ہر مسلمان کے ذمہ لازم اور واجب ہے ورنہ ایمان مکمل نہ ہوگا نجات نہ ملے گی۔

اللہ تعالی نے یوم ازل میں سب سے عہد اور وعدہ لیا ہے کہ دنیا میں آنے کے بعد اللہ کے ساتھ کسی کو شرک نہ کریں گے

اللہ تعالی نے تمام بنی آدم سے عالم ارواح میں یہ عہد لیا ہے کہ اللہ تعالی تمام انسانوں کا رب ہے، یعنی وہ اللہ تعالی کی ذات وصفات میں اوراس کی عبادت میں کسی مخلوق کو شامل نہ کریں گے سب نے اقرار کیا ہے یعنی ہم اللہ تعالی کی ذات وصفات میں اورعبادات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے یہ اقرار اس لئے لیا گیا ہے تا کہ یہ لوگ عالم دنیا میں آنے کے بعد اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں گے اور اگر یہ شرک کریں پھر قیامت کے روز اللہ تعالی کے سامنے یہ عذر نہ کریں کہ ہم کو کچھ خبر نہیں ہے کہ شرک کا گناہ بڑا جرم ہے یا عذر نہ کریں کہ ہمارے باپ دادوں نے جرم کیا ہے ابتداء تو ان سے ہوئی ہم کو کیوں سزا دیجارہی ہے چنانچہ۔

(۱) قال تعالی واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيامة انا كنا عن هذا غافلين۔ او تقولوا انما اشرك آبائنا من قبل وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون۔ وكذالك نفصل الآيات ولعلهم يرجعون۔ سورة الاعراف الاية ۱۷۲۔۱۷۴

ترجمہ: جب نکالا تیرے رب نے بنی آدم کو پیٹوں سے ان کی اوراقرار کرایا ان سے ان کی جانوں میں ''کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب، یہ سب بولے ہاں آپ ہمارے رب ہیں ہم اقرار کرتے ہیں'' یہ اقرار اس لئے

لیا گیا ہے تا کہ تم لوگ قیامت کے روز یہ نہ کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی یا یہ کہنے لگو کہ شرک کو نکالا تھا ہمارے باپ دادوں نے ہم سے پہلے اور ہم ہوئے ان کی اولاد ان کے پیچھے، تو کیا ہم کو ہلاک کرتا ہے اس کام پر جو کیا ہے گمراہوں نے۔ تفسیر عثمانی ۲۹

آیت سے صاف معلوم ہوا کہ بنی آدم نے تو عالم دنیا میں آنے سے قبل اللہ تعالی سے اقرار کیا ہے کہ وہ شرک نہ کریں گے اگر دنیا میں آنے کے بعد اس کا علم میں ذہول آ گیا ہے تو اللہ کے نبیوں نے بتلا دیا ہے کہ عالم ارواح میں اللہ تعالی نے سب سے عہد لیا تھا تم اپنے عہد پر قائم رہو، ہم تم کو یاد دلاتے ہیں نبیوں نے جب بتلا دیا ہے اور انہوں نے اطلاع دی ہے اللہ تعالی سے عہد و پیمان ہو چکا تھا کہ شرک کا گناہ بڑا جرم ہے ہم لوگ شرک نہ کریں گے تو اب شرک کا گناہ کرنے کی اجازت کہاں سے مل گئی ہے جبکہ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے شرک کے گناہ سے تمام امت کو منع کیا ہے شرک کرنے والوں پر عذاب آیا ہے ان کو دنیا میں سزا مل چکی ہے اور آخرت میں اس کی سزا ملنے والی ہے۔

اللہ تعالی نے تمام نبیوں کو بذریعہ وحی بتلا دیا ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک نہ کرنا صرف اللہ تعالی کی بندگی کرنا اور ہماری اطاعت کرنا اور اگر بالفرض کسی نبی نے اللہ تعالی کا شریک ٹھہرایا ہے تو ان کے سب اعمال حبط اور برباد ہو جائیں گے۔

جب نبیوں کا یہ حال ہوگا تو غیر نبیوں کا کیا حشر ہوگا اندازہ کرلیا جاوے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۲) ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخاسرین۔ بل اللّٰہ فاعبد وکن من الشاکرین۔ وما قدر اللّٰہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسماوات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون۔ سورۃ الزمر الایۃ ٦٥۔٦٧

ترجمہ: اور حکم ہو چکا ہے تجھکو اور تجھ سے پہلے اگلے نبیوں کو کہ اگر تو نے اللہ کیلئے شریک مان لیا ہے تو اکارت جائیں گے تیرے عمل اور تو خسارہ اور ٹوٹے میں پڑیگا، اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے اسی ایک اللہ کی عبادت کر اور حق ماننے والوں میں سے ہو جاو، یہ مشرک لوگ اللہ کو جس قدر ماننا چاہئے نہ مانے پوری زمین اللہ کی ایک مٹھی میں ہے اور قیامت کے دن پورے آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت بلند وبالاتر ہے اس سے کہ اس کے ساتھ کسی مخلوق کو یا غیر مخلوق کو شریک ٹھہرایا جاوے۔

نبیوں میں سے کوئی نبی مشرک نہ تھا حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی مشرک نہ تھے بلکہ پکے موحد اور اللہ کے سچے بندہ تھے، انہوں نے اپنے باپ سے شرک کے گناہ پر معارض ہوئے

(۳) قال تعالی واذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما آلھۃ انی اراك وقومك فی ضلال مبین۔ وکذالك نری ابراھیم ملکوت السماوات

والارض ولیکون من الموقنین۔ سورۃ الانعام الایۃ ٧٤۔٧٥

ترجمہ: اور یاد کر کہ جب ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پیغمبر نے اپنے مشرک باپ سے آزر سے کہا تھا کیا تو مانتا ہے بتوں کو خدا، مجھے دیکھائی دیتا ہے کہ تو اور تیری قوم صریح گمراہی میں ہے اسی طرح ہم کو دیکھائی دینے لگے ہیں کہ آسمان وزمین عجائبات تا کہ اللہ کی ذات پر خوب یقین آجاوے۔

وضاحت: اس واسطے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے جن مشرک کو خیال وشبہ ہے کہ وہ مشرک تھے ان کو اپنے غلط خیالات اور شبہات کی اصلاح کر لینا ضروری ہے ورنہ ایمان کا خطرہ کہ بے ایمانی کی موت آجاوے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ سے معاوضہ کرنے کے بعد اپنی قوم سے مناظرہ کیا تھا اگر وہ مشرک تھے تو مناظرہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی مناظرہ کرتے ہوئے دوسرے موقع پر فرمایا کہ اللہ کے ایک ہونے پر تم لوگ مجھ سے مناظرہ کرتے ہو اور اپنے بتوں کی طرف دھمکی دیتے ہو کہ وہ نقصان پہنچائیں گے مجھے تمہارے بتوں سے کوئی خطرہ اور خدشے نہیں ہے کیونکہ سب چیزیں بے جان پڑی ہوئی ہیں وہ کیا نقصان پہنچاسکیں گے۔

چنانچہ قرآن میں ہے۔

(٤) وحاجہ قومہ قال اتحاجونی فی اللّٰہ وقد ھدان ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا وسع ربی کل شیء علما افلا تتذکرون۔

و کیف اخاف ما اشرکتم و لا تخافون انکم ما اشرکتم باللّٰہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون۔ سورۃ الانعام ۸۰۔۸۱

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ میں آسمان وزمین کے خالق کو رب مانتا ہوں اور میں اس کی طرف متوجہ ہوں اور دین سے منحرف نہیں ہوسکتا، ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم نے آپ سے جھگڑا کیا اس جھگڑے کے دوران ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالی کے ایک ہونے میں جھگڑا کرتے ہو اور اللہ تعالی نے مجھے صحیح راہ بتلا دی ہے اور میں ڈرتا نہیں ہوں تمہارے معبودوں سے، ہاں میرا رب کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کو قدرت ہے میرے رب نے سب چیزوں کے علم کو احاطہ کیا ہوا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے، کیا تم لوگ ان باتوں کو نہیں سوچتے۔

تشریح: حضرت ابراہیم کی قوم کہتی تھی کہ اے ابراہیم تم ہمارے معبودوں کی جو توہین کرتے ہو ان سے ڈرتے رہو کہ کہیں اس کا وبال میں تم معاذ اللہ مجنون یا پاگل نہ بن جاؤ یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو اس پر ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے جواب دیا کہ میں تمہارے معبودوں سے کیا ڈرونگا جن کے ہاتھ میں نفع ونقصان اور تکلیف وراحت کا کچھ اختیار نہیں ہے ہاں میرا پروردگار مجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو اس سے کوئی مستثنی نہیں وہ ہی اپنے علم محیط سے جانتا ہے کہ کس شخص کو کس حالت میں کس طرح اور کس حالت میں رکھنا ہے۔

مذکورہ آیتوں سے ہی واضح ہوا کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام شرک کے گناہ سے سخت بیزار تھے اور بڑے موحد تھے، ان کو مشرک قرار دینا یہ صریح جھوٹ ہے۔

اللہ کے ساتھ دوسرے مخلوق کو شریک ٹھہرانے والے قیامت کے روز عذر کریں گے کہ اللہ نے ہم کو شرک کرنے کا حکم دیا ہے ورنہ ہم شرک نہ کرتے نہ ہمارے ماں وباپ شرک کرتے۔

اللہ تعالی نے ان کے رد میں فرمایا ہے۔

(۵) سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللّٰہ ما اشرکنا و لا آبائنا و لا حرمنا من شیء کذالک کذب الذین من قبلھم حتی ذاقوا باسنا، قل ھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا، ان تتبعون الا الظن و ان انتم الا تخرصون۔ سورۃ الانعام الایۃ ۱۴۸

ترجمہ: اب کہیں گے مشرک اگر اللہ چاہتا تو شرک نہ کرتے ہم اور نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم حرام کر لیتے کوئی چیز، اس طرح ان سے اگلے لوگوں نے انکار کیا یہاں تک کہ انہوں نے چکھا ہمارا عذاب، تو کہہ کچھ علم بھی ہے تمہارے پاس کہ اس کو ہمارے آگے ظاہر کرو تم تو نری اٹکل پر چلتے ہو اور صرف تخمینے ہی کرتے ہو۔

تشریح: مشرک لوگ قیامت کے روز جب عذاب کو دیکھیں گے کہ اللہ تعالی چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادے حرام کرتے اسی چیز کو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس طرح وہ پہلے بھی جھوٹ بولتے تھے اور قیامت کے روز وہاں جا کر بھی جھوٹ کہتے رہیں گے، مگر آسمان وزمینی گواہوں سے جب ان کا جھوٹ ثابت ہو جائیگا تو ان

کے جھوٹ بولنے سے عذاب الٰہی نہ ٹلے گا وہ عذاب میں گرفتار رہوں گے اس کو چکیں گے ان سے کہا جائیگا شرک کے گناہ کرنے کیلئے تمہارے پاس کیا دلیل ہے اس کو نکالو، ہمارے سامنے ظاہر کرو، لیکن وہ کوئی چیز ظاہر نہ کرسکیں گے پھر اللہ تعالی کی طرف سے کہا جائیگا تم خالص اٹکل پر چلنے والے ہو اور تخمینہ پر چلتے تھے تمہارے پاس شرک کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے تم لوگوں کو پیغمبروں کی باتوں کو ماننا چاہئے تھا ان کی اطاعت کرنی چاہئے تھا اپنے پاس اللہ تعالی کا کلام تھا وحی تھی، مگر تم لوگ گمراہ ہوئے اور گمراہی میں رہے اب سزا بھگتو، جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسری چیزوں کو شریک ٹھہراتے ہیں اور کفری کرتے ہیں وہ کہتے کہ ہم لوگ رسولوں کے بعض حکموں کو مان سکتے ہیں اور بعض کو نہیں مان سکتے، جبکہ اللہ تعالی کے اور اس کے رسولوں کی سب باتوں کو ماننا اور ان پر چلنا ضروری ہے ایمان کیلئے یہ شرط ہے کہ سب باتوں کو مانا جاوے۔

(٦) ان الذین یکفرون باللّٰہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللّٰہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا ذلک سبیلا۔ اولئک ہم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مہینا۔ سورۃ النساء الایۃ ١٥٠۔١٥١

ترجمہ: اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کو انکار کیا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسولوں کی تمام باتوں کو نہیں مان سکتے بلکہ بعض کو مانیں گے جو ہمارے خلاف نہ ہو اور جو ہمارے منشاء اور مرضی کے خلاف ہوں اس کو نہیں مانیں گے، اللہ تعالی فرماتا ہے یہ لوگ کفر اور ایمان کے

درمیان راستہ نکالنا چاہتے ہیں یہ لوگ پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے واسطے ہم ذلت آمیز عذاب تیار کیا ہے ان کو اس کی سزا بھگتنی ہوگی۔

غرض ایمانِ خالص میں بھی اور رسولوں کی تمام باتوں کو ماننا اور ان پر چلنا پڑتا ہے بعض باتوں کو ماننا اور بعض باتوں کو نہ ماننا یہ کفر کا راستہ ہے کافروں کا راستہ ہے مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ کفر اور کافروں کے راستہ پر نہ چلیں بلکہ خالص اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کرکے چلا کریں اسی سے نجات ملے گی ورنہ نجات نہ ہوگی۔

ایمانداروں کیلئے اللہ تعالی کی ہدایت اور حکم ہے کہ کافروں کے راستہ پر ہرگز نہ چلا کریں، حق تعالی مجدہ فرماتے ہیں:

(٧) یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین۔ بل اللّٰہ مولاکم وہو خیر الناصرین۔ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللّٰہ ما لم ینزل بہ سلطانا ومأواہم النار وبئس مثوی الظالمین۔ سورۃ آل عمران الایۃ ١٤٩۔١٥١

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اگر کافروں کے کہا مانو گے تو وہ تمہیں پھر دیں گے الٹے پاؤں پیچھے پھر جا پڑیں گے تم نقصان میں بلکہ اللہ تعالی تمہارے لئے مددگار ہے اس کی مدد سب سے بہتر ہے اب ڈالیں گے ہم کافروں کے دل میں ہیبت اس واسطے کہ انہوں نے شریک ٹھہرایا اللہ کا جس کیلئے اس نے کوئی سند نہیں اتاری ہے اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ظالموں کا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو حکم دیا ہے کہ کافروں کے کہنے پر نہ چلو نہ ان کے کہا مانو! بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کہا مان کر چلا کرو، وہ تمہارے مددگار اور اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں میں رعب اور ہیبت ڈالدیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسری چیزوں کو شریک ٹھہرالیا ہے جس کی کوئی سند ان کے پاس نہیں ہے ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے یہ لوگ ظالم ہیں ایسے ظالموں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہوتا ہے، تم لوگ ان سے دوستی لگاؤ گے تو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو ان کافروں کا ہے۔

جتنے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں یا اس کی عبادت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہرائیں گے ان سب کو قیامت کے روز جمع کیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا اپنے معبودوں کو میرے سامنے لاؤ مگر ان کے معبود سب غائب ہوں گے ہاں یہ مشرکین جھوٹے دعوی کریں گے ہم مشرک نہ تھے، چنانچہ قرآن کریم کے اندر حق تعالیٰ مجدہ فرماتا ہے۔

(۸) یوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا این شرکائکم الذین کنتم تزعمون۔ ثم لم تکن فتنتھم الا ان قالوا واللّٰہ ربنا ما کنا مشرکین۔ انظر کیف کذبوا علی انفسھم وضل عنھم ما کانوا یفترون۔

سورۃ الانعام الایۃ ۲۲۔۲۴

ترجمہ: جس دن ہم سب کو جمع کریں گے اور ان لوگوں سے کہیں گے
جنھوں نے شرک کیا ہے وہ تمہارے معبودوں کہاں ہیں جس کا تم لوگ
دعوی کرتے تھے پھر ان کے پاس کوئی فریب کا راستہ نہ رہے گا مگر یہی

لوگ کہ قسم ہے خدا کی ہم کہ ہم لوگ شرک کرنے والے نہ تھے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے دیکھ تو ان لوگوں نے کیسے جھوٹ بولے اپنے پر۔

نوٹ: ہمارے زمانہ کے بے شمار لوگ مزاروں کے پاس جا کر اپنی حاجتیں مانگتے ہیں دولت مانگتے ہیں اولاد مانگتے ہیں صحت وعافیت مانگتے ہیں جبکہ کوئی صاحبِ مزار نبی، غوث، قطب، ولی ایسا نہیں ہے کہ وہ کچھ دے سکتے، جس نے کیا ہے اس نے اپنے ایمان کو خراب کیا اور برباد کیا ہے اس پر توبہ اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہوگی ورنہ گناہ میں مبتلی رہیں گے دنیا سے شرک کے گناہوں کے ساتھ جائیں گے اور جس کا انجام دوسرے مشرکوں کی طرح ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اپنے نبی کو کہ آپ کی طرف جو وحی نازل کی جاری ہے اپنے رب کی جانب سے، اس کی پیروری کریں اور تمام مشرکین سے اعراض اور انحراف کریں، اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود ہے سب مخلوق کیلئے اس کی عبادت کیجائے۔

(۹) اتبع ما اوحی الیک من ربک لا الہ الا ھو واعرض عن المشرکین۔

سورۃ الانعام الایۃ ۱۰۶

ترجمہ: تم چل اس پر جو کچھ آوے اور حکم آوے تمہارے رب کی طرف
سے وہی ایک ہی معبود ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے اور تم
اپنا منہ پھیر لے مشرکوں سے۔

وضاحت: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو حکم دیا ہے کہ جو کچھ آپ کی طرف وحی نازل کیجارہی ہے خواہ وحی متلو قرآن ہو یا وحی غیر متلو حدیث ہو صرف اسی کی پیروی

کریں کیونکہ وحی کے تحت جو احکامات آئیں گے وہ سب اللہ کی طرف سے ہے وہی سب کا معبود ہے اسی کے احکام کو ماننا ضروری اور فرض ہے اور جو لوگ غیر اللہ کے شرک میں مبتلا ہیں وہ گمراہ ہیں آپ ان سے منہ پھیرلیں، ان کی طرف نہ دیکھیں، ظاہر بات ہے اللہ تعالی نے جب مشرکین سے چہرہ پھیرلینے کا حکم دیا ہے تو شرک کے گناہ کرنے والوں کیسے رحمت فرمائیں گے یہ لوگ ضالین اور مغضوب علیہم ہوں گے تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب میں مبتلی رہیں گے اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو شرک کے گناہوں سے حفاظت فرماوے اور جہنم کی آگ سے محفوظ فرماوے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالی نے نبیوں کے ذریعہ تمام انسانوں کو بتلادیا ہے کہ شرک کا گناہ بڑا گناہ ہے ناقابل معافی جرم ہے توبہ کئے بغیر کوئی مشرک دنیا سے جائیگا اس کی معافی نہ ہوں گی ہاں مرنے سے قبل اگر توبہ کر کے جائیگا تو اللہ تعالی چاہے گا تو معاف کردیگا۔

دنیا میں جتنے لوگ شرک میں مبتلی ہیں سب کا علم اللہ تعالی کو ہے اللہ تعالی چاہتے کہ کوئی شرک نہ کرے تو اس کی قدرت اللہ کے پاس ہے مگر اللہ تعالی چاہتا ہے کہ شرک کا گناہ بڑا گناہ ہے میں نے تمام نبیوں کے ذریعہ بتادیا ہے پھر بھی اگر کوئی شرک کرتا ہے تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کو دنیا میں چھوٹ دیتا ہے آخرت میں ان سے مواخذہ کیا جائیگا ان کو سزا دیجائے گی۔

(۱۰) قال تعالی و لو شاء اللہ ما اشرکوا وما جعلناك علیھم حفیظا وما انت علیھم بوكیل۔ سورۃ الانعام الایۃ ۱۰۷

ترجمہ وتشریح: اگر اللہ تعالی چاہتے کہ یہ لوگ شرک نہ کریں تو یہ لوگ نہیں کرسکتے اللہ کی قدرت کے مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا، مگر نبیوں کے ذریعہ شرک سے منع کرنے کے باوجود جو لوگ شرک میں مبتلی ہورہے ہیں اللہ تعالی ان کو زبردستی شرک سے واپس لانا نہیں چاہتے بلکہ اللہ تعالی چاہتا ہے یہ لوگ اپنے اختیار سے شرک کو چھوڑ دے اللہ تعالی کی طرف رجوع کرلیں اور جو ایسا نہیں کریگا پھر اللہ تعالی ان کو سزا دینے پر قادر ہے وہ سزا دیں گے کوئی اس کو روک نہیں سکتا، اور اللہ تعالی نبیوں کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں اے نبی ہم نے آپ کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا کہ خواہ مخواہ ان کو مسلمان بنا کرلانا ہے نہ آپ لوگ اس کے ذمہ دار وکیل ہیں۔

آپ لوگ اللہ کے نبی ہیں آپ کے ذمہ دین کی تعلیم وتبلیغ ہے آپ لوگوں نے اگر تعلیمات کا حق ادا کیا ہے تبلیغ کی ذمہ داری پوری کی ہے بس کافی ہے اسلام میں لانا ہدایت دینا یہ اللہ کا کام ہے۔

مشرکین پہلے بھی جھوٹ بولتے رہے قیامت کے روز بھی جھوٹ بولیں گے۔

کہ یہ لوگ دعوی کریں گے کہ اللہ کے ساتھ دنیا میں ہم لوگ شرک نہیں کرتے تھے حالانکہ یہ لوگ قبروں کو سجدہ کرتے تھے قبروں والوں سے حاجت مانگتے تھے اصحابِ قبر کے نام جانوروں کے نذرانے پیش کرتے تھے یہ سب شرک کے گناہ ہیں اگر ان سے توبہ نہ کی تو اللہ تعالی ایسے مشرکوں کو جہنم میں داخل کریں گے، انہیں معاف نہیں فرمائیں گے۔

مشرکین جو شرک اور کفر کرتے ہیں جب ان سے منع کیا جاتا ہے تو یہ لوگ کہتے

ہیں کہ ہمارے باپ دادے ہم اس طرح کر کے آ رہے ہیں یا انہوں نے ہمیں ان چیزوں کو کرنے کا حکم دیا ہے اگر یہ اللہ کی طرف سے نہ ہوتے تو ہمارے باپ دادے کیوں کرتے تھے؟

اس کے جواب میں اللہ تعالی نے قرآن میں آیتیں نازل فرمائی ہیں:

(۱۱) قال تعالی واذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا عليها آبائنا والله امرنا بها قل ان الله لا يامر بالفحشاء اتقولون على الله ما لا تعلمون۔ قل امر ربى بالقسط واقيموا وجوهكم عند كل مسجد وادعوه مخلصين له الدين كما بدأكم تعودون۔ فريقا هدى وفريقا حق عليهم الضلالة انهم اتخذوا الشياطين اولياء من دون الله ويحسبون انهم مهتدون۔ سورة الاعراف الاية ۲۸۔۳۰

ترجمہ: یہ مشرک لوگ جب کوئی برے کام کرتے تو کہتے ہیں ہم نے ہمارے باپ دادے کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے تو آپ ان سے کہدے کہ اللہ تعالی برے اور گناہ کاموں کا حکم نہیں کرتے تم لوگ اپنے ذمہ داریوں کا بوجھ اللہ تعالی پر کیوں ڈالتے ہو حالانکہ تم لوگوں کو ان باتوں کا کوئی علم نہیں ہے، اللہ تعالی تو عدل وانصاف اور نیک کاموں کا حکم کرتا ہے، اور نمازوں میں اپنے چہرہ کو قبلہ رخ کرنے کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالی کی عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے، اور اللہ تعالی فرماں بردار بن جانے کا حکم دیتا ہے، جس طرح اس نے پہلے دفعہ تم کو پیدا کیا ہے اس طرح دوبارہ زندہ کریگا، اللہ کے کہنے پر کچھ لوگ ہدایت پر چلتے

رہے اگر چہ وہ تھوڑے ہیں اور دوسرا فرقہ گمراہ ہوئے ان کا گمراہ ہونا اللہ تعالی کی طرف سے مقرر ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے اپنے اختیار سے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو دوست بنایا ہے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ لوگ ہدایت پر ہیں۔

غرض یہ کہ بندوں میں دو فریق ہیں ایک فریق اللہ تعالی کو ذات وصفات کے ساتھ یکتا مانتے ہیں اور عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ تعالی کو جانتے ہیں اور نبی کی تعلیمات کو مانتے ہوئے ان کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ فریق تو جنتی ہیں ان کیلئے نجات ہوگی۔

دوسرا فریق اللہ کی ذات وصفات کو زبانی یکتا مانتے ہیں عملاً یکتا نہیں مانتے غیر اللہ کیلئے خدائی اختیارات مانتے ہیں چنانچہ یہ لوگ غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں اولادیں مانگتے ہیں صحت وعافیت مانگتے ہیں رزق اور دولت مانگتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ لوگ خدائی اختیارات غیر اللہ کیلئے مانتے ہیں یہ تو شرک ہے کفر ہے۔

اسی طرح یہ فریق قبروں کو سجدہ کرتے ہیں ان کے مزاروں کے نام نذرانے پیش کرتے ہیں یہ بھی شرک ہے غیر اللہ کے سجدے بھی شرک اور کفر ہے اور ان کے نام نذرانے پیش کرنا بھی شرک ہے ان سب گناہوں سے جبتک توبہ نہ کریں گے تو ان کو نجات نہیں ملے گی، ہاں ان برے کاموں سے توبہ کرنے کے بعد اللہ تعالی معاف فرما دیں گے ان الله يحب التوابين ويغفرهم۔

اللہ تعالی نے تمام نبیوں کوحکم دیا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کریں اوراللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں ورنہ ان کے سب اعمال بھی باطل ہوجائیں گے۔

(۱۲) قال تعالی قل انما امرت ان اعبد اللّٰہ ولا اشرك به اليه ادعو واليه مآب وكذالك انزلناه حكما عربيا ولئن اتبعت اهوائهم بعد ما جائك من العلم ما لك من اللّٰه من ولى ولا واق۔ سورة الرعد الاية ٣٦۔٣٧

ترجمہ: آپ ان مشرکین کو کہدیں کہ مجھ کوحکم ہوا ہے کہ بندگی کروں اللہ کی اورشریک نہ ٹھہراؤں کسی کواس کا اس کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں اوراسی کی طرف میرا ٹھکانہ ہے،اسی طرح اتارا ہم نے یہ کلام حکم عربی زبان میں آپ اگران کی خواہش کے موافق چلیں اس علم کے بعد جو میری طرف سے تم کو پہنچ چکا ہے تو کوئی نہیں ہوگا تیرا حمایتی اورآپ کو بچانے والا۔

تشریح: آیت میں بتایا گیا ہے کہ اے محمد ﷺ آپ لوگوں میں یہ اعلان کردیں کہ کوئی راضی ہو یا ناراض مجھے توخدائے تعالی وحدہ لاشریک لہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ اسی کی عبادت کروں اوراسی کی طرف لوگوں کو بلاؤں اور بلاتا ہوں جس پر سب انبیاء ورسول اورساری ملّت مان کے آئے ہیں میں خوب جانتا ہوں کہ میرا انجام اس کے ہاتھ میں ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وہی میرا ٹھکانہ ہے اور مجھے اللہ تعالی غالب کریگا اورمخالفین کومغلوب کریگا لہذا کسی کا انکار اورمخالفت کا مجھے کچھ پروا نہیں ہے، جیسے اس سے قبل دوسری کتابیں نازل کی گئی ہیں اس طرح آپ پرقرآن

کریم عربی زبان میں اتارا ہے اس میں اللہ تعالی کے احکامات ہیں جن کے ذریعہ حق وباطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے اصول موجود ہیں زبان کے اعتبار سے بہترین اورامّ الالسنۃ ہے اورمعانی واحکام کے اعتبار سے سب سے جامع ومانع اصول اس میں موجود ہیں اس کے باوجود آپ اگران کافراورمشرکین یا کسی اور کی پیروی کریں گے جب کہ ان کا باطل ہونے کا علم تمہارے پاس آچکا ہے اورتمہارا حق پر ہونا وحی سے تمہیں معلوم ہو چکا ہے پھرتم کواللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا نہ کوئی حمایتی اور نصرت کرنے والا دوست ہوگا۔

مسئلہ: آیت کی تشریح سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کواللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اوراللہ کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہرائیں ان ہدایت کے باوجود کوئی نبی بالفرض اگرکافروں اورمشرکین کی باتوں میں آکر اگراللہ تعالی کی نافرمانی کریگا تو اللہ تعالی کا عذاب سے ان کو بچانے والا کوئی نہ ہوگا مگراللہ تعالی کے یہاں طی ہے کہ کوئی نبی کبھی شرک میں مبتلا نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگرشرک کی وجہ سے نبیوں کا یہی حال ہے تو امتی کا کیا حال ہوگا جبکہ امتی کیلئے فرض ہے کہ نبی کی اطاعت کرے اوراللہ کے حکموں کو مان کرچلیں۔

اس واسطے ہماری گذارش ہے کہ جولوگ شرک میں مبتلی ہیں وہ توبہ کرلیں زندگی میں اگرتوبہ نہ کی پھرعذاب الہی میں گرفتار ہوگا اس سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا سارے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام شرک کرنے والوں سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے تو کون

سفارش کریگا اللہ تعالی ان کو غضب کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

نبی الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ نے صاف اعلان کیا ہے کہ جو اللہ تعالی سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ نیک اعمال اختیار کریں اور اللہ کے ساتھ کسی غیر اللہ کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

(١٣) قال تعالی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملًا صالحًا ولا یشرك بعبادة ربه احدا۔ سورة الکھف الایة ١١٠

ترجمہ: اے نبی آپ لوگوں کو کہہ دیں کہ میں ایک آدمی ہوں آدم زاد ہوں جن یا فرشتہ یا اور کوئی مخلوق نہیں ہوں تمہارے اور میرے درمیان فرق ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں اس وجہ سے میرے پاس وحی آتی ہے اللہ کے احکام آتے ہیں اور ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی آیا ہے کہ تمہارے سب کا معبود ایک ہے پھر جس کو اللہ اور اپنے رب سے ملنے کی امید ہوگی وہ نیک اعمال اختیار کرے اور اللہ کے ساتھ کسی کو رشریک نہ کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو۔

خلاصہ یہ کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہہ دیا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے یہ اعلان کردیں کہ میں آدمی ہوں تمہارے جیسے مگر نبی ہونے کی وجہ سے میرے میں وحی آتی ہے اور وحی کے ذریعہ دین کے سب اصول توحید ورسالت اور احکامات بیان کردیتے ہیں اور میں لوگوں کو ان اصولوں اور فروعات اور احکامات کی دعوت لوگوں کو دیتا ہوں

لہذا جو اللہ کی ذات وصفات پر یقین رکھتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کے حکموں کو مانیں اور ان پر عمل کریں اس کی مخالفت نہ کریں خاص کر اس کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرائیں جو کچھ مانگیں اللہ سے مانگیں جو کچھ طلب کریں اللہ تعالی ہی سے طلب کریں، کسی پیر و بزرگ اور مزاروں میں جاکر ان سے مدد طلب نہ کریں کیونکہ یہ سب شرک کے گناہ ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام پکے موحد تھے مشرک نہ تھے بلکہ شرک کے سخت خلاف تھے۔

چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالی موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو نقل فرماتے ہیں۔

(١٤) ویا قوم مالی ادعوکم الی النجوات وتدعوننی الی النار۔ تدعوننی لاکفر باللّٰہ واشرك به ما لیس لی به علم وانا ادعوکم الی العزیز الغفار۔ لا جرم انما تدعوننی الیه لیس له دعوة فی الدنیا ولا فی الاخرة وان مردنا الی اللّٰه وان المسرفین هم اصحاب النار۔ سورة الغافر الایة ٤١۔٤٣

ترجمہ: اے قوم مجھ کو کیا ہوا کہ میں تو تمکو بلاتا ہوں نجات کی طرف اور تم مجھے بلاتے ہو ہلاکت اور آگ کی طرف کیا میں منکر ہو جاؤں اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں اس کا جس کا مجھے کچھ خبر نہیں ہے جبکہ تم کو بلاتا ہوں اس زبردست ذات اور ہستی کی طرف جو گنہگاروں کے گناہوں کو بخشش کرتا ہے، یقیناً جان لو تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو اس کا بلاوا دنیا میں آخرت میں کہیں کام نہیں دیگا۔

خلاصہ یہ کہ میں بحیثیت رسول کے اللہ کی طرف سے تم کو جہنم کے عذاب سے

نجات کی طرف بلاتا ہوں اورتم لوگ بدون کسی علم کے اور بدون کسی دلیل کے مجھے بلاتا ہو، ہلاکت اور آگ کی طرف ، کیونکہ اللہ تعالی کے ساتھ کفر وشرک کرنا موجب ہلاکت اورموجب عذاب جہنم ہے اوراس کے ساتھ کسی چیز کوشریک ٹھہرانا بھی موجب ہلاکت وموجب عذاب جہنم ہے جب کہ میں جس خدا کی طرف بلاتا ہوں وہ زبردست قوت والا اور غالب ہستی ہے جوکہ گنہگاروں کوبخشش کرنے والا ہے اس کے سوا جتنی دعوت وبلاؤ ہیں سب باطل اورغلط ہیں کیونکہ ہم سب کوتو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور اسی کے پاس لوٹنا ہے، ظاہر ہے جولوگ اللہ ورسول کے خلاف شرک اور کفرکر کے دنیا سے جائیں گےان کا ٹھکانہ جہنم کے سوااور کیا ہوگا؟

حضرت محمد ﷺ کی توحیداورشرک سے بیزاری کاحال دیکھئےعبرت حاصل کیجئے۔

(۱۵) قال تعالی قل انما ادعو ربی ولا اشرك به احدا۔ قل انی لا املك لكم ضرًّا ولا رشدا۔ قل انی لن يجيرنی من اللّٰه احد ولن اجد من دونه ملتحدا۔ الا بلاغا من اللّٰه ورسالاته ومن يعص اللّٰه ورسوله فان له نار جهنم خالدين فيها ابدا۔ سورة الجن الاية ۲۰۔۲۳

ترجمہ:اےمحمد ﷺ آپ ان سے کہدیں میں توپکارتا ہوں اپنے رب کواورمیرے اختیار میں نہیں ہے تمہیں ضرر سے بچانا یاتمہیں ہدایت پر لانا،اورآپ ان کو یہ بھی کہدیں کہ مجھ کواللہ تعالی سے بچانے والااس کے

سواءاس کے دوسرا کوئی نہیں ہے نہ دوسراپاؤنگا، جبکہ میں شرک کر کے جاؤں، اس لئے مجھےتو ہرحال میں اللہ کی طرف سے ہےاس کا پیغام پس جوجواللہ کی نافرمانی کریگااوررسول کی مخالفت کریگاتواس کیلئے جہنم کی آگ ہوگی جس میں وہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالی کے یہاں رسولوں اورنبیوں کے بڑے درجات ہیں سب کے سب موحد تھےکوئی رسول اور نبی شرک کرنے والے نہ تھے بلکہ سب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے سب شرک کےخلاف تعلیم وتبلیغ کرتے تھے۔

وہ سب شرک اورکفر سے اتنے خائف تھے کہ اگرشرک کا گناہ ہوگیا تو ہمارے لئے کوئی مددگارنہیں ہوگی ، جب اللہ کے جلیل القدر نبی کا یہی حال ہےتو غیرنبی کا کیا حال ہوگا وہ اگرشرک اورکفرکریگااس کاٹھکانہ کہاں ہوگااس کی حمایتی کون بنے گا اللہ کےسواء قیامت کےروز پناہ دینے والاکون ہوگا؟

اس واسطے تمام امتی بھائیوں سے درخواست کیجاتی ہے کہ درگاہوں میں اور مزارات میں جاکراپنے ایمان کوبربادمت کیا کرو، غیراللہ سے حاجت مت مانگو،اولاد مت مانگو، مال ودولت مت مانگو،صحت وعافیت مت مانگووغیرہ وغیرہ۔

ان کے ناموں پرنذرونیازمت دو، جانوروں کی قربانی مت کرو، یہ سب شرک اور کفرکے گناہ ہیں علماءحقانی وربانی سےشرعی احکام معلوم کرکےشرک اورگناہ اورکفرکے اقسام کومعلوم کرکے دین وشریعت پرزندگی گذارنے کی کوشش کرو، دنیادار پیٹ پجاری

علماء سے احکام مت پوچھو، یہ لوگ جاہل ہیں عالم نہیں یہ لوگ خود گمراہ ہیں اور آپ کو بھی گمراہ کریں گے۔

شرک اور کفر کے گناہوں میں ماں وباپ اور رشتہ داروں اور برادری کے لوگوں کی اطاعت اور موافقت نہیں کرنی ہے

بلکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہے خواہ سب ناراض ہوجائیں سب بگڑ جائیں، اسی میں نجات ہوگی آخرت میں کامیابی ہوگی ورنہ عذاب جہنم کیلئے تیار رہنا ہے اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو عذاب جہنم سے پناہ میں رکھے اور سب کی حفاظت فرماوے۔

(۱۶) ووصینا الانسان بوالدیه حسنا وان جاھداك لتشرك بی ما لیس لك به علم فلا تطعھما الی مرجعكم فانبئكم بما كنتم تعملون۔ والذین آمنوا وعملوا الصالحات لندخلنھم فی الصالحین۔ سورة العنكبوت الاية ۸۔۹

ترجمہ: ہم نے تاکیدی حکم دیا انسان کو کہ اپنے ماں وباپ سے بھلائی کا سلوک کرتے رہنا اور اگر تمہیں زور کریں کہ تم میرا شریک ٹھہراؤ کسی چیز کو جس کا تمہیں کوئی دلیل معلوم نہیں تو اس صورت میں ماں وباپ کا کہنا مت مانا کرو۔ تمہیں اور ان کو میرے پاس آنا ہے تمہارے دونوں کے درمیان فیصلہ میں کرونگا اور تمہیں اپنے کئے ہوئے کا نفع اور ضرر سب

بتادونگا اور اور جو لوگ ایمان لائیں اور عمل صالح اختیار کریں تو ان کو صالحین کی جماعت میں شامل کریں گے، یعنی نیک لوگوں میں شامل کریں گے

والدین کی اطاعت بہت ضروری اور فرض کے درجہ میں ہے مگر یہی والدین اگر اللہ کی نافرمانی کا حکم دیویں شرک کرنے کو کہیں تو ایسی صورت میں ان کی اطاعت نہ کیجائے گی اسی طرح کوئی بڑا رشتہ دار یا سماجی وبرادری کے لوگ یا جماعت دوست شرک گناہ کرنے پر اصرار کریں تو کسی صورت میں شرک اور کفر کا گناہ کرنا جائز نہیں اللہ ورسول کی نافرمانی کرنا جائز نہیں بلکہ ہر صورت میں اللہ ورسول کی اطاعت ضروری ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ماں وباپ کے کہنے پر اللہ ورسول کے خلاف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

جو اچھے اور نیک ماں وباپ ہوتے ہیں وہ اپنی اولاد کو وصیت اور ہدایت دیکر دنیا سے جاتے ہیں کہ ہمارے بعد اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ یہ بہت بڑا بھاری ظلم ہے۔

چنانچہ لقمان حکیم رحمہ اللہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی کہ اے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہرانا

قال تعالی۔ واذ قال لقمان لابنه وھو یعظه یا بنی لا تشرك باللّٰه ان الشرك لظلم عظیم۔ ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه وھنا علی وھن وفصاله فی عامین ان اشكر لی ولوالدیك الی المصیر۔ وان جاھداك علی

ان تشرك بی ما ليس لك به علم فلا تطعهما و صاحبهما فی الدنيا معروفا
واتبع سبيل من اناب الی ثم الی مرجعكم فانبئكم بما كنتم تعملون۔ سورة
لقمان الاية ١٣۔١٥

ترجمہ: جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جس وقت ان کو سمجھانے لگے اے بیٹے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بنانا، بلاشک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرانا بھاری ظلم اور ناانصافی ہے اور ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیدیا ہے لقمان حکیم اللہ کے نیک اور مقبول بندوں میں سے تھے اس واسطے انہوں نے اپنی اولاد کو شرک کے بارے میں وصیت اور نصیحت فرما کر دنیا سے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنے نیک بندے کی نصیحت پسند آئی اس لئے قرآن حکیم کے اندر اس کو بیان کیا ہے تاکہ دوسرے انسان بھی قیامت تک کیلئے اس عبرت حاصل کر سکے، اور دنیا سے جانے وقت اپنے بیٹے اور بیٹوں کو وصیت اور نصیحت کر کے جاویں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو رزق دیتا ہے ہر ایک کو اس کے مناسب رزق دیتا ہے مگر بندہ کو رزق کی کمی محسوس ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ رزق میں وسعت کی دعا کرے، لیکن اللہ تعالیٰ سے رزق کی دعا کرنے کی جگہ اگر کسی پیر و مرشد یا کسی صاحب قبر اور صاحب مزار سے رزق بڑھانے کی درخواست دعا کی تو یہ شرک کا گناہ ہوا نا قابل معافی جرم ہے۔

مسئلہ: اسی طرح کسی کو اولاد نہیں ہے یا اولاد نہیں ہو رہی ہے، اس کیلئے پیر و مرشد یا کسی صاحب قبر اور صاحب مزار سے اولاد طلب کرنا یہ بھی شرک کا گناہ ہے اولاد دینے

والا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اولاد کی خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ سے چاہا جاوے اس کے پاس دعا کیجاوے۔

مسئلہ: اسی طرح بیماری اور صحت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے صحت کیلئے اللہ تعالیٰ کو کہا جاوے اور بیماری کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے کہا جاوے چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے مگر ڈکٹروں کے پاس علاج کیلئے نہیں جا رہے ہیں دوسرے صحابہؓ کرام نے کہا آپ طبیبوں سے رجوع کرتے علاج کرتے یہ مناسب نہ تھا یہ تو سنت رسول ہے اس مریض صحابی نے عرض کیا مجھے تو بڑے طبیب یعنی اللہ نے بیماری دی ہے اگر وہ بیماری کو دور نہ کریگا تو دوسرے چھوٹے ڈاکٹر لوگ کیا کریں گے۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ ہر طرح کی نعمتوں کے مالک و خالق ہے جس کیلئے مناسب سمجھیں وہ اس کو کوئی نعمت دیدیتا ہے اس میں اس کا کچھ کمال نہیں ہے دوسرا آدمی چاہتا ہے اس کو بھی وہی نعمت مل جاوے تو اللہ تعالیٰ سے چاہا جا سکتا ہے مثلاً ایک آدمی کے پاس اولادیں ہیں اور سب خوبصورت ہیں اور عقلمند اور ذہین ہیں یہ خداداد نعمتیں اس میں صاحب اولاد کے کچھ کمال نہیں ہے اس واسطے جو اس طرح خوبصورت اور ذہین اولاد چاہتا ہے تو خزانے کے مالک اللہ سے چاہے گا پیر بزرگوں سے اولادوں کی درخواست کرنا یہ شرک ہے ہاں زندہ پیر و مرشد سے یہ درخواست کیجا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک اولاد دیدے مگر پیر و مرشد سے یہ کہنا آپ کوئی اولاد دیں یا کسی صاحب قبر اور مزار سے کہنا کہ کوئی اولاد دیں تو یہ شرک کا گناہ ہے نا قابل معافی جرم ہے فوراً توبہ کرلیں مرنے سے پہلے اگر توبہ نہ کی اور مر گئے تو جہنم کی

آگ میں جانے کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو شرک کے گناہوں سے بچاوے۔

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی آسانی کیلئے نیک اعمال اور بداعمال ایک فہرست لکھدی ہے تاکہ بندے ان کو پڑھکر جان کر نیک اعمال کو اختیار کریں اور برا اعمال سے اپنے آپ کو بچاسکے۔

(۱۷) قال تعالی۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم، ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ولا تقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق، ذالکم وصاکم بہ لعلکم تعقلون۔ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعھا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی، وبعھد اللّٰہ اوفوا ذالکم وصاکم بہ لعلکم تذکرون۔ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون۔ سورۃ الانعام الایۃ ۱۵۱۔۱۵۳

ترجمہ: آپ لوگوں سے کہدیں کہ تم لوگ آؤ تا کہ میں تم کو سنادوں جو اللہ تعالی نے ۱۔تمہارے لئے حرام کیا ہے اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا یہ تمہارے واسطے ناجائز وحرام ہے، اللہ تعالی نے حکم دیا ہے ۲۔ یہ ماں وباپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا ۳۔ان سے برائی کا معاملہ کرنا

ناجائز وحرام ہے، ۴۔اور تم اپنی اولادوں کو فقر اور محتاجی کی بناء پر قتل مت کرنا کیونکہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو رزق وہی دیتا ہے، ۵۔ اور اللہ تعالی نے تمام بے حیائی خواہ ظاہری بے حیائی ہو یا خفیہ بے حیائی ہو سب سے منع کیا ہے جس طرح بے حیائی دن کو حرام ہے، رات کو بھی حرام ہے ظاہرًا جیسے حرام ہے خفیۃً بھی حرام ہے سب سے اجتناب ضروری ہے، ۶۔اور اللہ تعالی ناحق کسی نفس انسانی کو قتل کرنے سے منع کیا ہے ناحق کسی کو قتل مت کیا کرو، ہاں جس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے ۱۔اس ناحق قتل کرنے والا کو قتل کرنا قصاصًا یہ حق ہے جائز ہے، ۲۔یا جس نے زمین میں فساد مچا کر رکھا ہے چوری قتل ڈکیتی کے ذریعہ لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے ایسے فسادی کو حکومت کی اجازت سے یا خفیۃً قتل کردینا جائز ہے یہ حق کا قتل ہے، یا جس نے شادی کی پھر بھی اس نے زنا کیا ہے تو اس کو بھی قتل کیا جائیگا اس کا قتل جائز قتل ہے جبکہ حکومت کی اجازت سے ہو، اللہ تعالی ان احکام مذکورہ پر عمل کرنے کیلئے تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے، تاکہ تم لوگ ہر حال میں ان کو یاد رکھو اور اس کے مطابق عمل کرسکو، ۷۔اللہ تعالی نے نابالغ یتیم ومسکین کے مال کھانے سے منع کیا ہے بلکہ حکم دیا ہے کہ اس کے قریب بھی مت جاؤ، ہاں اگر کوئی نابالغ یتیم کا بچہ یا بچی تمہاری پرورش میں ہے تو اس کا انتظام کرسکتے ہیں لیکن ۹۔جب وہ بالغ اور عقلمند ہوجاوے تو اس کا مال اس کو دینا ضروری ہے اس کا مال اس کو واپس کردو، ۱۰۔اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ ناپ وتول میں عدل وانصاف کو برقرار رکھو، ۱۱۔اور کسی قسم کی کمی وپیشی مت کرو، نہ دیتے

وقت کم دو اور لیتے وقت زیادہ لے لو بلکہ برابر دیا کرو اور برابر لیا کرو، اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس سے انسان کو تکلیف ہو وہ پریشان ہو، ۱۲۔اور جب لوگوں کے درمیان بات ہو تو مناسب اور عدل وانصاف کا خیال کر کے بات کرو خلاف عدل وانصاف بات مت کیا کرو، خواہ جس کے حق میں بات کیجا رہے وہ تمہارے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، یا پارٹی کے لوگ ہو، ۱۳۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد کیا ہے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرو، کیونکہ اپنے عہد کو اگر پورا نہیں کرتے ہو تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوگا، کہ کیوں عہد پورا نہیں کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ان امور کے بارے میں پھر تاکیدی حکم دیتا ہے تاکہ ۱۴۔ان حکموں کو ہلکا مت سمجھو، بلکہ ان کو ضروری اور لازمی احکام سمجھ کر ادا کرو، ۱۵۔اور اس کو دین کا حکم سمجھو، جس دین کے یہ احکام ہیں وہ ہمارا دین ہے وہ ہمارا راستہ ہے اسی پر چلا کرو، ۱۶۔پھر اللہ تعالیٰ تم کو تاکیدی حکم دیتا ہے تاکہ تم لوگ تقوی کا راستہ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

دیکھئے ان مذکورہ آیتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کتنے احکام کو بیان کیا ہے سب کا ماننا اور ان کو ماننا اور ان پر عمل کرنا تمام مسلمانوں کے ذمہ ضروری اور فرض ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ پہلا حکم بیان کیا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ یہ بہت بڑا بھاری ظلم ہے اس طرح کی بے شمار آیات میں شرک سے منع کیا گیا ہے اس واسطے کہ شرک کا گناہ ایمان کے درخت کو کاٹ دیتا ہے اس کے بعد ایمان رہتا نہیں۔

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ کچھ احکام بیان کرتے ہیں پھر اس میں بھی شرک کے گناہ کو

اہمیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔

(۱۸) قال تعالیٰ۔ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا باللّٰہ ما لم ینزل بہ سلطانا وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون۔ سورۃ الاعراف الآیۃ ۳۳

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بے شک ہر قسم کی ۱۔بے حیائی کو حرام کیا ہے خواہ کھلی ہو یا خفیہ کے طور پر ہو ۲۔اور ہر قسم کے گناہوں کو حرام کیا ہے ۳۔اور ناحق ظلم وزیادتی کو بھی حرام کیا ہے ۴۔اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراوے اس کو بھی منع کیا ہے جس شرک کے واسطے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمایا ہے نہ ہی تمہارے پاس اس کی کچھ سند ہے، ۵۔اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے خلاف باتیں مت کہو جو اس کے شایان شان کے خلاف ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء کو ذکر کر کے ان کو حرام کیا ہے اور ان میں شرک کے گناہ کو بھی ذکر کیا ہے اور زوردار طریقہ سے اس سے منع کیا ہے مگر مشرک لوگ تو کفر کی وجہ سے اس میں مبتلی ہیں مگر بعض مسلمان بھی اسلام کے نام پر شرک کے گناہوں میں لگے ہوئے ہیں جیسے مزار والے قبر والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ذریعہ اعلان کروا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے معبودوں کی عبادت کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی ہے کیا تم لوگ اس کی گواہی دیتے ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی آپ اعلان کر دے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی معبود کیلئے گواہی نہیں دیتا میں تو ایک ہی اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کی گواہی دیتا ہوں اور میں تمہارے شریک ٹھہرائے ہوئے معبودوں سے بے زار ہوں۔

(۱۹) قال تعالیٰ ائنکم لتشهدون ان مع الله ألهة اخرى قل لا اشهد قل انما هو اله واحد وانني بريء مما تشركون۔ الذين آتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابنائهم الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون۔ سورة الانعام الاية ۱۹۔۲۰

ترجمہ: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں آپ کہہ دیں میں گواہی نہیں دونگا اور آپ یہ بھی کہہ دیں کہ معبود تو صرف ایک اللہ ہے تمہارے شریک ٹھہرائے ہوئے معبودوں سے میں بے زار ہوں، اور جن لوگوں کو میں نے پہلے آسمانی کتاب دی تھی وہ تو میرے رسول کے واسطے جانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں مگر جس کی قسمت خراب ہے وہ اپنے نفسوں پر ظلم کر رہے ہیں اور وہ ایمان اور یقین نہیں لائیں گے۔

نفع ونقصان کے مالک اللہ تعالیٰ ہے اگر کسی کو نفع پہنچانا چاہے وہی پہنچائیگا اور اگر نقصان کرنا چاہے وہی نقصان پہنچائیگا، اللہ اگر نفع پہنچانا چاہے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، اور اللہ اگر نقصان کرنا چاہے دوسرا کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔

لہذا جو نفع ونقصان کے حقیقی مالک ہے اسی سے رجوع کرنا بندہ کیلئے ضروری ہے غیر اللہ جو کسی چیز کا مالک نہیں ہے اس کی طرف رجوع کرنا بہت بہت بڑی حماقت اور جہالت ہے۔

(۲۰) قال تعالى وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان

يمسسك بخير فهو على كل شيء قدير۔ سورة الانعام لاية ۱۷

ترجمہ: اور اللہ اگر آپ کو ضرر پہنچانا چاہے تو اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا اور اگر اللہ کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے تو بھلائی پہنچانے میں کوئی مانع نہیں ہوگا، وہ ہر حال میں بھلائی پہنچا کر رہیگا کوئی منع پر قادر نہیں ہے۔

لہذا انسان کو چاہئے جو ہر چیز پر قادر ہے اسی کی بندگی کرے کوئی چیز مانگیں تو اسی سے مانگیں دوسرے کسی سے نہ مانگیں۔

غرض مذکورہ بالا آیتوں سے صاف ظاہر ہوا کہ بندہ کیلئے کسی حال میں شرک اور کفر کا گناہ جائز نہیں ہے اگر شرک اور کفر کا گناہ ہوگیا ہے تو بلا تاخیر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے معافی مانگے مرنے سے پہلے اگر معافی نہ مانگی تو مرنے کے بعد شرک اور کفر کا گناہ معاف نہیں کیا جائیگا اس کی وجہ سے جہنم میں جانا پڑیگا۔

(۲۱) قال تعالى۔ ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذالك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا۔ سورة النساء الاية ۱۱۶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس کو جو اسکا شریک کرے کسی چیز کو اور بخشتا ہے اس کے سواء جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا وہ بہک کر بہت دور جا کر گریگا، گمراہ ہوگا۔

یعنی جس نے اللہ کا کسی چیز کو شریک ٹھہرایا وہ دین سے منحرف ہوگیا اللہ کے سواء دوسرے کو معبود بنالیا ہے وہ پورا شیطان کا مرید اور شیطان کا بندہ بن گیا ہے وہاں سے واپس ہونا اس کیلئے مشکل ہے، مگر یہ کہ اللہ چاہے، اللہ تعالیٰ اس کو واپس لانا کیونکر

چاہے گا وہ تو اللہ کے بندے کی جگہ شیطان کا بندہ بن گیا ہے ایسے بندوں کی طرف اللہ تعالی اپنی رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور نہ ایسے لوگوں کو بخشتے ہیں جس نے شرک کا گناہ نہیں کیا دوسرے کبیرہ گناہ کیا ہے تو اللہ تعالی چاہے گا توبہ کے ساتھ، ندامت کے بعد معاف کر دیگا، یا تو شرک کا گناہ نادانستہ طور پر کر لیا تھا مگر جب معلوم ہوا کہ شرک کا گناہ بڑا اور بھاری ظلم ہے اس وجہ اس نے تعالی سے زندگی میں معافی مانگ لی ہے ندامت کا اظہار کیا ہے اور مرتے وقت ایمان ویقین کے ساتھ گیا ہے تو اللہ تعالی چاہے گا دوسرے گناہوں کو معاف کر دیگا۔

غرض شرک کا گناہ لیکر کوئی دنیا سے جائیگا تو مشرک اور کفر کی وجہ سے وہ بے ایمان ہو کر مریگا اس کی معافی نہ ہوگی وہ جہنم میں جائیگا اس کو سزا بھگتنی ہوگی۔

نصاری اور یہود دونوں مشرک ہیں اگر دین نصرانیت اور یہودیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو کر دنیا سے جائیگا تو نجات ہوگی ورنہ ان کو بھی اہل کتاب ہونے کے باوجود نجات نہ ہوگی۔

قرآن کریم کے اندر اللہ تعالی فرماتے ہیں:

(۲۲) لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰه هو المسیح بن مریم وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللّٰه ربی وربکم انه من یشرك باللّٰه فقد حرم اللّٰه علیه الجنة ومأواهم النار وما للظالمین من انصار۔ ولقد کفر الذین قالوا ان اللّٰه ثالث ثلاثة وما من اله الا اله واحد وان لم ینتهوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منهم عذاب الیم۔ افلا یتوبون الی اللّٰه ویستغفرونه واللّٰه غفور

رحیم۔ ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یاکلان الطعام انظر کیف نبین لهم الآیات ثم انظر انی یؤفکون۔ سورة المائدة الایة ۷۲۔۷۵

ترجمہ: بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہے جبکہ مسیح علیہ السلام ان سے کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اس واسطے کہ جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے تو اللہ تعالی نے اس پر حرام کر دیا ہے اس پر جنت کو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے کوئی ایسے گنہگاروں کی مدد نہ کریگا،۲۔اور جن نصاری نے کہا ہے کہ اللہ تعالی تین خداؤں میں سے ایک ہے یعنی ا۔عیسی بن مریم پہلا ۲۔اور مریم دوسرا خدا ۳۔اور سب کو بنانے والا تیسرا خدا ہے جبکہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں ہے وہ تو ایک ہی خدا ہے، یہ نصاری کے لوگ اس قسم کی غضبناک باتوں سے باز نہیں آئیں گے تو ان کفر اور شرک پر قائم رہنے والوں کیلئے دردناک عذاب ہوگا، کیونکہ یہ لوگ اتنے بڑے بھاری جرم اور گناہ کے باوجود اللہ سے توبہ نہیں کرتے اور اپنے گناہوں کو نہیں بخشواتے حالانکہ اللہ تعالی توبہ کرنے والوں کو بخشش کرنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے حضرت مسیح یعنی علیہ السلام خدا نہیں ہے وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے بندہ ہے، جیسے اللہ نے اس سے قبل بھی رسول کو اپنے بندوں میں سے بھیجا ہے ان کی ماں جیسے خدا نہیں ہے تو عیسی علیہ السلام کی ماں بھی خدا نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالی کی نیک بندی اور ولیہ عورت تھی، اور یہ ماں اور بیٹے مریم اور عیسی علیہ السلام دونوں کھانا کھاتے اور پانی پیتے اور دوسری

اشیاء کھاتے خدا تو کھاتے پیتے نہیں ہے۔

دیکھو ہم کیسے کھل کر اللہ اور بندہ کے درمیانی فرق بیان کیا ہے اگر نصاری لوگ الٹے پاؤں کس طرف جارہے ہیں۔

غرض نصاری اور یہود اہل کتاب ہونے کے باوجود جب تک اسلام میں داخل نہیں ہوتے تب تک جنت میں نہیں جاسکیں گے، کیونکہ نبی علیہ السلام کی بعثت کے بعد دینِ حق صرف دین اسلام ہے اسی کو اللہ تعالی نے تمام مسلمانوں کیلئے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کیلئے پسند کیا ہے اللہ تعالی نے اعلان فرمادیا ہے کہ اسلام میں داخل ہوئے بغیر کوئی مرکر میرے پاس نہ آوے بلکہ مسلمان بن کر آوے تو نجات ملے گی، ورنہ نجات نہ ملے گی، حالانکہ ان یہود ونصاری کو اسلام کی طرف بلایا گیا ہے ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دی گئی اور وہ پھر بھی اپنے عالموں کو اور درویشوں کو خدا کے شریک ٹھہرایا مسیح بن مریم جو اللہ کے رسول اور بندہ تھا ان کو اللہ کا شریک ٹھہرایا۔

قال تعالی ۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله والمسيح بن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله الا هو سبحانه عما يشركون۔ سورة التوبة الاية ٣١

ترجمہ: انہوں نے اپنے عالموں کو، درویشوں کو خدا ٹھہرایا اللہ کو چھوڑ کر مسیح بن مریم کو بھی جب کہ ان کو اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ بندگی کرے صرف اللہ کی کسی اور چیز کی بندگی نہ کرے اللہ کی ذات پاک ہے ہر قسم اور ہر طرح کے شریک ٹھہرانے سے وہ شرک کو کیسے برداشت کریں گے۔

اللہ تعالی نے شرک اور کفر کے گناہ بہت بڑی بھیانک حالت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ جس نے شرک او کفر کا گناہ کیا ہے گویا وہ آسمان سے گر پڑے ہیں پھر اچھکتے ہیں اس کو مردار خور پرندے یا طوفانی ہوا اس کو اڑا کر لے جاتے ہیں کسی دور ودراز جگہ ہیں پھینکدیتی ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق۔ ذلك ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب۔ سورة الحج الاية ٣١۔٣٢

ترجمہ: اللہ تعالی نے اس آیت سے قبل بیان کیا ہے کہ ا۔ تمام گناہوں سے بچو، ۲۔ خاص بت پرستی، ۳۔ اور تمام شرک سے بچو، ۴۔ جھوٹ سے بچو، ۵۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے ایک طرف ہوکر ۶۔ شرک سے خاص کر کے بچکر رہو اس واسطے کہ جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے تو گویا وہ آسمان سے زمین میں گر پڑا ہے، پھر اچکتے ہیں اس کو مردار خور پرندے یا پھر طوفانی ہوا اس کو اڑا کر کہیں دور دراز جگہ میں پھینکدیتی ہے، اللہ تعالی تمام امت محمدیہ کو شرک اور کفر سے حفاظت فرماوے۔

آیت مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب آدمی توحید کو چھوڑ کر بت پرستی، قبر پرستی مزار پرستی یا کسی غیر اللہ کی پرستش میں لگ جاتا ہے تو وہ انسانیت کے مقام سے گر کر ذلیل خوار ہوکر گویا آسمان کی بلندی سے زمین میں گرادیا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ آسمان سے جس کو ذلت کے ساتھ گرادیا جائیگا وہ زندہ نہیں بچے گا پھر زمین میں گرنے کے بعد

مردار خور پرندے اس کو اچکتے ہیں یا طوفانی ہوا یا تیز وتند ہوا اس کو متفرق جگوں میں متفرق اعضاء کے شکل میں اڑا کر پھینکدیتی ہیں سبحان اللہ ایمان ویقین کی وجہ سے جو قیمتی انسان آسمان تک بلکہ اس سے اوپر تک پہنچ جاتا ہے صرف شرک اور کفر کے گناہ سے وہ ایسا ذلیل ہوتا ہے جیسے اس کو آسمان سے زمین میں گرادیا جاتا ہے، دیکھو بھائی شرک کتنا خطرناک گناہ ہے لوگ معمولی دنیا کی دولت، مال وجاہت کے خاطر، مزاروں کے پاس قبروں کے پاس گھومتے ہیں ان کو سجدے کرتے ہیں ان سے حوائج مانگتے ہیں اور اس کے دلالوں کو پیسے بھی دیتے ہیں جبکہ ان سے کچھ نہیں ہوتا نہ ہوسکتا ہے کیونکہ وہ بے اختیار بندے ہیں وہ اپنے سے کسی عذاب اور سزا اور مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تو دوسرے کو کیا فائدہ پہنچا سکیں گے، اللہ تعالی اس امت محمدیہ کو ہدایت دیوے اور شرک وکفر کی ذلت سے اور تمام گناہوں سے حفاظت فرماوے۔

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اللہ تعالی کی عبادت کی دعوت دینا

(۱) قل هو الله احد ، الله الصمد ، لم يلد ولم يولد ، ولم يكن له كفوًا احد ، سورة الاخلاص ١ـ٤

ترجمہ: اے محمد ﷺ آپ مکہ اور اطراف مکہ کے لوگوں کو کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے اور وہی اللہ ساری کائنات سے بے نیاز ہے وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور کوئی ایسا نہیں کہ اس کے ساتھ برابری کر سکے۔

(۲) سورۃ الکافرون میں آپ ﷺ سے فرمایا گیا ہے، قل يا ايها الكافرون،

لا اعبد ما تعبدون ، ولا انتم عابدون ما اعبد ، ولا انا عابد ما عبدتم ، ولا انتم عابدون ما اعبد ، لكم دينكم ولي دين۔ سورة الكافرون الاية ١ـ٦

ترجمہ: اے کافرو تم جن بتوں اور معبودوں کی عبادت کرتے ہو، ہم ان کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کریں گے اور تم لوگ بھی ہمارے معبود جو اللہ ہے حقیقی معبود ہے اس کی عبادت کروگے، اور نہ ہم لوگ آپ کے معبودوں کی نہ عبادت کریں گے اور نہ تم ہمارے معبود کی عبادت کروگے لہذا تمہارا دین (بت پرستی کا دین) تمہارے لئے ہے اور ہمارا دین ہمارا دین (دین اسلام) ہمارے لئے ہے۔

وضاحت: مذکورہ دونوں سورتوں میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالی جو عبادت اور بندگی کے لائق ہے وہ ذات وحید ہے اپنے ذات وصفات میں یکتا ہے الوہیت میں اس کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے اس کو ماننا ایمان ہے اور اسکا انکار کرنا کفر ہے اور اس اللہ تعالی نے مسلمانوں کیلئے جس دین کو پسند کیا ہے وہ دین اسلام ہے تمام نبیوں اور رسولوں نے اپنے لوگوں کو اپنے اولادوں کو وصیت کر کے گئے ہیں کہ دین اسلام میں رہنا اور اسی پر مرنا اس کی دلیل کیلئے ذیل آیت کو پڑھئے اور غور کیجئے۔

(۳) قال تعالی ام كنتم شهداء اذ حضر يعقوب الموت ، اذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدى قالو ا نعبد الهك واله آبائك ابراهيم واسماعيل واسحاق الها واحدًا ونحن له مسلمون۔سورة البقرة الاية ١٣٣

ترجمہ: کیا تم لوگ موجود تھے جبکہ قریب آئی موت یعقوب کو پھر انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا، اے بیٹو! میرے بعد تم لوگ کس کی عبادت کروگے

توسب نے جواب دیا کہ ہم بندگی کریں گے تیرے رب کی اور تیرے باپ
داداؤں کے رب کی ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام
کے رب کی اور وہ ایک اللہ ہے ان کی عبادت و بندگی کریں گے اور ہم انہیں کے
مطیع اور فرمابردار رہیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسحاق علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور پوتے
یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی اس طرح کی وصیت کی تھی کہ تم لوگ دین
کے لحاظ ہر حال میں اسلام پر رہنا اور اسی پر مرنا۔

مذکورہ بالا آیات کے ترجمہ سے واضح ہوا کہ تمام نبیوں اور رسولوں نے وفات سے پہلے اپنے بیٹے اور بیٹوں اور پسماندگاں کو بھی وصیت کی تھی ، کہ دین اسلام اللہ تعالی کا پسندیدہ دین ہے اور جو اللہ تعالی کو راضی رکھنا چاہے گا وہ دین اسلام کو قبول کریگا اور اس کے احکام کو مانے گا اور جو لوگ دنیا حاصل کرنے کی غرض سے دین اسلام کو چھوٹ دیگا اور دین اسلام کے احکام کو نہیں مانیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جلتے رہیں گے کبھی بھی وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے، اس سے معلوم ہوا جو لوگ آخرت میں دوزخ اور دوزخ کے عذاب الیم سے بچنا چاہیں گے، ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دین اسلام میں رہیں اور دین اسلام میں مریں۔

(٤) قال تعالى والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم۔ سورة البقره الاية ١٦٣

ترجمہ: معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے وہ اللہ تعالی ہے جو کہ نہایت مہربان ہے
اور نہایت رحم والا ہے اللہ تعالی کے ذاتی نام ہے رحمٰن اور رحیم اس کا صفاتی نام ہیں۔

بعد کی آیات میں بتلایا گیا ہے کہ اس کے ایک ہونے کی بے شمار نشانیاں ہیں اس میں سے چند یہاں ذکر کردئے جاتے ہیں۔ ا۔ اللہ تعالی اسمانوں کو پیدا کیا بلاستون اس کو کھڑا کردیا اور اس میں چاند وسورج رکھے تارے رکھے جب سے یہ آسمان قائم ہے وہ برابر اپنی ذمہ داری کو ادا کر رہا ہے سورج اپنی ذمہ داری کو پورا کر رہا ہے چاند اپنے ذمہ داری کو ادا کر رہا ہے، دیکھئے کتنی نشانیاں ہیں اور اسکے علاوہ بھی ہیں اسی طرح اللہ تعالی زمین کو بنایا پھر اس کو تھامنے کیلئے اس میں پہاڑوں کو گاڑ دیا ہے اور اس میں راستے بنائے اور اس میں ضرورت کے مطابق نہریں اور ندیاں بنائیں کنوے بنائے وچشمے بنائے جس میں پانی جمع ہوتا ہے اور اس سے تمام انسان اور جنوں اور دوسری مخلوقات کی ضروریات پوری ہوتیں ہیں اور چاند وسورج کے دورانئے رکھے ہیں جس کے نتیجے میں رات آتی پھر دن آتا ہے لوگ دن کو کام کرتے ہیں اور رات کو سوتے ہیں اور جیسے خشکی کے راستے بنائے ہیں اس طرح سمندری راستے رکھے ہیں خشکی کے راستے پیدل اور گاڑیوں اور سواریوں سے چلتے ہیں اسی طرح سمندری راستوں سے جہاز رانی ہوتی ہے بڑے بڑے جہاز چلتے ہیں۔

جبکہ ایک تو ہوائی راستے سے ہوائی جہازوں کا چلنا شروع ہوگیا ہے یہ سب چیزیں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں زمین کے پانی پر اکتفاء نہیں کیا ہے ضرورت کے مطابق آسمان سے بھی بارش کے پانی برساتا ہے جس سے خشک زمین تر وتازہ ہوتے ہیں رزق اور غذا پیدا کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کو بھی رکھا ہے بعض تو کھانے کیلئے اور بعض سواریوں کیلئے اور بعض خوبصورتی کیلئے۔

غرض آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر بے شمار چیزیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے یہ چیزیں خود بخود نہیں آئیں بلکہ ان کو بنانے والا وجود میں لانے والی کوئی ذات موجود ہے اللہ کی ذات وحدہ رلاشریک لہ موجود ہے جو اس کارخانۂ عالم کو چلاتا ہے۔

(۵) اللّٰه لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض ولا يؤده حفظهماوهو العلي العظيم ۔ سورة البقره الاية ۲۵۵

ترجمہ: اللہ ہے معبود اس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب کو تھامنے والا ہے نہیں پکڑ سکتی اس کو اونگھ اور نہ نیند، اسی کا جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں ہیں، ایسا کون ہے کہ سفارش کر سکے یا سفارش کی جرأت کر سکے اس کے پاس مگر اس کی اجازت سے، اور جانتا ہے جو کچھ خلقت کے سامنے ہیں یا پیچھے اور وہ سب لوگ احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کی اس کی معلومات میں سے مگر جتنا وہ چاہے، گنجائش ہے اس کی کرسی میں اس کی تمام چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور اس کی چیزیں جو زمینوں میں ہیں، اور گراں نہیں ہے انکا تھامنا وہ سب سے عصمت والا برتر ہستی ہے۔

وضاحت: اس مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے یکتا ہونا بتلایا، اور ہمیشہ سے ان کا زندہ ہونا اور تمام چیزوں سے باخبر ہونا اور غافل ہونے کی نفی کی ہے، یہاں تک کہ کبھی نہ اونگ آتی ہے، نہ نیند، پھر ساتوں آسمانوں میں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اس

کی ملکیت ہونا بتلایا ہے، پھر اس کی عظمت شان بتلایا کہ بدون اس کی اجازت کے کوئی سفارش ہی نہیں کر سکتا، اور انسانوں کے آگے اور پیچھے سب کچھ کی معلومات اس کے پاس ہونا بتلایا ہے، اللہ تعالیٰ کے علم کو کوئی احاطہ میں لا نہیں سکتا ہے اور سب کے پاس جو کچھ معلومات ہیں اللہ تعالیٰ کے احاطہ علم میں ہونا بتلایا ہے، اس کی کرسی کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے، کہ تمام آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہیں سب اس کرسی میں جمع ہو جانے کی گنجائش ہے ان چیزوں کو اٹھانا، ان کے لئے گراں نہیں ہوتا کیونکہ ذات بڑی عالی شان اور عظمت والی ہے۔

(٦) الم اللّٰه لا اله الا هو الحي القيوم نزل عليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه وانزل التورة والانجيل من قبل هدى للناس وانزل الفرقان ان الذين كفروا بايات اللّٰه لهم عذاب شديد واللّٰه عزيز ذو انتقام ان اللّٰه لا يخفى عليه من شيء في الارض ولا في السماء ۔ سورة ال عمران الاية ١ ـ ٥

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے اس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جو تصدیق کرتی ہے اگلی کتابوں کی اور اس نے توراۃ اور انجیل کتاب بھی نازل کی ہیں اس سے قبل والے لوگوں کی ہدایت کیواسطے اور اتارے حق و باطل کے فیصلے، بے شک جو لوگ منکر ہوئے اللہ کی آیات کی ان کے لئے سخت عذاب رکھا ہے اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا ہے آسمانوں میں اور زمینوں میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے لہذا کوئی شخص کہیں جا کر چھپ نہیں سکتا اس چھپنے والا کو بھی سزا مل کر رہے گی۔

وضاحت: اللہ تعالی نے ان آیات کے اندر بیان کیا ہے، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے، اور ساری کائنات کوسنبھالنے والا ہے، اس نے اس کتاب قرآن کریم سے قبل تورات اور انجیل کواس زمانہ کے لوگوں کی ہدایت کیواسطے نازل کی ہے اور قرآن جو کہ حق و باطل کے درمیان فیصلے کرنے والی کتاب ہے آپ محمد ﷺ پر نازل کیا ہے اب جولوگ اس پر یقین کریں گے وہ عذاب سے مامون رہیں گے اور جولوگ اس کتاب کے منکر بنیں گے اس کی آیات واحکام کوانکار کریں گے وہ منکر اور کافر ہوں گے ایسے لوگوں کے واسطے سخت ترین سزا ہوگی کیونکہ اللہ تعالی جب بدلہ لینے چاہیں گے تو سخت بدلہ لیں گے ہرصورت ہی بدلہ لیگا آسمان وزمین میں کوئی چیز کوئی مکان اس سے چھپیں ہوئی نہیں ہے لہذا مجرموں کوسزا مل کررہے گی۔

(۷) قال تعالی شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم ان الدين عند الله الاسلام وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاء هم العلم بغيا بينهم ومن يكفر بآيات الله فان الله سريع الحساب ـ سورة ال عمران ۱۸ ـ ۱۹

ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ زبردست طاقتور اور زبردست حکمت والے ہیں اس کے علاوہ فرشتوں نے بھی گواہی دی ہے اور اس سے قبل علم والوں نے بھی گواہی دی ہے حق اور انصاف کے ساتھ اہل کتاب یہود ونصاری نے پہلے اس کی گواہی دی تھی مگر نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد انہوں نے اختلاف کیا ہے حسد اور ضد کی وجہ سے، سواب جو بھی میری آیات کا انکار کریگا میں ان کو سخت ترین سزا دونگا اور اللہ

تعالی بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(۸) قال تعالی ان الله ربی وربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم ـ سورة ال عمران الاية ۵۱

ترجمہ: اللہ نے فرمایا بے شک اللہ ہی آپ ﷺ کا رب اور تمہارے رب ہے اس کا حکم ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس اللہ تعالی کی بندگی کروں اور یہی طراط المستقیم چھوڑ کر کہیں مت جاؤ ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے۔

(۹) قال تعالی وما من اله الا الله وان الله هو العزيز الحكيم فان تولوا فان الله عليم بالمفسدين ـ سورة ال عمران الاية ۶۲ ـ ۶۳

ترجمہ: تمہارا کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور یہی اللہ بڑا زبردست طاقتور اور زبردست حکمت والا ہے اگر تم لوگ منہ موڑوگے تو اللہ تعالی سب فسادیوں کو جانتا ہے ان کوفساد کرنے اور دین سے انکار کرنے کی واقعی سزادیں گے۔

وضاحت: اللہ تعالی نے ایات مذکورہ میں چند باتیں غور کرنے کیلئے فرمایا کہ اللہ کے سواء انسانوں اور جنوں کیلئے، اور کوئی معبود نہیں جب دوسرا کوئی معبود نہیں ہے، تو اسی کی عبادت کیجائے کسی اور کی بندگی نہ کیجاوے، لیکن کسی نے اگر اللہ تعالی کی ذات سے منہ موڑا ہے، تو وہ زبردست طاقتور ذات ہے، منہ موڑنے والا کو جب چاہیگا سزادے سکتا ہے، مگر وہ زبردست حکمت والا ہے، حکمت کے تحت گرفت کریگا، اور جب گرفت کریگا پھر نہ کوئی بچا سکے گا نہ پناہ دے سکے گا، وہ اللہ مطیع فرمابرداروں کو جیسے جانتا ہے سب مفسدین کوبھی جانتا ہے پھر ان کی کتاب گواہی دے گی فرشتے گواہی دیں گے نافرمانی کی جگہ گواہی دے گی نافرمانی کرنے والے کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے

بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔

(۱۰) قال تعالی ، اللّٰہ لااله الا هو ليجمعنكم الى يوم القيامة لا ريب فيه ومن اصدق من اللّٰه حديثا ۔ سورة النساء الاية ۸۷

ترجمہ: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہی ایک ہی معبود ہے وہ ایک روز قیامت کے دن سب کو جمع کریگا اس دن میں جمع کرنے کے بارے میں کسی کو شبہ نہیں ہے، اللہ تعالی سے زیادہ سچی بات کس کی ہوگی اس میں بھی اللہ تعالی نے فرمایا اے انسانوں تمہارے سب کے معبود صرف ایک اللہ ہے اسی کی بندگی کرو! اگر اس کی عبادت کروگے تو مرنے کے بعد دوزخ کے عذاب سے نجات ملے گی اور جنت میں جگہ ملے گی اور اس کی بندگی نہ کی اور دوسرے معبودوں کی بندگی کی تو سب کا رب جب قیامتکے دن سب کو جمع کریگا مطیع اور فرمابرداروں کو ایک طرف کھڑے کریں گے اور نافرمان گنہگاروں کو دوسری طرف کھڑے کریں گے حساب وکتاب کے بعد ان مفسدوں کو دوزخ میں ڈالدیا جائیگا۔

(۱۱) قال تعالی ولا تقولوا ثلثة انتهوا خيرا لكم انما اللّٰه اله واحد سبحانه ان يكون له ولد له مافى السموات ومافى الارض وكفى باللّٰه وكيلا ۔ سورة النساء الاية ۱۷۱

ترجمہ: اے نصاری یہ مت کہو کہ خدا تین ہیں تین خداوالی بات کو چھوڑ دو! اس میں خیر ہے تمہارے واسطے کیونکہ اللہ تو صرف ایک ہی ذات ہے وہ یکتا ہے اس کے ساتھ الوہیت میں دوسرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ بھی لائق نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی اولاد ہو اولاد تو تب ہوتی جب اس کے لئے بیوی ہوتی اور جو خدا بیوی اور اولاد کے محتاج ہو وہ کیسا خدا ہے اللہ تعالی کی ذات اتنا زبردست ہستی

ہے کہ سارے اسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمینوں کے اوپر جو کچھ ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہیں سب اس کی ملکیت ہے وہ تن تنہا پوری کائنات کو سنھالے ہوئے ہیں اس کی عبادت اور بندگی کو چھوڑ کر تم لوگ کدھر جاتے ہو۔

مسئلہ: مذکورہ آیات میں اللہ تعالی نے اپنی ذات کے سوائے کسی مخلوق کو معبود ماننے سے منع کیا ہے چنانچہ نصاری اور یہود لوگ اللہ کے سوائے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اور مریم کو اللہ کے شریک مانتے تھے اور یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کے بیٹے اور شریک مانتے تھے لہذا ان کو ضالین اور گمراہ اور مغضوب علیہم فرمایا گیا ہے۔

(۱۲) قال تعالى لقد ارسلنا نوحا الى قومه فقال يا قوم اعبدوا اللّٰه ما لكم من اله غيره انى اخاف عليكم عذاب يوم عظيم قال الملأ من قومه انا لنراك فى ضلال مبين قال يا قوم ليس بى ضلالة ولكنى رسول من رب العالمين ، ابلغكم رسالات ربى وانصح لكم واعلم من اللّٰه ما لا تعلمون ۔ سورة الاعراف االاية ۵۹۔۶۲

ترجمہ: بے شک بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف پس انہوں نے جا کر اپنی قوم سے کہا اے میری قوم ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا اور ہمارا کوئی معبود نہیں ہے، بہت سے بتوں کی بندگی چھوڑ دو، اگر تم لوگ نہیں مانو گے تمہارے لئے مجھے خوف ہے کہ ایک بڑا دن کے عذاب تمہارے اوپر آ جائیگا قوم کی سرداروں کی جماعت نے کہا، ہم تو آپ کو صریح گمراہ دیکھ رہے ہیں نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم میں بہکا یا ہوا نہیں ہوں لیکن میں اللہ کی طرف سے رسول ہوں اور وہ اللہ سارے جہاں کو پالنے

والے ہیں میں پہنچانتا ہوں تم کواور تم بھی مجھے پہنچانتے ہو میں کوئی اجنبی نہیں ہوں ان کے پیغامات جو میرے ذریعہ بھیجے ہیں اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں تم لوگ میری باتوں کو مان لو اور میری نصیحتوں کو سن لو، اور میں اللہ تعالی کی طرف سے ایسی ایسی باتوں کو جانتا ہوں جو تم لوگ نہیں جانتے ہو۔

وضاحت: حضرت نوح علیہ السلام پیغمبروں میں جلیل القدر پیغمبر اور رسول ہیں ان کو اللہ تعالی نے ان کی اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ اپنی قوم سے کہد یا جائے کہ ایک اللہ کی عبادت کیجاوے مختلف بتوں کی عبادت چھوڑ دیں اللہ کے سوا کوئی واقعی معبود نہیں ہے اگر وہ مان جائیں تو دنیا سے جانے کے بعد آخرت میں ان کے لئے دوزخ سے نجات ملے گی ورنہ آخرت میں سخت سزا ہوگی ان کی قوم کے سرداروں نے کہا اے نوح تو گمراہ ہوگیا پوری قوم یک طرف بتوں کی بندگی کرتے ہیں تو کہتا ہے ایک خدا کی بندگی کریں حضرت نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم میرے اندر گمراہی نہیں ہے میں اللہ تعالی کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں اور اللہ تعالی یہ سب کے خالق ہیں اور سب کو پالنے والا ہے میں ان کی طرف سے رسول ہوں رسالت کی باتیں اللہ کی طرف سے تم کو پہنچاتا ہوں، اور تمہارا خیر خواہ ہوں اور میں بہت سی ایسی چیزوں کو جانتا ہوں جن کو تم لوگ نہیں جانتے ہو مگر ساڑھے نو سو سال تک ان کو تعلیم و تبلیغ کرنے کے باوجود سوائے چند افراد کے قوم کی اکثریت نے انکار کیا اور مذاق اڑایا اور حضرت نوحؑ کی تحقیر و تذلیل کی تو اللہ تعالی نے بالآخر حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایک بڑی کشتی جہاز بنایا جائے اس میں مسلمانوں کو سوار کریں اور ضرورت کے جانور اشجار سب

چیزوں کو لیا جائے پس ایک میری طرف سے طوفان آئیگا نیچے سے پانی اٹھے گا اوپر سے بھی پانی برسے گا پوری کافر قوم غرق ہو جائیں گے کوئی ان میں سے نہیں بچیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا دنیا کی تاریخ اس پر گواہ ہیں تاریخ پڑھنے والے جانتے ہیں۔

مسئلہ: مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ رسول کو رسول ماننا فرض اور ضروری ہے اسی طرح ان کی لائی ہوئی شریعت اور احکام کو ماننا اور مان کر چلنا ضروری اور لازم ہے اگر کوئی رسولوں کو نہیں مانتا یا ان کی شریعت کو نہیں مانتا تو وہ بے دین اور منکر بلکہ کافر ہیں۔

(۱۳) قال اللّٰہ تعالی بدیع السموات والارض انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ وخلق کل شیء وھوبکل شیء علیم ، ذلکم اللّٰہ ربکم لا الہ الا ھو خالق کل شیء فاعبدوہ وھو علی کل شیء وکیل ، سوۃ الانعام الایۃ ۱۰۱۔۱۰۲

ترجمہ: اللہ بے مثال آسمانوں کو پیدا کرنے والا اور زمینوں کو بھی، ایسی قدرت والا کیلئے بیٹیاں کہاں سے ہوگی جبکہ اس کی بیوی بھی نہ تھی اور اولاد کیلئے تو بیوی کی ضرورت ہے اللہ کی ذات تو ہر چیز سے بے نیاز ہے نہ اس کی بیٹے کی ضرورت ہے نہ بیوی کی حاجت ہے بلکہ اس نے دنیا کی تمام چیزوں کو بنایا ہے اور تمام چیزوں کی پوری طرح علم بھی ان کو حاصل ہے اور ہر چیز پر وہ کارساز ہے۔

وضاحت: سورۃ الانعام میں ہے اللہ کی ذات ایسی قدرت والا ہے کہ بے مثال بدون کسی نمونے کے اسمانوں کو بنانے والا ہے اور زمین کو بھی اور بدون اسباب وآلات کے بنانے والا ہے تو جو ذات ایسی قدرت والا ہے اس کو بیٹے اور بیوی کیونکر حاجت

ہوگی وہ تو سب کے حاجت روا ہے سب کی ضروریات کو پوری کرنے والا ہے یہی تمہارے سب کے رب ہے سب کو پالنے والا ہے وہ اکیلا سب کا معبود ہے اور سب کے خالق ہے لہذا اسی کی عبادت اور بندگی کرو، کسی اور کی بندگی مت کرو، وہ تمہارے سب کے پروردگار ہے اور سب کے کام بنانے والا ہے۔

(۱۴) قال تعالی والی عاد اخاهم هودا ، قال یا قوم اعبدوا اللّٰه ما لکم من اله غیره افلا تتقون ، قال الملأ الذین کفروا من قومه ، انا لنراك فی سفاهة وانا لنظنك من الکاذبین ، قا ل یا قوم لیس بی سفاهة ولکنی رسول من رب العالمین ابلغکم رسالات ربی و انا لکم ناصح امین ، سورة الاعراف ٦٥ ـ ٦٨

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتا ہے میں نے قوم عاد کی طرف ان کے برادری کے بھائی ہودعلیہ السلام کو رسول بھیجا انہوں نے جا کر اپنی قوم سے کہا اے میری قوم ایک اللہ کی عبادت وبندگی کرو تمہارے اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے کیا تم اس کی نافرمانی سے ڈرتے نہیں ہو، کافر کے سرداروں نے کہا ہم تم کو دیکھتے ہیں کہ تم بے عقل ہو یا پھر تم جھوٹے ہو، تم کو جھوٹے سمجھتے ہیں ہودعلیہ السلام نے فرمایا اے قوم میں بے عقل والا نہیں ہوں مگر رسول ہوں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا، ان کے پیغامات کو تمہارے پاس لیکر آیا ہوں اور تمہارے خیر خواہ ہوں اور امانت دار ہوں۔

مسئلہ: تمام انبیاء اور رسول علیہم الصلوۃ والسلام تمام امتوں کے خیر خواہ ہوتے ہیں سب سچے اور دیانتدار ہوتے ہیں یہ سب حق بات لیکر آتے ہیں اور حق بات کہتے ہیں جو

ان کے منکر ہوتے ہیں وہ خدا کے منکر اور کافر ہوتے ہیں بے دین اور بے ایمان ہوتے ہیں۔

وضاحت: آیات مذکورہ میں اللہ تعالی فرماتا ہے، ہم محمد ﷺ کو جیسے رسول بنا کر بھیجا ہے اس طرح پہلے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودعلیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا، جب ہودعلیہ السلام اپنی قوم سے گفتگو کی اور کہا اۓ قوم تم لوگ مختلف بتوں کی عبادت کی جگہ ایک خدا کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم لوگ اللہ کے ساتھ نافرمانی سے ڈرتے نہیں ہو، کافروں میں جو سردار قسم کے لوگ تھے انہوں نے کہا، ہم تو سمجھتے ہیں یا تمہارے اندر عقل نہیں کہ بہت سے معبود کی جگہ ایک معبود کی بندگی اور عبادت کیلئے کہتے ہو یا تو تم جھوٹے ہو بلکہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تم جھوٹی نبوت ورسالت کے دعویدار ہو، حضرت ہودعلیہ السلام نے جواب دیا ای قوم میں بے عقل بھی نہیں ہوں اور نہ جھوٹے لوگوں میں سے ہوں، مگر اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں رسالت کے پیغامات کو تمہارے تک پہنچانے آیا ہو، اور میں تمہارے خیر خواہ ہوں امانتدار ہو، تمہارے ساتھ خیانت اور دھوکہ کا معاملہ کبھی نہ کیا نہ آئندہ کرونگا۔

(۱۵) قال تعالی ، والی ثمود اخاهم صالحًا قال یا قوم اعبدوا اللّٰه ما لکم من اله غیره قد جائت کم بینة من ربکم هذه ناقة اللّٰه لکم آیة فذروها تاکل فی ارض اللّٰه ولا تمسوها بسوء فیا خذ کم عذاب الیم ، سورة الاعراف ٧٣

ترجمہ: اللہ تعالی فرماتے ہیں، قوم ثمود کی طرف ہم نے صالح علیہ السلام جوان

کے برادری لوگ کے بھائی ہیں ان کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے آ کر اپنی قوم
سے کہا کہ میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، اے قوم ہمارے معبود اللہ ایک ہے
اس کی عبادت کرو، اور تمہارے واسطے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے رب
کی طرف سے بینہ دلیل بھی آچکی ہے تو یہ اونٹنی اللہ کی طرف سے ہے بطور نشانی
تمہارے لئے ہے کسی برائی کی نیت سے اس پر ہاتھ مت لگاؤ اور مقررہ وقت تک
اس کو زمین کھانے پینے دو، جب تمہارے وقت آجائیگا تم اپنے جانوروں کو چراؤ
اور پانی پلاؤ اور جب اس کا وقت آوے تم ان کو چرنے اور پینے دو، لیکن خبردار
برائی کی نیت سے اس پر زیادتی کا ہاتھ مت بڑھاؤ، اور اگر اس کا خلاف کیا برائی
کا ہاتھ لگایا تو اللہ تعالی کی طرف سے سخت عذاب آئیگا اور تمہیں پکڑ لیگا۔

وضاحت: صالح علیہ السلام کو جب اللہ تعالی نے ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو شروع میں تو انہوں نے صاف انکار کردیا کہ ہم ایمان لائیں گے پھر انہوں نے کوئی نشانی بطور دلیل دینے کیلئے درخواست کی اور حضرت صالح علیہ السلام سے یہ وعدہ اور عہد کیا کہ فلاں چٹاں پھتر سے اگر ایک گابھن اونٹنی نکال کر دیکھا سکتا ہے تو ہم لوگ ایمان لے آئیں گے حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی ان کی دعا کی برکت اور اللہ کی حکم سے اس چٹان پھتر سے ایک اونٹنی گابھن نکلی لیکن قوم ثمود نے ایمان لانے کی جگہ اور سرکشی کردی آپ کو ساحر، کذّاب بتلایا ان کو منع کیا تھا کہ برائی کی نیت اور اونٹنی پر ہاتھ نہ لگائیں مگر انہوں نے اس کے ساتھ برائی کی حرکتیں شروع کردیں، بالآخر اس کی کونچیں کاٹ دالیں، جس کے بعد وہ مرگئی بعد میں حضرت صالح علیہ السلام کو بھی قتل کرنے تیار ہوگیا تو اللہ تعالی نے فیصلہ کیا کہ ان کو ہلاک کردیا

جاوے ان پر زلزلہ شدید آیا اور آسمان سے ایک آواز آئی جس سے پوری قوم ہلاک ہوگئی سواء چند مسلمانوں کے کچھ نہ بچا۔

(۱۶) والی مدین اخاھم شعیبا قال یا قوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الہ غیرہ قد جائتکم بینة من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیائھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذالکم خیر لکم ان کنتم مؤمنین ولا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون عن سبیل اللّٰہ من آمن بہ وتبغونھا عوجا واذکروا اذ کنتم قلیلًا فکثرکم وانظروا کیف کان عاقبة المفسدین۔ سورة الاعراف الایة ۸۵۔۸۶

ترجمہ وتشریح: اللہ تعالی فرماتے ہیں ہم نے قوم شعیب کے پاس ان کا دینی
بھائی شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے اپنی قوم کے پاس
جا کر اللہ کا پیغام پہنچایا اے قوم تم لوگ اللہ تعالی ایک خدا کی عبادت وبندگی کرو،
تمہارے اس خدا کے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے تمہارے رب کی طرف سے
تمہارے پاس بینہ آچکا ہے، پیغمبری ملنے سے پہلے میری سچائی اور میرے
اخلاق وعادات تم دیکھ چکے ہو کوئی وجہ نہیں تم اللہ کے حکم کو نہ مانو۔

وضاحت: سب سے پہلے ایک خدا کی عبادت کرو، مختلف بتوں کی عبادت چھوڑ دو، دوسری بات یہ کہ تمہارے ناپ تول میں کمی زیادتی ہورہی اس کو صحیح وزن اور کیل سے ٹھیک ناپ تول کرو، لوگوں کے مال میں کم دینے کی عادت چھوڑ دو، اصلاح کی جگہ فساد مت ڈالو، فسادی لوگ فساد کرتے ہیں، یہی تمہاری دنیاوی زندگی اور آخروی زندگی کیلئے بہتر ہے اگر تم سچا ہوں گے اور زمین میں فساد مت ڈالوگے، راستوں کے

چوراہوں میں مت بیٹھا کرو گے تا کہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر ان کے مال لیلو راہ گذر ایمانداروں کو خاص کر تکلیف مت دو، اللہ کے راستہ سے لوگوں کو مت روکو، اللہ کا شکر ادا کرو، تمہارے تعداد بہت کم تھا مگر اللہ تعالی نے تمہاری نسلوں میں برکت دی تمہاری عدد بہت بڑھ گئی ہے بہر حال تم لوگ اپنی اصلاح عقیدے اور اصلاح معاشرت واصلاح معاملات ضرور کرلو، پھر کامیابی ہوگی، ورنہ تمہارے لئے خسارہ ہی خسارہ ہوگا گذشتہ زمانہ میں عقیدہ کے اصلاح، معاشرت ومعاملات کی اصلاح نہ کرنے والوں کے کیا حشر ہوا اس کو دیکھو اور تایخوں کے اوراق میں دیکھو پڑھو۔

وضاحت: غرض یہ کہ سارے پیغمبروں نے رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو اللہ تعالی کی وحدانیت کی دعوت دی اصلاح عقیدہ واصلاح معاشرہ کی دعوت دی ان میں جن لوگوں نے ان کی اصلاحی پروگراموں کو مان لیا ایمان لائے وہ کامیاب ہوکر جنتی بن کر دنیا سے چلے گئے آخرت میں ان کیلئے کوئی فکر نہیں ہے ہاں جو لوگ منکر ہوئے کافر ہوکر مرے دنیا میں بھی ان کو سزا ملی مختلف عذاب آئے جس میں وہ ہلاک ہوئے اور آخرت میں وہ دوزخ میں جائیں گے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس میں جلتے رہیں گے نعوذ باللّٰہ من النار وعذابه بحوله وقوله تعالى

(۱۷) قل انّما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا ، سورة الكهف الاية ۱۱۰

ترجمہ: آپ ان سے کہد ے کہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم مگر فرق یہ ہے کہ

مجھکو وحی یعنی اللہ تعالی کی طرف سے غیب کی خبر آتی ہے جس وحی میں سے ایک وحی یہ بھی آئی ہے کہ ہمارے اور تمہارے معبود ایک ہے دوسرا کوئی خدا نہیں ہے پھر جس کو اللہ سے ملنے کی امید ہے اس کو چاہئے کہ اعمال صالحہ پر عمل کرے نیکیاں کرتے رہے برائیوں سے پرہیز کرے خاص کر کے شرک اور کفر سے اجتناب کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

مسئلہ: تعلیمات رسول میں سے اہم تعلیم یہ رہی ہے ایک اللہ تعالی کی عبادت کیجائے اللہ کے سوائے کسی کی عبادت اور بندگی نہ کیجائے اور نیک اعمال اختیار کرے برے اعمال سے اجتناب کرے آخرت پر ایمان ویقین رکھے حساب وکتاب پر، جنت ودوزخ کو حق سمجھے کوئی اگر ان میں سے کسی کا انکار کریگا وہ بے ایمان وکافر ہوگا جہنمی ہوگا۔

وضاحت: مذکورہ بالا آیات کے اندر اللہ تعالی نے چند اہم مسائل بیان فرمادئے ہیں کہ، رسول اللہ ﷺ انسان ہونے کے اعتبار سے تمہاری طرح ایک آدمی ہے جیسے تم کھاتے ہو پیتے ہو، وہ بھی کھاتے پیتے ہیں جیسے تم ضروریات کیلئے بازار جاتے ہو وہ رسول بھی بازار میں جاتے ہیں جیسے تم سوتے ہو وہ بھی سوتے ہیں جیسے تم کو غصہ آتا ہے اس کو بھی غصہ آتا ہے جیسے تم شادی کرتے ہو وہ بھی شادی کرتے ہیں غرض انسانوں کی خصوصیات اس میں موجود ہیں، البتہ چونکہ اللہ تعالی کی طرف سے رسول بھی ہیں اس لئے ان کے پاس وحی آتی ہے اللہ تعالی کی طرف سے غیب کی خبریں آتی ہیں قرآن کی آیات اترتی ہیں حضرت جبرائیل ان کے پاس اللہ تعالی کی طرف سے وحی لاتے ہیں،

اور رسول وحی کے ذریعہ لائے ہوئے احکام کو تم کو سناتے ہیں تا کہ، اللہ تعالی کے احکام پر تم عمل کرسکو، من جملہ ان وحی سے ایک وحی کا حکم یہ بھی آیا ہے کہ، تمام انسانوں کا رب اور معبود ایک ہے سب کو انہیں کی عبادت و بندگی کرنی ہے چونکہ دوسرا کوئی معبود ہے نہیں لہذا کسی اور کی عبادت نہیں کرنی ہے، ورنہ شرک ہو جائیگا شرک سے اللہ نے منع کیا ہے وحی کے ذریعہ، اللہ نے یہ بھی حکم دیا ہے، جس کو یقین ہے اللہ سے ملاقات کی کہ مرنے کے بعد دوبارہ سب انسانوں کو اٹھایا جائیگا، اور ان سے اعمال کا حساب لیا جائیگا ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ نیک اور اعمال صالحہ کرتے رہے تمام برائیوں سے پرہیز کرتے رہے، خاص کر شرک کا گناہ نہ کرے خواہ شرک فی الذات ہو یا شرک فی الصفات یا عبادت میں شرک کریگا ان میں کسی قسم کا شرک کو لیکر مریگا تو مشرک ہوکر مریگا، شرک کے گناہ کو اللہ تعالی معاف نہیں کریگا بلکہ ایسے لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں ڈالیں گے وہ وہاں پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جلتے رہیں گے۔

(۱۸) طـه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى ، الا تذكرة لمن يخشى تنزيلا ممـن خلق الارض والسموات العلى الرحمن على العرش استوى له ما فى السمـوات ومـا فـى الارض ومـا بينهما وما تحت الثرى وان تجهر بالقول فـانـه يـعـلـم السر واخفى، الله لا اله الا هو له الاسماء الحسنى ـ سورة طه الاية ۱ـ۸

ترجمہ: سورہ طہ کے اندر ہے کہ اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ آپ کسی محنت ومشقت میں پڑے مگر نصیحت کے واسطے اس کی جو اللہ سے ڈرتا

ہے اتارا ہوا ہے یہ قرآن اس کا جس نے بنائی زمین اور ساتوں آسمانوں کو اونچے، وہ بڑا مہربان ہے عرش پر قائم ہیں ہوا اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان اور نیچے گیلی زمین کے اور اگر تو بات پکار کر کہے تو اس کو خبر ہے اور چھپی ہوئی بات کی وہ بھی اس کو خبر ہے اس سے بھی چھپی ہوئی باتوں کی خبر ہے وہ اللہ ہے اس کو سواء اور کوئی معبود نہیں ہے تا کہ اس کی بندگی کیجا وے اسی کے بہت سے اچھے نام ہیں۔

مسئلہ: قرآن کا منکر یا اس کی آیات اور احکام میں سے کسی آیت یا حکم کا انکار کفر ہے اگر کسی نے غلطی سے بے خیالی میں کسی آیت یا حکم کا انکار کر دیا ہے تو فوراً اگر ایمان دہرالے کلمہ پڑھے اور انکار آیت یا حکم سے توبہ واستغفار کرے ورنہ کفر رہیگا اور کفر کا حکم بھی باقی رہے گا۔

وضاحت: مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ آپ پر قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور یہ آپ کو کسی مشقت ومحنت میں ڈالنے کی غرض سے نازل نہیں کیا ہے بلکہ لوگوں کو نصیحت اور تذکیر کرنے کے مقصد سے نازل کیا ہے اور اللہ تعالی کی ذات وہ معمولی ہستی نہیں ہے بلکہ وہ زمین کو پیدا کیا اور ساتوں آسمانوں کو جو اونچے ہیں پیدا کیا ہے وہ نہایت رحم والا ہے وہ عرش عظیم میں قائم ہیں عرش کی تفصیل صحیح حدیثوں میں مذکور ہے کہ اس کیلئے ہیں مخصوص فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں بس اس قدر ایمان ویقین کرنا ضروری ہے آسمان اور سارے آسمانوں میں جو کچھ ہیں سب اسی کی ملکیت ہیں اسی طرح ساری زمینوں میں جو کچھ ہیں وہ بھی ان کی ملکیت ہیں اور آسمان وزمین کے تمام طبقوں میں اور ان کے درمیان جو ہیں وہ بھی ان کی ملک ہیں وہ اونچی آواز سے بات

کرنے سے جیسے سنتا ہے چھپکے اور خاموشی سے جو بات کہتے ہیں وہ بھی سنتا ہے بلکہ وہ دل کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے وہی ایک معبود سب کے ہیں ہم سب کو اسی کی بندگی کرنی چاہئے دوسری جتنی مخلوق ہیں ان کی بندگی نہیں کرنی چاہئے اور اس کی کتاب قرآن کریم میں جو احکام دئے گئے ہیں ان تمام حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے فرض کو فرض جان کر واجب کو واجب جان کر سنت کو سنت جان کر عمل کرنا ضروری ہے لہذا اللہ تعالی کی کتاب قرآن کو پڑھنا چاہئے پھر اس کے معانی کو علماء محققین سے جاننا چاہے پھر اپنے اعمال واخلاق کو اس کے مطابق سنوارنا چاہئے پھر جا کر ہر مسلمان میں دین اسلام کا رنگ آئیگا اسلام کا بول بال ہوگا کفر اور کفار کی آوازیں کم ہوجائیگی اللہ تعالی تمام انسانوں کو ہدایت نصیب فرماوے۔

(۱۹) قال تعالی فی القرآن الکریم ، اننی انا اللّٰہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلاۃ لذکری ان الساعۃ آتیۃ اکاد اخفیھالتجزی کل نفس بما تسعی۔ سورۃ طہ ۱۴۔۱۵

ترجمہ: حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام کو طوڑ پہاڑ میں خطاب کر کے اللہ تعالی نے فرمایا اے موسی میں تیرا رب ہوں فاخلع نعلیك، جوتیاں اتار دیں کیونکہ ایک پاکیزہ جگہ میدان طوی ہے میں نے تم کو رسالت کیلئے چن لیا ہے اب میں جو کچھ وحی کرتا ہوں پس اس کو سن لیں، میں جو ہوں ایک اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اکیلے میں تمہارے اور سب انسانوں کا رب ہوں پس میری بندگی کرو اور میرے یادگیری کیلئے نماز قائم کرو، قیامت کے روز حساب وکتاب کا دن تاریخ بے شک آنے والی ہے میں اس کی قطعی تاریخ

مخفی رکھنا چاہتا ہوں وہ دن اس لئے ہے کہ جن لوگوں نے نیکیاں کیں ان کو نیکوں کا بدلہ ملے اور جن لوگوں نے برائیاں کیں ان کو برائی کا بدلہ ملے، ہر آدمی کو اپنے عمل کا بدلہ ملے۔

وضاحت: آیات مذکورہ میں اللہ تعالی چند امور کو بیان کیا ہے، اللہ تعالی سب سے اپنا تعارف دیا کہ وہ اللہ تعالی ہیں کوئی جن وغیرہ نہیں ہیں، جو میدان جو مقدس اور پاکیزہ جگہ ہے، وہاں جوتیاں اتار لینے کا حکم دیا ہے، پھر فرمایا میں نے تم کو رسالت اور پیغمبری کیلئے چن لیا ہے، اب میں تم کو جو کچھ کہوں گا اس کو سنو، پھر فرمایا میں اللہ ہوں، تمہارا سب انسان کا کوئی معبود نہیں ہے، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے، پس میری ہی بندگی کرو، اور میری یادگاری کیلئے نماز قائم کرو، پھر فرمایا ایک دن قیامت قائم ہوگی اس کی قطعی تاریخ کسی کو بتاتا نہیں اس کو مخفی رکھوں گا اسی دن ہر آدمی کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا اچھائیاں کی تو اچھا بدلہ ملے گا برائیاں کیں تو برا بدلہ ملے گا۔

دیکھئے حضرت موسی علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ان کے بڑا بھائی حضرت ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کو ان کی مدد اور تعاون کیلئے اللہ تعالی نے نبی بنا دیا دونوں نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نکالا اور ایک خدا کی طرف دعوت دی جن لوگوں نے اس کو نبی ورسول مانا اور ان کی اطاعت کی اور اللہ کے حکموں کو مانا وہ کامیاب ہو کر دنیا سے گئے اور جن لوگوں نے نہیں مانا ان کی اطاعت نہیں کی اور اللہ کے حکموں کو نہیں مانا وہ سب دریائے میں غرق ہوگئے، فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مسئلہ: نبیوں کو نہ ماننے اور انکار کا نتیجہ ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ اللہ تعالی کا عذاب

غضب اس قوم پر نازل ہوئے اور وہ ہلاک ہوئے لہذا جو سید الانبیاء محمد ﷺ کا ان کے لائی ہوئے دین کو نہ مانے گا انکار کریگا ان پر بھی اللہ تعالی کا عذاب وغضب نازل ہوگا۔

(۲۰) قال تعالی ، وعنت الوجوه للحي القيوم وقد خاب من حمل ظلما ومن يعمل من الصالحات وهو مؤمن فلا يخاف ظلما ولا هضما، وكذالك انزلناه قرآنا عربيا وصرفنا فيه من الوعيد لعلهم يتقون او يحدث لهم ذكرا، فتعالى الله الملك الحق ولا تعجل بالقرآن من قبل ان يقضى اليك وحيه وقل رب زدني علما۔ سورة طه الاية ۱۱۱۔۱۱٤

ترجمہ: اور رگڑتے ہیں پیشانی سب کی اس جیتی جاگتی اور ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات کے سامنے اور خائب وخاسر ہوا وہ شخص جس نے انکار کیا اور ظلم کا بوجھ اٹھایا اور جس نے ایمان لایا اور ایمان کے ساتھ عمل صالح کیا اس کو بے انصافی کا کوئی خوف نہیں ہوگا نہ نقصان کا ڈر ہوگا اور اسی طرح اتارا ہم نے قرآن عربی زبان میں اور پھر بیان کیں اس میں ڈرانے کی باتیں ہیں کاش یہ لوگ ڈر جاوے یا ڈالے ان کے دل میں کچھ سوچ وفکر پس اللہ تعالی بلند بالاتر ذات والا ہے وہ بادشاہ ہے واقعی بادشاہ آپ قرآن کو لینے کیلئے جلدی نہ کیجئے جب تک وحی پوری نہ ہوجاوے اور اللہ سے دعا کیجئے اے اللہ علم میں زیادتی کردیجئے۔

(۲۱) قال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدن وقالوا اتخذ الرحمن ولدًا سبحانه بل عباد مكرمون لا

يسبقونه بالقول وهم بامره يعملون ، سورة الانبياء الاية ۲۵۔۲۷

ترجمہ: اور نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو بھی یہی حکم بھیجا ہے، کہ بات یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں نہ کسی کی بندگی ہے سوائے میری بندگی کے صرف میری ہی عبادت ہوگی لہذا تم لوگ میری ہی بندگی کرو! بعض کہتے ہیں کہ رحمان نے اپنے لئے بیٹا بنایا ہے یہ بعض جھوٹ بولتے ہیں اللہ کی ذات بیٹا بنانے سے پاک ہے ساری مخلوق اس کے بندے ہیں اور بعض ان میں برگزیدہ ہیں، بندے کبھی بیٹے نہیں ہوتے پھر وہ بندے اللہ تعالی آگے بڑھ کر کچھ نہیں بول سکتے اس کے بندے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالی اپنی توحید میں یکتا ہے اس کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے پوری کائنات میں اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے سارے بندے ہیں بندوں کے ذمہ ضروری ہے کہ اپنے معبود کی عبادت کریں، کسی اور کی بندگی نہ کریں، بعض ناداں لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنی بعض مخلوق کو بیٹا بنایا ہے یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں کیونکہ مخلوق بندے ہوتے ہیں وہ بیٹے کیسے ہوں گے خالق اور مخلوق کے درمیان باپ بیٹے کا تعلق نہیں ہوتا، خالق کسی کو بیٹے بنانے سے پاک ہے ہاں بعض ان بندوں میں سے برگزیدہ بندے ہوتے ہیں وہ بھی اللہ کی بندگی کرتے اور عبادت کرتے ہیں لہذا ساری بندوں کو چاہئے کہ اسی ایک اللہ کی عبادت وبندگی کریں گمراہی کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۲) قال الله تعالى ومن يقل منهم اني اله من دونه فذلك نجزيه جهنم كذالك نجزي الظالمين ، سورة الانبياء الاية ۲۹

ترجمہ: جو کوئی ان میں سے کہے کہ میرے سوا کسی اور کی عبادت کرو، پھر ان کو

ہم بھیجد یں گے،جہنم میں ان کی طرح جو ہیں سب کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

وضاحت: توحید کے اثبات میں اللہ تعالی آیات بیان کرنے کے ضمن میں یہ اعلان کردیا ہے کہ جو کوئی کہے کہ میرے سوا کوئی معبود ہے ان کی عبادت کروتو ہم عابد اور معبود دونوں کو جہنم میں ڈالدیں گے ہم ایسے جھوٹ بولنے کا بدلہ دیتے ہیں۔

(۲۳) قال تعالی وما ارسلنا ك الا رحمة للعالمين قل انا يوحى الى انما الهكم اله واحد فهل انتم مسلمون فان تولوا فقل آذنتكم على سواء وان ادرى اقريب ام بعيد ما توعدون ، سورة الحج ۱۰۷۔۱۰۹

ترجمہ: آپ کو جو ہم نے بھیجا ہے سو جہاں والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ ان سے کہدیں کہ مجھکو حکم یہی آیا ہے کہ تمہارے سب کے معبود ایک ہی اللہ ہے اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اس کے حکم اس کے اعلان کو مانتے ہیں یا نہیں اگر مانتے ہیں تو تمہارے لئے نجات ہوگی اور اگر نہیں مانتے ہیں تو ان کو اعلان کردو، کہ ماننے والے کیلئے نجات ہے اور نہ ماننے والوں کیلئے ہلاکت ہے اور ہلاکت کا وقت قریب ہے دور نہیں ہے مگر کتنی قریب یا دور ہے میں نہیں جانتا وہ اللہ جانتا ہے۔

(۲٤) قال الله تعالى ما اتخذ الله من ولد وما كان معه من اله اذا لذهب كل اله بماخلق ولعلا بعضهم عل بعض سبحانه عما يصفون ، عالم الغيب والشهادة فتعالى عما يشركون ، سورة المؤمنون الاية ۹۱۔۹۲

ترجمہ: اللہ تعالی نے بیٹا نہیں بنایا ہے ان کے ساتھ دوسرا کوئی معبود نہیں ہے اگر ایسا ہوتا ہر معبود اپنی اپنی خلقت کو لیکر الگ بھاگ جاتے اور ان میں بعض

معبود بعض کے اوپر غالب آجاتے مگر اللہ کے مقابلہ میں کوئی معبود نہیں ہے بلکہ اس قسم کے الزامات سے وہ بری اور پاک ہے کیونکہ کوئی بیٹا اس وقت بناتا ہے جبکہ اس کو ضرورت اور حاجت ہو بیٹا کی، اللہ تعالی کی ذات ایسی ضرورت اور حاجت سے پاک ہے بلکہ اللہ تعالی مخلوق کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے وہ سب کا خالق و مالک و معبود ہے، وہ عالم الغیب ہے عالم الشہادت بھی یہ لوگ جو الزامات لگارہے ہیں اس سے بلند وبالاتر ہے۔

وضاحت: یہود اور نصاری کی ایک ایک جماعت اللہ تعالی کی ذات پر الزام دیتے ہیں کہ اللہ کے بیٹے ہیں، یہود حضرت عزیز علیہ السلام پیغمبر کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے بیٹے تھے زمانہ دراز تک مرنے کے بعد زندہ ہوئے پھر مر گئے پھر قیامت کے روز زندہ اٹھیں گے۔

نصاری کی ایک جماعت حضرت مریم کو اور حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں اللہ تعالی نے اس کی تردید کردی کہ اللہ تعالی نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے نہ آپ کو بیٹے کی ضرورت یا حاجت ہے البتہ مریم اللہ کی نیک بندی ہے وہ اللہ کی عبادت اور بندگی کرتی تھیں اسی طرح حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالی کے نیک اور برگزیدہ بندہ اور رسول ہیں ان پر انجیل نازل گئی ہے اور ان کو بہت سے معجزات دئے ہیں حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام اللہ کے بیٹے نہ تھے بلکہ اللہ کی ذات تو ان تمام الزامات سے پاک اور بری ہیں۔

(۲۵) وقال تعالی ، ولقد ارسلنا نوحًا الى قومه فقال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره افلا تتقون ، سورة المؤمنون الاية :۲۳

ترجمہ: ہم نے نوح علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف بھیجا رسول بنا کر انہوں نے جا کر اپنی قوم سے کہا اے میری قوم ایک اللہ کی عبادت کرو! تمہارے واسطے اس اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے کیا تم اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے نہیں ہو۔

وضاحت: حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام آدم ثانی ہیں قوم نوح کے پاس آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ان کے برادری کے لوگ شرک، کفر اور دوسری برائیوں میں مبتلا ہوگئے تھے تو اللہ تعالی نے ان کو سمجھانے کیلئے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا آپ نے ساڑھے نوسو سال تک ان کو سمجھائے مگر مقررہ چند لوگوں نے ایمان لائے ان کی قوم کی بھاری اکثرت نے انکار کیا اپنے پیغمبر کے ساتھ ٹھٹا اور مذاق کیا بالاخر اللہ تعالی نے حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دیا کہ تم ایک کشتی بناؤ جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کشتی کے انجیز ہوں گے کشتی جب تیار ہوجائے گی تو ہم قوم نوح میں سے جو ایماندار ہوں گے ان کو اور ان کے ضروری اسباب کو کشتی کے ذریعہ نجات دیں گے اور جو کافر اور مشرک رہیں گے ان کو ہلاک کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوپر سے طوفانی بارش نیچے سے بھی پانی ابلنا شروع ہوگیا سارے کے سارے لوگ جو کافر تھے ہلاک ہوگئے اور صرف ایمان والے ان کے ضروری اسباب بچ گئے، اللہ ایک ہے اس کا ماننا تمام امت کیلئے ضروری ہے جنہوں نے مانا وہ فلاح یاب ہوئے جو نہیں مانے وہ ہلاک وبرباد ہووے جہنمی ہوگئے۔

(٢٦) قال اللّٰه تعالی فتعالی اللّٰه الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الکریم ومن یدع مع اللّٰه الها آخر لابرهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا

یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ، سورة المؤمنون ١١٦ـ١١٨

ترجمہ: اللہ کی ذات بہت بلند و بالاتر ہے وہ واقعی بادشاہ ہے وہی تمہارا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ سارے جہاں والوں کو پالنے والا ہے وہ سب کا مالک ہے عرش عظیم کا مالک ہے پھر بھی کوئی اس کو چھوڑ کر کسی دوسرا معبود کی بندگی کریگا اس کو پکارے گا حالانکہ اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے تو اس کا حساب اللہ تعالی لے گا ان کو حساب دینا ہوگا، ایسے کافروں کیلئے کوئی کامیابی نہ ہوگی خسارہ ہی خسارہ ہوگا آپ اللہ سے اپنے لغزشوں کی مغفرت طلب کیجئے، اور اللہ تعالی سے رحمت کی درخواست کیجئے کیونکہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بہترین رحم کرنے والا ہے۔

(٢٧) واتل علیهم نبأ ابراهیم اذ قال لابیه وقومه ما تعبدون قالوا نعبد اصناما فنظل لها عاکفین ، قال هل یسمعونکم اذ تدعون او ینفعونکم او یضرون قالوا بل وجدنا ابائنا کذالك یفعلون قال افرأیتم ما کنتم تعبدون أنتم وآبائکم الاقدمون فانهم عدو لی الا رب العالمین الذی خلقنی فهو یهدین والذی هو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فهو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین، رب هب لی حکما والحقنی بالصالحین۔ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین واجعلنی من ورثة حنة النعیم۔ سورة الشعراء الایة : ٦٩ـ٨٥

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ سن لیجئے، حضرت ابراہیم

اپنے باپ اور قوم سے مخاطب ہو کر کہا تھا، آپ لوگ جن کی بندگی اور عبادت کرتے ہیں وہ کیا ہیں ان کی کیوں عبادت کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا، ہم تو ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور انہیں کی عبادت میں ہم لگے رہیں گے، ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا تمہارے معبود تمہارے پکار کو سنتے ہیں اور بت تمہیں نفع ونقصان کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا یہ بت بولتے تو نہیں ہیں مگر ہمارے باپ و دادا کو اس طرح بندگی کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں، اب ابراہیم علیہ السلام نے کہا تم لوگ ذرا سوچو! تمہارے باپ دادا اگر کسی حماقت میں مبتلی تھے تم بھی اس حماقت میں مبتلی ہو جاؤ گے، یا اپنی اصلاح کرو گے، یہ بت جب اس دنیا میں تمہارے سے بول نہیں سکتے، نہ تمہیں نفع ونقصان پہنچا سکتے ہیں تو آخرت میں رب العالمین کے سامنے کیا نفع پہنچائیں گے لہذا یہ نہ تمہارے معبود ہونے کے لائق ہیں نہ میرا معبود لائق ہیں یہ میرا دشمن ہے میرا دوست تو اللہ تعالی وحدہ لاشریک لہ ہیں جس نے ہم کو پیدا کیا ہے ہم کو اور سارے جہاں والی مخلوق کو پالتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دیکھاتے ہیں وہی ہم کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہوتا ہوں تو شفا دیتا ہے جب موت کا وقت آتا ہے ہمیں موت دیتا ہے و وزندہ رکھتا ہے اس سے ہم لوگ امید کرتے ہیں قیامت کے دن وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیں گے بخش دیں گے، اور ان سے درخواست کرتے ہیں اے میرا رب میرے بارے اچھا فیصلہ دیدیجئے، اور مجھے صالحین کی جماعت کے ساتھ لاحق کر دیجئے میرا بول کو سچا کر دیجئے پچھلوں میں اور مجھکو جنت النعیم کے وارثوں میں کر دیجئے۔

(۲۸) قال تعالی الا یسجدو ا للّٰہ الذی یخرج الخبأ فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون ، اللّٰہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ، سورۃ النمل ۲۵۔۲۸

ترجمہ: یہ لوگ کیوں سجدہ نہیں کرتے اس اللہ کو جو نکالتا ہے آسمانوں سے اور زمینوں سے پوشیدہ چیزوں کو وہ جانتا ہے تم لوگ جس چیز کو چھپاتے ہو اور جس چیز کو تم ظاہر کرتے ہو اور اس کو بھی جو اللہ کی ذات کی بندگی کرتا ہے وہ اکیلا ہے اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے وہ بڑے تخت عظیم کا مالک ہے جس کی کوئی نذیر نہیں ہے۔

(۲۹) وھو اللّٰہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون۔ سورۃ القصص الایۃ ۷۰

ترجمہ: وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ایک ہی معبود ہے ساری تعریفیں اسی کی ہیں دنیا وآخرت میں سب حکموں کا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے پھر اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

وضاحت: پوری کائنات میں وہی ایک اللہ جو سب کے معبود ہے اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے لوگوں نے اپنی طرف سے جو معبود بنا رکھے ہیں وہ سب غلط اور باطل ہیں دنیا اور آخرت میں ساری تعریفوں کے لائق وہی ایک اللہ ہیں تمام تر اختیارات اسی کے ہیں اسی کے حکموں کو سب کیلئے ماننا ہے کیونکہ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے حساب دینا ہے قیامت قائم ہوگی نیکی وبدی کو تولا جائیگا جنکی نیکی زیادہ ہوں گی تو کامیابی سے ہمکنار رہوں گے اور جن کی بدی زیادہ ہوگی تو وہ ناکامی سے دوچار ہوگے،

ایمان کے ساتھ جائیگا تو گناہوں کے عذاب وسزا کے بعد جنت میں جائیگا اور اگر بے ایمان مریگا تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جانا پڑیگا، تمام انسانوں کو آخرت کی فکر کرنی چاہئے تاکہ آخرت میں معاملہ اللہ کے ساتھ ٹھیک رہے ورنہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔

(۳۰) وادع الی ربّك ولا تكونن من المشركين ولا تدع مع اللّٰه الٰهًا آخر لا اله الا هو كلّ شيء هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون۔ سورة القصص الاية ۸۷-۸۸

ترجمہ: ائے پیغمبر آپ ان کے رب کی طرف دعوت دیں اور انہیں کی عبادت کریں، شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں کیونکہ شرک اور کفر کا گناہ بڑا خطر ناک گناہ ہے انسان کو برباد کر دیتا ہے اللہ ایک ہے اسی کی بندگی کیجئے اسی کی بندگی کی طرف لوگوں کو دعوت دیں، سب حکموں کے پیچھے اللہ کا ہاتھ ہے دوسرا کوئی حاکم نہیں ہے، آخیر میں دنیا سے جانے کے بعد اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے اسی کے پاس اپنے ایمان واعمال کا حساب دینا ہوگا۔

مسئلہ: **دین اسلام پر ایمان ویقین کے ساتھ دنیا سے جائیگا اور اس کے مطابق اعمال اختیار کر کے جائیگا اس کو عذاب سے نجات مل جائے گی اور جو دین اسلام پر ایمان ویقین لیکر نہیں جائیگا اور اعمال بھی دین اسلام کے مطابق نہیں کریگا وہ کیا حساب دے گا اس کیلئے تو ظلمت ہی ظلمت ہوگی، خسارہ ہی خسارہ ہوگا اللہ تعالی تمام بندگانِ خدا کو حساب سے بچاوے۔**

(۳۱) قال تعالى وهو اللّٰه لا اله الا هو له الحمد في الاولى والآخرة وله الحكم واليه ترجعون، قل ارئيتم ان جعل اللّٰه عليكم الليل سرمدًا الى

يوم القيامة من اله غير اللّٰه يأتيكم بضياء افلا تسمعون، قل ارئيتم ان جعل اللّٰه عليكم النهار سرمدًا الى يوم القيامة من اله غير اللّٰه يأتيكم بليل تسكنون فيه افلا تبصرون۔ سورة القصص ۷۰-۷۲

ترجمہ: وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا میں سب تعریفیں اسی کیلئے اور آخرت میں بھی تعریفیں اس کے لئے ہے آپ ان سے پوچھے، کہ اللہ تعالیٰ پوری رات کو قیامت تک کیلئے حکم دیوے کہ ہمیشہ رات رہے تو کون ہوگا سوائے اللہ کے دن کی روشنی لانے والا، اسی طرح اگر پورے دن کو کہدے کہ قیامت تک ہی دن رہے کون اللہ ہے سوائے ایک اللہ رات لانے والا ہوگا کیا تم کانوں سے سنتے نہیں نہ آنکھوں سے دیکھتے ہو یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ چوبیس گھنٹے میں کچھ وقت کو دن بنا دیا پھر کچھ وقت کو رات تاکہ تم آرام کرو، نیند کرو، اور دن کو کام کرو رزق تلاش کرو۔

(۳۲) قال تعالى وابراهيم اذ قال لقومه اعبدوا اللّٰه واتقوه ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون، انما تعبدون من دون اللّٰه اوثانا وتخلقون افكا ان الذين تعبدون من دون اللّٰه لا يملكون لكم رزقا فابتغوا عند اللّٰه الرزق واعبدوه واشكروا له اليه ترجعون، وان تكذبوا فقد كذب امم من قبلكم وما على الرسول الا البلاغ المبين ۔ سورة العنكبوت الاية ۱۶-۱۸

ترجمہ: ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا قصہ سنئے جب اللہ تعالی نے ان کو نبی بنایا اور وہ نبی ورسول بنکر اپنے برادری کے لوگوں کے پاس گئے اور کہا ائے میری قوم ایک اللہ کی عبادت اور بندگی کرو اس کی نافرمانی سے ڈرو، یہی

تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن بتوں کی بندگی کرتے ہو یہ صریح جھوٹ باندھتے ہو اللہ کے سوا تم لوگ جن بتوں کو مانتے ہو وہ نہ تمہارے رزق کے مالک ہے نہ تمہیں رزق دیتے ہیں ساری مخلوق کو اللہ ہی رزق دیتا ہے تم ان سے رزق طلب کرو، اور اسی کی بندگی کرو، اسی کا حق شکر ادا کرو، کیونکہ سب کو اسی کے پاس ایک روز لوٹ کر جانا ہے اور اگر تم لوگ جھٹلاتے ہو تو اس سے پہلے اور امتوں نے بھی جھٹلایا تھا وہ اپنا انجام کو پہنچ گئے ہیں تمہارا بھی اسی طرح کا حشر ہوگا، رسول کی ذمہ داری صرف تعلیم وتبلیغ ہے انہوں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے ماننا یا نہ ماننا یہ تمہارے اوپر ہے اگر رسول کی بات مان لوگے تو آخرت میں عذاب الیم سے نجات ملے گی ورنہ عذاب الیم کی سزا ہوگی ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

وضاحت: غرض یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو جب رسول بنا کر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم اور اپنے باپ کے پاس بھیجا تو انہوں نے اپنی قوم کو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کیلئے دعوت دی اور وہ جو بتوں کو پوجتے تھے اس کو غلط اور باطل ہونا بتلایا اللہ تعالیٰ پر صریح جھوٹ باندھنے کی طرح بتلایا تو انہوں نے ابراہیم کو جھٹلایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم تم کو جھٹلایا تو یہ نئی بات نہیں ہے پہلے بھی پچھلی امتوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہے پھر اللہ کی طرف سے جب گرفت آئی تو وہ انجام کو پہنچ گئے ہیں اب اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں گے تو ان کا حشر بھی ایسا ہی ہوگا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت ہوگی مواخذہ ہوگا، پھر کوئی نہ بچے گا۔

کیا ہمارے زمانے کے کفار اور مشرک بھی یہی چاہتے ہیں کہ ان پر قوم ابراہیم کی

طرح عذاب آوے یا یہ لوگ توبہ کر کے دین اسلام میں آنا چاہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب وسزا سے بچ جاوے۔

(۳۳) قال تعالٰی یا ایھا النّاس اذکروا نعمة اللّٰہ علیکم ھل من خالق غیر اللّٰہ یرزقکم من السماء والارض لا الہ الا ھو فانی تؤفکون، وان یکذبوك فقد کذبت رسل من قبلك والی اللہ ترجع الامور۔ سورة فاطر الایة ۳۔٤

ترجمہ: اے لوگو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کے احسانات کو جو تمہارے اوپر ہیں بتاؤ کیا تمہارے اور بھی خالق ہے جو تمہیں روزی دیتا ہے تم کو تو اللہ تعالیٰ خالق ہی آسمان اور زمین تمہیں روزی دیتا ہے اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے وہی تمہارے معبود برحق ہے اسی کی بندگی کرو، تم لوگ کدھر بھٹکتے جارہے ہو، اے نبی آپ کو یہ لوگ اگر جھٹلاتے ہیں تو اس سے آپ پریشان نہ ہو اس سے قبل پچھلے رسولوں کو بھی لوگوں نے جھٹلایا تھا، آخیر میں ایک روز وہ سب ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے میرے عذاب اور سزا سے یہ لوگ نہیں بچ سکیں گے۔

(۳٤) قل انما انا منذر وما من الہ الا اللّٰہ الواحد القھار، رب السموات والارض وما بینھما العزیز الغفار۔ سورة ص ٦٥۔٦٦

ترجمہ: آپ کہہ دیں میں تو صرف ڈرانے والا ہوں معبود تو سوا اللہ کے کوئی نہیں ہے جو اکیلا ہے دباؤ ڈالنے والا ہے وہ رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں ان کا، وہ زبردست اور غالب والا ہے اور گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

وضاحت: رسول جو ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سب انسانوں کو ڈرانے والا ہوتا ہے کہ تم لوگ اگر اللہ کی نافرمانی کروگے تو سخت سزا ہوگی اور اگر رسول کی اطاعت کروگے اور اللہ کے حکموں کو مانوگے تو عذاب اور سزا سے نجات ملے گی پوری کائنات میں سوا اللہ کے اور کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے دباؤ ڈالنے والا ہے وہ آسمانوں کا رب ہے زمین کا رب بھی اور آسمان وزمین کے بیچ میں جو کچھ ہیں سب کے رب ہے، وزبردست ذات ہے اور غالب والا ہے اس کے اوپر کسی کا غلبہ نہیں ہے لہذا تمام انسانوں کو چاہئے کہ ایسی ذات کی بندگی کرے اور اس کے حکموں کو مانے اور اس کے رسول جو کچھ بتاوے اس پر عمل کریں ورنہ اللہ جو زبردست غالب والا ہے سخت سزا دے سکتا ہے اس پر کسی کا غلبہ نہیں کوئی روک نہیں سکتا۔

(۳۵) قال تعالیٰ ذالکم اللّٰه ربکم له الملك لا اله الا هو فانی تصرفون، ان تکفروا فان اللّٰه غنی عنکم ولا یرضی لعباده الکفر وان تشکروا یرضه لکم ولا تزر وازرة وزر أخری ثم الی ربّکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم تعملون انه علیم بذات الصدور۔ سورة الزمر الایة ٦۔٧

ترجمہ: وہ اللہ ہے جو رب ہے تمہارا، سب کائنات اسی کا ملک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک ہی معبود ہے پھر تم لوگ کہاں پھیرے جاتے ہو، تم کفر کروگے تو اللہ تم لوگوں سے مستغنی ہے بے نیاز ہے وہ کسی بندہ کیلئے کفر پر راضی نہیں ہے اور اگر تم شکر کرتے ہو تو تمہارے شکر کی قدر کریگا اچھا بدلہ دیگا، نہ اٹھائیگا کوئی ایک دوسرے کا بوجھ پھر سب اپنے اپنے ایمان وعمل لیکر آئیگا اگر کفر وشرک کیا اس کو لیکر آئیگا پھر اللہ تعالیٰ سب کو بتادیگا اس نے جو کچھ کیا اور اس

کا بدلہ بھی دیگا وہ اللہ ظاہر اور باطن کی ہر چیز کو جانتا ہے بلکہ تمہارے سینوں میں جو کچھ چھپا رکھا اس کو بھی جانتا ہے قیامت کے دن سب چیزوں کو ظاہر کردیں گے سب پتہ چل جائیگا۔

یہ آیت اور جیسی دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ان کی نافرمانی نہ کرو، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروگے تو اللہ تعالیٰ تم کو آخرت میں بڑا عذاب اور سزا دیگا اور اگر ان کی اطاعت کروگے تو تمہیں عذاب اور سزا سے نجات مل جائے گی۔

لہذا تمام بنی آدم کو چاہئے کہ اللہ کے حکموں کو ماننے اور پیغمبر کی اطاعت کریں ذرہ برابر نافرمانی نہ کریں کیونکہ ساری کائنات کی خلقت کا مقصد یہ ہے کہ جن اور انسان اس اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرے اور اسی کی بندگی کرے اور رسولوں کی اطاعت کریں اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہے تو کفری کی گناہ ہوگا اور ناشکری ہوگی جس کی سزا سخت ہوگی، لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ سورة ابراھیم الایة ٧

(٣٦) قال تعالیٰ تنزیل الکتاب من اللّٰه العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا اله الا هو الیه المصیر ما یجادل فی آیات اللّٰه الا الذین کفروا فلا یغررك تقلبهم فی البلاد۔ سورة غافر الایة ٢۔٤

ترجمہ: اتارنا کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو کہ زبردست غالب ہے

ساری کائنات کے بارے میں باخبر ہے گناہوں کوبخشش کرنے والا ہےاورتوبہ
قبول کرنے والا ہے، نافرمانی پرسخت عذاب دینے والا ہےاورقدرت والا ہے
اس کےسوا کوئی معبودنہیں ہے وہی ایک ہی معبود ہے پھراس دنیا کی زندگی کے
بعداسی کی طرف لوٹ کرجانا ہےقرآن کی آیات کے بارے میں وہی لوگ
جھگڑتے ہیں جوکفراورنافرمانی کرتے ہیں،سوتجھ کودھوکہ میں نہ ڈالے اس
سے کہ وہ شہروں میں چلتے پھرتے ہیں۔

وضاحت: قرآن کریم اللہ کی جانب سے نازل شدہ کتاب ہے،اوراللہ تعالی کی ذات زبردست غالب ہے،اس کے پاس ساری کائنات کے بارے میں ذرہ ذرہ کا علم ہے، جولوگ گناہوں سے معافی چاہتے ہیں،ان کوبخشش دینے والا ہے،اور جوتوبہ کرنے والے ہیں،ان کی توبہ قبول کرنے والا ہے، بڑے طاقتور ہے،اس کےسوا کوئی معبودنہیں، وہی اکیلا مخلوقات کے معبود ہے،سب کولوٹ کراسی کے پاس جانا ہے، جو ایمان وعمل کے ساتھ جائیں گے،ان کواچھابدلہ دیگا،اور جوکفراورشرک اورنافرمانی کے گناہوں کولیکر جائیگا،ان کوان کے مطابق عذاب اورسزا دینے والا ہے،اوران کوسزا دینے میں کوئی روک نہیں سکتا، کیونکہ وہ زبردست طاقتور ہے،اسی قرآن کریم کی آیات کے بارے میں جھگڑنے والے وہی لوگ ہوں گے جوشرک اورکفراورنافرمانی میں مبتلا ہیں،سوان کے کافروں اورمتکبرّوں کے چلت پھرت کودیکھکر آپ دھوکہ نہ کھائیں یہ چلت پھرت چندروز کیلئے ہیں پھر جب اپنے رب کے پاس آئیں گےان کوسب بدعملی اوربدکرداری کا بدلہ مل جائیگا۔

ہمارے زمانہ کے جومشرک کفار، نافرمان قرآن اورقرآنی آیات کے بارے میں

انکارکرتے اورکفرکرتے ہیں وہ بھی پچھلے کافروں اورمشرکین کے بھائی ہیں جوحشر پچھلے والے کفار کا ہوگا وہی حشر اس زمانہ کے کافروں ،مرتدین ،منکرین کا ہوگا ،اور جوکفر وشرک اوراپنے گناہوں سے توبہ کرکے ایمان لائیں گے اورنیک اعمال اختیار کریں گے ان کواللہ تعالی بخشش کردیگا۔

(۳۷) اللّٰه الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیه والنهار مبصرا ان اللّٰه لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ، ذالکم اللّٰه ربکم خالق کل شیء لا اله الا هو فانی تؤفکون، کذالك یؤفك الذین کانوا بایات اللّٰه یجحدون۔ سورة الغافر الایة ٦١-٦٣

ترجمہ: اللہ ہےجس نے بنایا ہےتمہارے واسطےرات کوتا کہ تم لوگ اس میں
چین وسکون حاصل کرسکواور بنایا ہےدن کواجالا اورروشن والا تا کہ تم اپنے
ضروری کاموں کوانجام دےسکو،،اللہ تعالی بڑافضل والا ہےلوگوں پرمگر
لوگوں کی اکثریت اللہ تعالی کےاحسان کومانتےنہیں،یہی اللہ ہے جوتمہارے
رب ہےاورسارے جہان والوں کارب ہےخالق ومالک ہےوہی سب کے
معبود ہےسب لوگوں کیلئے اس کےسوادوسرا کوئی معبودنہیں ہے پھرتم لوگ کدھر
بھاگتے جارہے ہو، بھاگنے والےتووہی لوگ ہوتے ہیں جواللہ کی آیات کے
منکرہوتے ہیں اوران کےحکموں کےانکارکرتے ہیں۔

یہ تمہارے رب ہے پروردگار ہےجس نےتمہارے واسطے زمین بنائی تا کہ تمہیں ٹھہرائے اگر زمین نہ بناتے تو تم کہاں ٹھہرتے اورتمہارے واسطے آسمانوں کوچھت بنادئےتم لوگ تمام آفتوں سے محفوظ ہواوراچھی اچھی صورت میں بنائی اورتمہارے

کھانے کیلئے روزی کا انتظام کیا اور صاف ستھرے کھانے کھاتے ہو، یہی تمہارے رب ہے پروردگار ہے جو بڑے بابرکت ذات ہے اور پورے جہاں والوں کا رب ہے وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے وہ تمہارے سب کے معبود ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے نہ کوئی اس کے لئے لائق ہے، خالص دل سے اسی کو پکارو اسی کو یاد کرو، اسی کی عبادت کرو اسی کی بندگی کرو، پس دین اسی کا ہے اور سب خوبیاں اسی کی ہیں جو رب ہے سارے جہاں والوں کا۔

وضاحت: مذکورہ بالا آیات کے اندر اللہ تعالی نے اپنے تعارف دیا جتنی چیزیں بیان کی ہیں ان کو دیکھنے اور پڑھنے کے بعد کوئی بندہ بدون اقرار کے نہیں رہ سکتا الا یہ کہ کوئی سخت پتھر دل کا آدمی ہوگا وہ اللہ کا اقرار نہیں کریگا، سب سے پہلے یہاں پر اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ، اس نے تمہارے واسطے رات اور دن بنایا تا کہ تم لوگ رات کو چین وسکون حاصل کرسکو، اور دن کو روشنی دیکر بنایا تا کہ تمہارے ضروری کام کو انجام دے سکو، یہ دو نعمت اللہ تعالی نے فضل کر کے بندوں کو دی ہیں اگر پورے وقت ۲۴ گھنٹے رات ہوتی کون ہوتا دن کو لاتا اسی طرح اگر پورے وقت ۲۴ گھنٹے دن ہوتا چین وسکون کیلئے کیسے وقت ملتا۔

یہی اللہ تعالی تمہیں پیدا کرنے والا ہے تمہارے مالک اور خالق ہے یہی تمہارے معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فرماتے ہیں تم لوگ اپنے رب کو چھوڑ کر کدھر بھاگتے جاتے ہو، بھاگنے والے تو وہی ہوتے ہیں جو اللہ تعالی کی آیات کے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے حکموں کے نافرمان ہوتے ہیں کیا تم یہی منکروں میں سے ہو نافرمانوں

میں سے ہو، وہی اللہ نے تمہارے ٹھہرانے کیلئے زمین بنائی ہموار، تا کہ تم مکان بنا سکو اگر ناہموار زمین بنادیتے مکان نہیں بنا سکتے بیچ میں راستے رکھے درمیان میں ندیاں اور نہریں رکھی ہیں تا کہ تمہاری سہولت رہے آسمان کو تمہارے چھت بنادئے بے شمار آفتوں سے حفاظت ہوگئی آسمان کے بیچ میں سورج اور چاند لگادئے ان کی چلت پھرت سے تم رات و دن اور مہنوں کا حساب کر سکے بے شمار چیزوں کے حسابات اسی پر موقوف ہے یہ اللہ تعالی کتنی بڑی مہربانی ہے پھر پورے آسمان چاند وسورج کے علاوہ بے شمار چھوٹے بڑے ستارے لگادئے اس سے تم لوگ روشنی حاصل کرتے اور اوقات متعین کرتے ہو آسمان سے بارش برسانے کا انتظام کیا ہے زمین سے رزق کا انتظام کیا تمہارے صاف ستھرے رزق یہاں سے تیار ہوتے ہیں خود بھی کھاتے ہو اپنے جانوروں کو بھی کھلاتے ہو، یہ کتنی بابرکت ذات ہے جو تمہارے واسطے بے شمار اشیاء پیدا کی ہیں جن سے تم فائدے اٹھاتے ہو یہی تمہارے معبود ہے وہ چاہتا ہے کہ تم انہیں کی عبادت و بندگی کرو، خالق و مالک کو پہنچانو مخلوق کی عبادت و بندگی نہ کرو، عقل و دانش والے لوگوں کو یہی کرنا چاہئے، اللہ تعالی سب کو توفیق دیوے کہ اللہ کی ذات پر ایمان لاوے اور اسی کے واسطے نیک اعمال اختیار کرے تا کہ دنیا کی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی بہتر ہو ایمان و نیک اعمال کے بغیر آخرت کی زندگی بہتر نہیں ہوسکتی۔

اللہ تعالی نے اپنے تعارف دیا اور اس کیلئے نشانیاں بیان کی ہیں اور ایسے کاموں کو ذکر کیا ہے کہ سوائے اس کے کوئی نہیں کرسکتا ان نشانیوں کو دیکھکر بھی اگر کوئی آپ پر ایمان نہیں لاتا تو اس کے بڑھ کر دوسرا کوئی بد بخت نہیں بن سکتا جیسے وہ خالق لیل ونہار

ہے وہ خالق تمام مخلوق ہے کتنے لوگوں کو گنیں گے لہذا اس پر ایمان لانا سب پر ضروری ہے ورنہ کفر ہوگا شرک ہوگا۔

(۳۸) قال تعالی قل انی نهيت ان اعبد الذين تدعون من دون الله لما جائنی البينات من ربی وامرت ان اسلم لرب العالمين۔سورة الغافر الاية ٦٦

ترجمہ: آپ لوگوں سے کہدیں مجھکو منع کردیا گیا کہ میں پوجوں ان کو جن کو تم پکارتے ہو سوا اللہ کے جب پہنچ چکی ہیں میرے پاس کھلی نشانیاں میرے رب کی جانب سے اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ تابع ہو جاؤں پورے جہاں کے پروردگار کا۔

وضاحت: نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا جارہا ہے کہ آپ لوگوں سے کہدیں میں اللہ تعالی کا نبی اور اس کا رسول ہوں اللہ تعالی اپنے رسول اور پیغمبروں سے خطاب کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ عام انسانوں کو پیغام دیتے ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ یہ کفار اور مشرک لوگ جن بتوں کی پرستش کرتے ہیں تم ان کی پرستش مت کرو بلکہ تم اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کیا کرو، یہی حکم تمام امتی کیلئے ہے اگر یہ لوگ اللہ کے حکم کو مانتے ہیں تو اللہ کے فرماں بردار بندے ہوں گے اور اگر اس کے خلاف کریں گے تو یہ منکر اور کافر بنیں گے جہنمی ہوں گے۔

(۳۹) هو الذی خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون، هو الذی يحيى ويميت فاذا قضى امرا فانما يقول له كن فيكون الم تر الى الذين يجادلون فی آيات الله انى

يصرفون ، الذين كذبوا بالكتاب وبما ارسلنا به رسلنا فسوف يعلمون، اذ الاغلال فی اعناقهم والسلاسل يسبحون، فی الحميم ثم فی النار يسجرون ثم قيل لهم اين ما كنتم تشركون من دون الله قالوا ضلوا عنا بل لم نكن ندعوا من قبل شيئا كذالك يضل الله الكافرين۔ سورة الغافر الاية ٦٧ ـ ٧٤

ترجمہ: یہی اللہ ہے جس نے پیدا کیا ہے تم کو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر صحیح سالم بچہ یا بچی پھر جب تک جوانی تک پہنچ جاؤ پھر بوڑھے ہو جاو پھر ایسا ہے ان میں سے کوئی مرجاتا ہے اس سے پہلے تاکہ مقررہ مدت تک رہے پھر مرجاوے اور تاکہ تم سوچو کہ سب کچھ کون کررہا ہے وہی اللہ کی ذات ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے وہ جب کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہے وہ کہدیتا ہے ہو جا پھر وہ چیز ہو جاتی ہے، کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو اللہ تعالی نازل کردہ آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں یہ لوگ کدھر جارہے ہیں جو لوگ اللہ کی کتاب کو جھٹلاتے ہیں اور ان حکموں کو جھٹلاتے ہیں اور اس کو انکار کرتے ہیں جو رسولوں کے ذریعہ حکم دئے ہیں عنقریب وہ لوگ جان لیں گے انجام ان کا کیا ہے جب ان کے گلے میں طوق پڑیں گے اور ان کے پاؤں میں بیڑیاں لگیں گے پھر فرشتے ان کو گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پہنچائیں گے اور وہاں جہنم کے گرم پانی پینگے پھر جہنم میں چھوڑ دئے جائیں گے پھر ان سے کہا جائیگا کہ جن مخلوق کی کہا مانتے تھے اللہ کو چھوڑ کر ان کی بندگی کرتے ہو وہ اب کہاں ہیں وہ جواب دیں گے آج مصیبت کے وقت سب غائب ہو گئے ہیں کوئی نظر نہیں آتا پھر یہ کہیں گے ہم تو کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے پھر وہاں جھوٹ بولیں گے اسی طرح وہ کافر لوگ گمراہی میں پڑیں گے اس وقت کچھ سمجھ میں نہیں آئیگا کہ کیا کریں۔

وضاحت: ان طویل آیات میں اللہ تعالی چندضروری امور کی طرف تمام انسان کو متوجہ کیا ہے، کہ اللہ کے سواء کسی مخلوق کی بندگی نہیں کرنی ہے، اپنے رسول سے کہد یا کہ خبر دار اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا، اور حکم ہوا ہے کہ اسی کی بندگی کرنی ہے، جبکہ اللہ کو عبادت کرنے کی دلائل موجود ہیں مخلوق کی عبادت کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، دیکھئے انسان کو اللہ تعالی کیسے پیدا کیا ہے، سب کے باپ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو خاک اورمٹی سے پیدا کیا، پھر ان کی اولادوں کو ایک بوندناپاک پانی سے، پھر یہ پانی جب ماں کے پیٹ میں گیا، وہاں گوشت کا لوتیڑا بنا، پھر اعضاء بنے، پھر ایک مکمل بچہ یا بچی بنا کر ماں کے پیٹ سے نکلا، پھر چھوٹے بڑا کیا جوان کیا، پھر بوڑھے ہوئے، یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے، پھر ان میں بعض بچپن میں، اور بعض جوانی میں، اور بعض بوڑھے پا آنے سے پہلے مرجاتے ہیں، تاکہ ان کا مقررہ اجل پرعمل ہو، ہر آدمی اپنے مقررہ اجل تک رہ سکتا ہے، پھر رب العالمین کی طرف لوٹنا پڑیگا، تاکہ عقل ودانش والوں کے سمجھ میں یہ باتیں سمجھ میں آجاویں، وہ زندگی بھی دیتا ہے اور مارتا بھی ہے صرف یہ نہیں بلکہ کسی چیز کے بارے میں جب وہ فیصلہ کرتا ہے تو کُنْ کہد یتے اور وہ ہوجاتی ہے۔

کیا آپ لوگ دیکھتے نہیں اللہ کی آیات نشانیاں پر جھگڑتے ہیں، یہ لوگ کدھر جانا چاہتے ہیں، جو لوگ اللہ کی کتاب کو جھٹلاتے ہیں اور اپنے رسول اور نبی کے لائے ہو احکام کو جھٹلاتے ہیں یہ لوگ عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوگا، ان کے گلے میں طوق ڈالا جائیگا، اور پاؤں میں بیڑیا ڈالی جائیں گی، پھر ان کو فرشتے زنجیروں سے

کھینچ کھینچ کر جہنم کی طرف لیجائیں گے، جہنّمیوں کو کھولتا ہو پانی پلائیں گے، اور جہنم میں زبر دستی جھونک دئے جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں جلتے رہیں گے تمام مسلمانوں کو جو اسلام میں داخل ہو کر ایمان واعمال صالحہ کے ساتھ دنیا سے جائیں گے یہ لوگ جنت میں جائیں گے چین وسکون سے رہیں گے اللہ کی بے شمار نعمتوں میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی گذاریں گے، فاعتبروا یا اولی الابصار سورۃ الحشر الایۃ ۲، عقل وہوش میں آئیں عقل وخرد سے کام لیں دنیا رہنے کی جگہ نہیں ہے، یہ نعمتیں نتیجہ ہے ان اعمال صالحہ اور ایمان کی برکت ہے کہ ان کو جہنم کی آگ سے نجات مل جائے گی جنت نصیب ہوگی۔

تمام انسانوں کو آخرت کی سزا اور عذاب سے بچنے کی فکر کرنی چاہئے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے خواہ مالدار ہو یا غریب، خواہ سیاست کرتا ہو یا تجارت کاشت کاری کرتا ہو یا مزدوری اور اس کی فکر کے تحت عقیدے بناوے، اعمال بناوے، اخلاق بناوے، ورنہ سخت سے سخت سزا ہوگی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں جانا پڑیگا۔

(۴۰) ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ، نحن اولیائکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم ، ومن احسن قولا ممن دعا الی اللّٰہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم، سورۃ حم

السجدة الاية ٣٠ ـ ٣٤

ترجمہ: جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے (یعنی دین اسلام کو مان لیا ہے) اور اس پر مضبوطی سے قائم رہے اس میں اٹل رہے موت تک تو موت کے وقت ان کے استقبال کیلئے فرشتے اتریں گے اور ان کو بشارت دیں گے کہ تم لوگ مت ڈرو! اور تم لوگ یہاں سے جانے کے غم بھی نہ کرو، اور خوشخبری سن لو، کہ اس بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، اس میں ہم تمہارے رفیق تھے دنیا اور آخرت میں بھی تمہارے رفیق رہیں گے اور آخرت میں تمہارے واسطے وہ سب کچھ ہوں گے جو تمہارا جی چاہے گا اور جو تم مانگو گے وہی ملے گا یہ سب بطور مہمانی کے ملیں گے اللہ غفور الرحیم کی جانب سے اور جو لوگ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اس سے بہتر کس کی بات ہوگی جبکہ وہ خود اسلام کا مطابق نیک عمل کرتے ہیں اور کہتا ہے میں مسلمانوں میں سے ہوں نیکی اور بدی اچھا اور برا دونوں برابر نہیں ہیں، آپ لوگ دفاع کرو جو بہتر طریقہ سے ہو سکے پھر دشمن بھی تمہارے جگری دوست بن جائیگا اچھے اخلاق کے اثرات بہت زور اثر ہوتا ہے۔

وضاحت: جن لوگوں نے اپنے رب کی الوہیت کا اقرار کیا ان کو یکتا اللہ مانا اس کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک نہیں کیا اور اس کے مطابق دین اسلام اور احکام اسلام پر عمل کیا اور اس میں سچے اور پکے رہے اسی دین اسلام پر موت ہوئی ایسے لوگوں کیلئے اللہ کی طرف سے خوشخبری سنائی جائے گی مرنے سے پہلے فرشتے مرنے والا کو بشارت دیں گے کہ اب دنیا کی تکلیف ختم اب آخرت میں آرام ہی آرام ہے سامنے کوئی پریشانی

نہیں ہے اور پچھلے امور کیلئے رنجیدہ بھی نہیں ہونے دیں گے فرشتے تسلی دیں گے، اور وہ مرنے والے سے بتائیں گے ہم لوگ آپ کے ساتھ ہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی، آئیندہ جتنے مراحل ہیں ہر جگہ آسانی ہوگی جنت میں جانے تک ہم لوگ آپ کے ساتھ رہیں گے جنت میں پہنچا کر ہم آپ سے رخصت ہوں گے، دیکھئے دین اسلام کتنی بڑی نعمت ہے اسی پر عمل کرنے کتنے فائدے ہیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چین وسکون ملے گا بال بچے خدام ہوں گے طبعیت کی چاہت کے مطابق کھانا ناشتہ ملے گا، سیر وتفریح کی جگہ ملے گی اس وقت آخرت کی تکلیف سے نجات مل جائے گی لیکن جن لوگوں نے دنیا میں مزہ اڑایا اور دنیا میں دین اسلام سے منہ موڑا، اس سے اعراض کیا بلکہ انکار کیا کفر کیا شرک کیا مسلمانوں سے توہین امیز معاملات کئے ایسے لوگوں کیلئے جہنم دوزخ ٹھکانہ ہوگا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہاں پر جلتے رہیں گے، کبھی بھی وہاں سے نہیں نکلیں گے۔

اس واسطے جو دین اسلام میں ابھی داخل نہیں ہوا ان کو غور کرنا چاہئے کہ بالآخر آخرت کی زندگی کیا ہوگی کیسی ہوگی اور جو لوگ نام کے واسطے اسلام لے آیا مگر احکام اسلام کے مطابق عمل نہ کیا ان کیلئے بھی افسوس کی بات ہوگی۔

کیونکہ اسلام قبول کرنے کے بعد ضروری فرائض وواجبات پر عمل کرنے ہوں گے، اعمال صالحہ اختیار کرنے ہوں گے ورنہ صرف نام کے اسلام نام کے مسلمان ہونے سے مکمل نجات نہیں ملے گی بلکہ احکام اسلام کو ترک کرنے کی وجہ سے اوامر پر عمل نہ کرنے اور نواھی سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوگا سزا ہوگی سزاؤں کے بعد اگر ایمان تھا تو ایمان کی برکت سے جنت میں جانا نصیب ہوگا۔

(٤١) ام اتخذوا من دونه اولياء فالله هو الولي وهو يحيي الموتى وهو على كل شيء قدير، وما اختلفتم فيه من شيء فحكمه الى الله ذالكم الله ربي عليه توكّلتُ واليه انيب، فاطر السموات والارض جعل لكم من انفسكم ازواجًا ومن الانعام ازواجا يذرئكم فيه ليس كمثله شيء وهو السميع البصير، له مقاليد السموات والارض يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر انه بكل شيء عليم ، شرع لكم من الدين ما وصى به نوحا والذي اوحينا اليك وما وصينا به ابراهيم وموسى وعيسى ان اقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه، كبر على المشركين ما تدعوهم اليه، الله يجتبي اليه من يشاء ويهدي اليه من ينيب۔ سورة الشورى الاية ٩۔١٣

ترجمہ: کیاان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کو اپنے کام بنانے والا دوست ٹھہرالئے جبکہ سب کا دوست کام بنانے والا تو اللہ ہی ہے وہی جلاتا ہے وہی مردہ کو زندہ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور جن باتوں پر تم لوگ جھگڑا کرتے ہو وہ کچھ بھی نہیں ہے سب حکم اللہ کا ہے اللہ تعالی ہی ہمارے اور تمہارے سب کے رب ہے اس پر ہم کو بھروسہ ہے اس کی طرف ہم کو رجوع کرنا ہے آسمان اور زمین کو بنانے والا تمہارے واسطے تمہیں میں سے جوڑا بنایا ہے اور چوپائے میں سے جوڑا جوڑا بنایا ہے تم کو بکھرتے ہوئے اور نظر آتا ہے اسی کی طرح کوئی نہیں ہے وہ سب کی بات سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے اس کے پاس چابیاں ہیں آسمان اور زمین کی رزق کو پھیلا دیتا ہے جس کیلئے چاہے اور جس کیلئے چاہے ناپ کر دیتا ہے کس کو کتنا دینا ہے اس کو معلوم ہے کیونکہ ساری مخلوق کا حال اس کو

معلوم ہے یہ راہ ڈالدی دین میں وہی جس کا حکم کہا تھا نوح علیہ السلام اور جس کا حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور جس کا حکم کیا ہم ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام کو یہ کہ قائم رکھو دین کو اور اختلاف نہ ڈالو، بھاری ہے شرک کرنے والوں کو وہ چیز جس کی تو ان کو بلاتا ہے اور اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع کرنا چاہے۔

وضاحت: ان آیات کے اندر اللہ تعالی نے حکم کیا ہے کہ تمہارے رب اللہ تعالی ہے، اس نے سب کو پیدا کیا ہے، سب کو زندگی دی وہی مارتا ہے، اس نے سب کو روزی دی ہے، وہی کسی کو زیادہ رزق دیتا ہے کسی کو کم، اس کو سب کا حال معلوم ہے اس کے مطابق رزق دیتا ہے، اس نے نوح علیہ السلام سے لیکر سارے پیغمبروں کو حکم دیا ہے، وہ ایک ہی حکم ہے کہ تم دین اسلام پر قائم رہو لوگوں کو دین کی طرف بلاتے رہو، اور لوگوں میں دو قسم کے لوگ ہوں گے جو دین کی طرف آئیں گے ایک تو وہ ہیں جن کو اللہ تعالی نے چن لیا ہے وہ دین کی طرف ضرور داخل ہو جائیں گے دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو طلب حق کی فکر کرتے ہیں اپنے رب کو پہنچاننے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ان کو بھی اللہ راہ دیکھلاتے ہیں راہ دیکھلا دیں گے، مگر جن کو طلبِ حق ہی نہیں ہے نہ ان کو اللہ نے انکو چنا ہے وہ گمراہی میں پڑے رہیں گے حق کی طرف نہیں آئیں گے، خواہ ان کو کتنی ہی تعلیم وتبلیغ کی جاوے، اللّٰھم ارنا الحق حقا وارنا الباطل باطلا واجعلنا من الصالحین یوم القیامة۔

اللہ تعالی نے اپنی وحدانیت کی کچھ نشانیاں بتادی ہے تا کہ ان کو دیکھکر بندہ اللہ کی

ذات پر ایمان لائے اور ایمان لاکر ایمان کے اعمال کو اختیار کرے لادینیت چھوڑ دے دین اسلام اختیار کرے تمام انسانوں کو ان باتوں کو دیکھنا چاہئے اور آخرت کی فکر کرنی چاہئے اس سے ایمان نصیب ہوگا ورنہ کفر میں پڑا رہے گا۔

(۴۲) لـلّـه ملك السموات والارض يخلق ما يشاء يهب لمن يشاء اناثا ويهب لمن يشاء الذكور او يزوجهم ذكرانا واناثا، ويجعل من يشاء عقيما انه عليم قدير،و ما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحى باذنه ما يشاء وانه على حكيم۔ سورة الشورى الاية ٤٩۔٥١

ترجمہ: اللہ کا راج اور اس کا ملک ہے آسمانوں میں اور زمینوں میں اور وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے بخشتا ہے کسی کو بیٹیاں اور کسی کو بیٹے یا بیٹا اور بیٹی دونوں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہے بانجھ بنا دیتا ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا، اللہ کو سب چیزوں کا علم ہے کہاں کیا کرنا ہے اور اس کے پاس سب چیزوں کی قدرت ہے کسی آدمی کا طاقت ہی نہیں کہ اس سے اعتراض کرے بات کرے کہ کیوں کیا، ایسا کیوں ہوا، اس سے بات وہی کر سکتا ہے جس کو وحی آتی ہے تو بطور وحی بندہ سے وہ بات کرتا ہے یا پردہ کے پیچھے یا کسی رسول کو بھیجدیتا ہے اس سے بات کرتا ہے، جتنا چاہے، اس کی ذات بہت بلند اور بالاتر ہے حکمت والا ہے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالی نے چند نشانیاں اپنی وحدانیت کی بیان کی ہیں جن کو پڑھکر سوچ کر بندہ اپنے عقیدے کو درست کر سکے اور اعمال کو ٹھیک کر سکے اور آخرت کی سزا و عذاب سے نجات حاصل کر سکے۔

وضاحت: اللہ تعالی آسمانوں اور زمینوں کا اور وہاں رہنے والے سب مخلوق کے بادشاہ ہے اللہ تعالی انسانوں کو اولادیں عطا کرتا ہے کسی کو خالص لگاتار بیٹیاں دیتا ہے کسی کو خالص لگاتار بیٹے دیتے ہیں کسی کو یکے بعد دیگر ایک بیٹا اور بیٹی دیتا ہے اور کسی عورت کو بانجھ بنا دیتا ہے عارضی یا مستقل عارض سے عوارض کے بعد اولاد ہوتی ہے مستقل بانجھ کو کچھ نہیں ہوتا، چاہے کچھ ہی کرے۔

کیونکہ اللہ تعالی کو معلوم ہے کہاں اور کس کے یہاں کیا دینا ہے کیا نہیں دینا ہے کسی کو کچھ اعتراض کا حق ہی نہیں بلکہ اس سے بات بھی نہیں کرسکتا، مگر بذریعۂ وحی کے بات ہوسکتی صاحب وحی کے ذریعہ کرتا ہے یا پردہ سے بات کرتا ہے کسی رسول بھیجکر رسول کے ذریعہ بات کرتا ہے، اس کی ذات بہت اونچی ذات ہے بڑی حکمت والی ذات ہے، لہذا اللہ تعالی کے بارے میں اس طرح عقیدت اور عظمت اور محبت کے ایمان رکھے گا تو آدمی ایماندار ہوگا ورنہ بے ایمان رہے گا۔

(۴۳) قال تعالى ولما جاء عيسى بالبينات قال جئتكم بالحكمة ولابين لكم بعض الذى تختلفون فيه فاتقوا الله واطيعون ان الله هو ربى وربكم فاعبدوه، هذا صراط مستقيم۔ سورة الزخرف الاية ٦٣۔٦٤

ترجمہ: اللہ تعالی نے فرمایا جب حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ان کی قوم کے پاس واضح نشانات اور دلائل لیکر آئے اور آپ نے ان سے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت کی باتیں لیکر آیا ہوں اور تمہارے درمیان جو مختلف باتیں ہیں ان کو صاف کرنے آیا ہوں تم لوگ ایک اللہ کی نافرمانی سے ڈرو!

اور میں اللہ تعالی کا بھیجا ہوا رسول ہوں تم لوگ میری اطاعت کرو بے شک اللہ
کی ذات اکیلی ہے وہ میرا رب اور تمہارے بھی رب ہے اسی کی بندگی کرو!
اور یہی اللہ تعالی کا صراط مستقیم اور سیدھی راہ ہے پھر ان میں بعض نے
اختلاف کیا حضرت عیسی علیہ السلام کے قول کو نہ مانے اور انکار کیا جس
پر اللہ کی طرف سے عذاب آیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔

وضاحت: عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اپنی قوم سے فرمانا شریعت موسی کے زمانہ اور شریعت عیسی علیہ السلام کے مابین جو مختلف فیہ مسائل ہیں ان کو صاف کر کے بیان کرتا ہوں اور حکمت کی باتیں لیکر آیا ہوں اللہ تعالی کی نافرمانی سے تم ڈرو، اور میری اطاعت کرو، بے شک میرا رب اور تمہارے رب ایک ہے لہذا اس کی بندگی کرو اور کسی کی بندگی مت کرو! اور بندگی میں میری اطاعت کرو! میری مخالفت مت کرو، یہی اللہ تعالی کے طراط مستقیم اور سیدھی راہ ہے۔

یہ چند امور ہیں ان میں اگر وہ اتفاق کر لیتے کیا ہی اچھا تھا مگر انہوں نے نہ اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور نہ ہی میری مخالفت سے باز آیا، جس کی وجہ سے ان پر عذاب آئیگا جہنم کے عذاب جو ہمیشہ کیلئے جلنے اور جلانے کیلئے ہوگا، لیکن جو لوگ اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہے اور میری اطاعت کرتے رہے وہ سب مرنے کے بعد جنت میں جائیں گے، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نعمتوں میں رہیں گے جس کے متعلق بعد کی آیات بتلا رہی ہیں۔

آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اپنے زمانہ کے نبی کی اطاعت امتی پر لازم اور

واجب ہے اگر نبی کی اطاعت کریں گے تو اطاعت کرنے والے نجات پانے والے ہوں گے اور جو لوگ نبی کے خلاف کام کریں گے یہ لوگ اللہ تعالی کے عذاب وسزا سے نجات نہیں پائیں گے تمام انسانوں کو آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔

(٤٤) وهو الذى فى السماء اله وفى الارض اله وهو الحكيم العليم وتبارك الذى له ملك السموات والارض وما بينهما وعنده علم الساعة واليه ترجعون ولا يملك الذين يدعون من دونه الشفاعة الا من شهد بالحق وهم يعلمون ولئن سألتهم من خلقهم ليقولن الله فانّى يؤفكون۔ سورة الزخرف الاية ٨٤۔٨٧

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کی بندگی آسمان میں ہے اور اس کی بندگی میں زمین
ہے وہ بڑی حکمت والا ہے اور تمام چیزوں کو جاننے والا ہے بڑی بابرکت والی
ذات ہے اس کی ملکیت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور دونوں کے بیچ میں
اور اسی کے پاس علم قیامت قائم ہونے کا دن کا سب کو ان کے پاس جانا ہے
اور اختیار نہیں رکھتے وہ لوگ جن کو پکارتے ہیں سفارش کا مگر جس نے گواہی
دی سچی اور ان کی خبر تھی اور اگر تو ان سے پوچھے کہ ان کو کس نے بنایا تو کہیں گے
اللہ نے پھر کہاں سے الٹ جاتے ہیں بھاگنے کا ادھر ادھر جانے کا
کوئی راستہ نہیں ہے۔

وضاحت: آسمان وزمین میں وہی ایک ایک اللہ کی عبادت ہو رہی ہے نیک بندے اسی کی عبادت کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی ساری ملکیت اسی کی ہے کوئی ان

کے ساتھ شریک نہیں ہے، جو بڑی حکمت والی اور بابرکت ذات ہے سارے نبیوں اور رسولوں کو اسی نے بھیجا ہے صرف انسان اور جنوں کی ہدایت کے واسطے اس لئے تمام آسمانوں میں اسی کی بندگی ہورہی ہے آسمانی مخلوق اس کی عبادت کرتی ہیں اور زمینوں میں زمینی نیک مخلوق اسی کی عبادت کرتے ہیں اللہ کے نبیوں نے اور رسولوں نے اور ان کے ماننے والوں نے وہی ایک اللہ کی عبادت کررہے ہیں لہذا محمد رسول اللہ کے زمانہ میں وہی آسمان وزمین کے مالک وخالق نے آپ ﷺ کو آخری نبی بنا کر بھیجا ہے اس واسطے سب کو وہی ایک اللہ کی عبادت اور بندگی کرنی ہے اور آپ کے رسول محمد ﷺ کی پیروی میں بندگی اور عبادت کرنی ہے اور آپ نے جو شریعت لائی ہے اسی کو ماننا ہے اگر اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت اور بندگی کریں گے تو یہ شرک ہوگا اور بڑا کفر ہوگا تمام نبیوں اور رسولوں کی مخالفت ہوگی اور آپ کی شریعت دین اسلام کو ماننے سے آدمی مسلمان ہوگا اور آپ کی شریعت دین اسلام کو نہ ماننے اور انکار کرنے سے آدمی کافر ہوگا، مشرک ہوگا نبیوں اور رسولوں کے منکر ہوگا جہنمی ہوگا۔

اس لئے آدمی کو دیکھنا چاہے کہ دین اسلام اور محمد ﷺ کو شریعت کو ماننے میں عافیت ہے نہ ماننے میں ہر آدمی کو سوچنا چاہئے کہ کیسے زندگی گذار کر دنیا سے جائیگا مسلمانوں کی زندگی یا کافروں کی زندگی۔

محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے نہ ان کے بعد دین اسلام کے علاوہ اور کوئی دین آئیگا لہذا عذاب جہنم سے نجات کیلئے ایک ہی راستہ ہے کہ دین اسلام کی پیروی کیجاوے اس کی متابعت کیجاوے ورنہ نجات نہ ہوگی جہنم میں جانا پڑے گا۔

(٤٥) قال تعالىٰ حم والكتاب المبين انا انزلناه في ليلة مباركة انا كنا منـذريـن فيها يفرق كل امر حكيم امرًا من عندنا انا كنا مرسلين رحمةً من ربك انـه هـو السـميـع الـعـليم رب السموات والارض وما بينهما ان كنتم موقـنيـن لا الـه الا هو يحيي ويميت ربكم ورب آبائكم الاولين بل هم في شك يلعبون فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب اليم ـ سورة الدخان الاية ١ ـ ١١

ترجمہ: سورۃ حٰم، اور کتاب مبین کی قسم ہے میں ہی نے اس کتاب کو مبارک رات لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے، ہم ہیں لوگوں کو ڈرانے والا اس میں جدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا حکم ہوکر ہمارے پاس سے آئے ہیں، ہم ہیں بھیجنے والا قرآن کو بمعرفت جبرائیل امین کے محمد ﷺ پر اور یہ سب تیرے رب کی جانب سے خالص رحمت ہی رحمت ہے وہ سب چیزوں کو سننے والا اور جاننے والا ہے آسمان وزمین اور ان کی بیچ والی اشیاء کے مالک پروردگار ہے اگر تمہیں یقین آوے وہ اللہ ایک ہی معبود ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے وہ جلاتا ہے وہی مارتا بھی ہے وہ تمہارے رب ہے اور تمہارے آباء واجداد کا رب بھی ہے مگر یہ لوگ دھوکہ میں کھیل رہے ہیں، سوا انتظار کیجئے اس دن کا کہ آسمان دھواں کو لاوے جو گھیر لیوے سب لوگوں کو بھی کیسے دردناک عذاب ہوگا۔

مسئلہ: قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے آیت میں اس کی بڑی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نبی نے اس کو اللہ تعالیٰ سے قرآن کو اخذ کیا ہے پھر آپ سے صحابہ کرام نے اور صحابہ کرام سے تابعین اور تبع تابعین نے اخذ کیا ہے سلسلہ وار طبقةً بعد طبقةٍ

قرآن ہمارے پاس آیا ہے اس کو ماننا اور اس پر عمل کرنا تمام انسانوں پر لازم اور واجب ہے۔

وضاحت: اللہ تعالی نے سورۂ دخان کی قسم کھا کر بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اس قرآن کتاب کو مبارک رات لیلۃ القدر میں آسمانِ دنیا میں نازل فرمایا ہے، ۲۳ سال میں، حسبِ ضرورت اللہ کے حکم سے جبرائیل امین نے اس کو، محمد ﷺ پر اتارتے رہیں اور نبی علیہ السلام صحابہؓ کو اس کی تعلیم کرتے رہے جب اس کا اترنا ختم ہوا تو قرآن کی تعلیم جاری رہی، صحابۂ کرام نے آپ ﷺ سے پورا قرآن کو لفظاً و معنًی اخذ کیا پھر نبی علیہ الصلوۃ والسلام دنیا سے تشریف لیجا چکے ہیں، اللہ تعالی نے سورت مذکورہ کی قسم کھا کر فرمایا یہی قرآن کو ہم نے اتارا ہے دوسرا کسی نے نہیں اتارا ہے اور محمد بن عبداللہ قرشی پر نازل فرمایا ہے کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ان کو رسول بنایا گیا ہے اسی قرآن میں بہت سی آیات ہیں، ماننے والوں کو بشارت سناتی ہیں، اور بہت سی آیات ہیں جس میں نہ ماننے والوں کو وعید سناتی ہے، اور سب فیصلہ لیلۃ القدر کو ہوجاتے ہیں، مثلاً کتنے لوگ دنیا میں آئیں گے پیدا ہوں گے، اور کتنے لوگ دنیا سے جائیں گے، سب واقعات جو ہوں گے سب کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہوتا ہے، اور چونکہ باری تعالی حکیم ہے تو ہر کام حکمت کے تحت ہوتا ہے، وہ لوگوں کو پیدا کرتا ہے پھر ان کو موت بھی دیتا ہے، لیکن کافر اور منکرین دنیا کے ساز وسامان کو دیکھکر اس میں پڑے ہوئے ہیں کھیل اور تماشے مصروف ہیں یہ کھیل وتماشے قیامت قائم ہونے تک ہیں، پھر آسمان وزمین کچھ نہ رہے گا سب لوگوں ختم ہو کر پھر دوبارہ اٹھیں گے جس نے

جو کچھ کیا اس کو اس کا بدلہ ملے گا اچھا یا برا۔

جن لوگوں نے اللہ تعالی کو ایک اللہ مانا، اور اللہ کے نبی سید المرسلین محمد ﷺ کو رسول مانا ان کی اطاعت کی اور ان کی لائی ہوئی شریعت اسلامیہ کو تسلیم کر کے ان کا اقرار اور عمل بھی کیا اور ان کی موت اسی ایمان ویقین پر ہوا تو اللہ کے یہاں ان کیلئے بشارت ہی بشارت ہے وہ لوگ قبر میں حشر میں پلصراط میں، وزن اعمال کے میزان کے پاس خوش ہوں گے اور جن لوگوں نے اللہ تعالی کو نہ مانا نہ اپنا رب ہونے کا اقرار کیا نہ ہی رسول ہونے کا اقرار کیا نہ ان کی شریعت کو تسلیم کیا ایسے لوگ کافر اور مشرک ہیں قبر سے لیکر حشر تک سب جگہ میں ان کو رسوائی ہوگی، یہ ذلیل وخوار ہوں گے بالآخر دوزخ میں جائیں گے اور وہاں پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔

(۴۶) اللّٰہ الذی سخّر لکم البحر لتجری الفلك فيه بامر ولتبتغوا من فضله ولعلكم تشكرون، وسخر لكم ما فی السموات وما فی الارض جميعا منه ان فی ذالك لايآت لقوم يتفكرون ، قل للذين آمنوا يغفروا للذين لا يرجون ايام الله ليجزی قوما بما كانوا يكسبون، من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها ثم الی ربكم ترجعون ۔ سورة الجاثية ۱۲۔۱۵

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تابع بنادیا تمہارے دریا کو کہ چلیں اس میں جہاز اس کے حکم سے اور تاکہ تم تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ تم اس کے حق کو مانو! اور کام لگا دیا تمہارے جو کچھ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں سب کو اپنی طرف سے اس میں بے شمار نشانیاں ہیں ان لوگوں کے واسطے جو دھیان

کرتے ہیں آپ ایمان داروں سے کہہ دیں درگذار کریں ان سے جو امید
نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی تاکہ وہ سزا دیں ایک قوم کو بدلہ اس کا جو کماتے
تھے، جس نے نیک عمل کیا تو اپنے فائدے کے واسطے کیا اور جس نے برا عمل
کیا سو اپنے حق میں برا کیا ہے پھر اللہ کی طرف پھر کے جاویں گے۔

وضاحت: اللہ تعالیٰ خود ہی بتاتے ہیں کہ اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع بنا دیا تم جہازوں اور کشتیوں کے ذریعہ سفر کرتے ہو ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان لیجاتے ہو آسمان میں جو چیزیں ہیں چاند اور سورج ستاروں کو تمہارے فائدے کیلئے چوبیس گھنٹے ڈیوٹی میں لگا دیا ہے رات جاتی ہے دن آتا ہے پورے دن روزی کماتے ہو شام کو گھروں کو واپس آتے ہو، تاکہ اللہ کی نعمتوں کو دیکھو اور اللہ تعالیٰ کے حق ربوبیت کو مانو! ان تمام چیزوں میں بڑی نشانیاں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ یہ سب کچھ تمہارے واسطے کئے ہیں جو لوگ ایمان اور یقین رکھتے ہیں ان سے آپ کہہ دیں کہ منکرین اور کافروں کے انکار سے ناامید نہ ہو جیسا کہ ایمان اور یقین والوں کیلئے ہم نے اچھے بدلہ رکھے ہیں ان منکرین کیلئے برے اعمال کرنے والوں کیلئے سزائیں بھی رکھی ہیں وقت آنے پر وہ سزائیں بھگتیں گے سزاؤں کا مزہ چکیں گے۔

اگر آخرت میں عذاب اور سزا بھگتنی ہے جو جو چاہے کرے اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گذارے اور اگر عذاب آخرت سے نجات حاصل کرنی ہے تو بہت جلد از جلد لادینیت اور بداعمالیوں سے توبہ کر کے دین اسلام کا راستہ اختیار کرے اور اعمال اسلام پر چلا کرے اس سے اللہ تعالیٰ نجات آخروی عطا فرمائیگا۔

(٤٧) هو اللّٰه الذى لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو اللّٰه الذى لا اله هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارى المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما فى السموات والارض وهو العزيز الحكيم ـ سورة الحشر ٢٢ـ٢٤

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں جو جانتا ہے تمام پوشیدہ چیزوں
کو اور تمام ظاہر شدہ چیزوں کو وہ بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے وہ اللہ ہے
جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے وہ بادشاہ اس کی ذات تمام عیوب اور
نقصانات سے پاک ہے اس کی صفت سلام ہے تمام مخلوق کو سلامتی وہی
دیتا ہے امن وآمان وہی دیتا ہے وہی پناہ میں لینے والا ہے، زبردست دباؤ
ڈالنے والا ہے، وہ عظمت والا ہے ہر قسم کے شریک سے پاک ہے اس کے
ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، وہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو بنانے والا ہے سب
چیزوں کو باہر نکالنے والا ہے، صورت بنانے والا ہے، پاکی بیان کرتی ہے اس
کی تمام آسمانی مخلوق اور زمینی مخلوق، وہ زبردست غالب اور طاقتور ذات ہے
اور حکمت والا ہے۔

وضاحت: مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف دیا ہے کہ اللہ وہ ہے جو ساری مخلوق کیلئے معبود ہے، وہ اکیلا ہے، اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، وہ پوری کائنات کیلئے بادشاہ ہے بادشاہ بھی بڑا مہربان، اور رحم والا، اور طاقت وار اور غالب ہے، وہ ساری چیزوں کے خالق ومالک ہے اور سب چیزوں کی ظاہری، صورت بنانے

والا ہے، اور ہر چیز کے اندر اس کیلئے ضروری اشیاء رکھدی ہیں، اور آسمانی زمینی مخلوق سب اس کے تابعدار ہیں، چاند وسورج کو دیکھئے جس دن سے اس کا ذمہ لگایا ہے کہ چوبیس گھنٹے میں دنیا کی ایک طرف سے طلوع ہوتا ہے اور دوسری طرف غروب ہوتا ہے ہر روز کے طلوع کے راستہ الگ اور غروب کے راستہ الگ رکھا ہے، اسی طرح چاند کو دیکھئے وہ پوری مہینہ طلوع ہوتا ہے اخیر مہینہ میں غائب ہو جاتا ہے پھر دوسرا مہینہ میں طلوع ہوتا ہے اس میں کوئی تخلف نہیں جب سے دنیا بنی ہے سورج اور چاند اور ستاروں کی رفتار جاری ہے ہر ایک اپنے اپنے راستہ سے چل رہا ہے کہیں تصادم نہیں اختلاف نہیں ایسا نظام بہت بڑے ہستی کی قدرت میں ہے جس کے ساتھ دوسرا کوئی شریک نہیں ہے یہ سب کچھ اللہ تعالی نے جن وانسان کیلئے بنایا ہے تا کہ جن وانسان اپنے خالق ومالک کو پہنچانے ان کی عبادت اور بندگی کرے مگر جن وانسان میں سے جو عبادت کی جگہ نافرمانی کرنے لگے بغاوت کرنے لگے کفر اور شرک کرنے لگے اس کیلئے سزا بھی بہت بڑی رکھی ہے دنیا میں ان کو آزادی دی ہے تا کہ کائنات میں غور وفکر کر کے دیکھ لیں اللہ تعالی نے عقل دی ہے سمجھ دیا ہے آنکھیں دی ہیں کان دیا ہے دیکھ کر سوچ کر صحیح راستہ متعین کر سکتا ہے، لیکن جن وانسان اگر جانوروں کی طرح عقل بے سمجھ اندھا بہرا بن جاوے جانوروں کی طرح ہرا بہرا گھانس کی طرف چلے تو ان سے بدنصیب بد قسمت لوگ بدقسمت ذات پھر کون ہوں گے، فاعتبروا یا اولی الابصار ، اللہ تعالی نے صرف کتاب اور قرآن نازل نہیں کیا ہے بلکہ اس کتاب کے ساتھ رسول اور پیغمبر بھی بھیجے ہیں ہر زمانہ میں توحید ورسالت کی تعلیم وتبلیغ ہوتی رہی مگر لوگوں میں دو فریق

ہوتے رہیں ایک فریق رسول کے تابعدار اور ان کی تعلیمات کو ماننے والے اور دوسرا فریق منکر وہ اللہ اور نبی وکتاب کے منکر ہوئے پہلا فریق کم اور دوسرا فریق کی بھاری جماعت ہے ہر زمانہ میں ماننے والی کی جماعت کامیاب رہی نہ ماننے والوں کی جماعت پر عذاب آیا، تاریخ اس پر گواہ ہیں کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ہر زمانہ میں رسول بھیجے ہیں اور آخری زمانہ میں سید الانبیاء محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے ان کا ماننا اور ان کی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں نجات نہ ہوگی۔

(۴۸) **اللہ تعالی فرماتے ہیں** : هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ۔ سورة التوبة الایة ۳۳

ترجمہ: اس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق اور سچا دین
لیکر تا کہ غلبہ دیوے تمام ادیان پر اگر چہ سب مشرکین اس کو برا جانیں۔

(۴۹) **دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں** هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیدًا محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ترا هم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللّٰه ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم فی التورٰة ومثلهم فی الانجیل ۔ سورة الفتح ۲۸ ۔ ۲۹

ترجمہ: اللہ کی ذات وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت لیکر دین
حق یعنی سچا دین اسلام لیکر تا کہ اس کو تمام دوسرے ادیان پر غالب کر دیوے
اس کی گواہی کیلئے اللہ کی شہادت کافی ہے کسی اور شاہد کی شہادت کی ضرورت
نہیں محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ ایمان داروں میں

سے ہیں یہ کفار کے خلاف سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ
نرم دل ہیں اور یہ لوگ بہت رکوع کرنے والے ہیں نمازیں بہت پڑھتے ہیں
سجدہ بہت دیتے ہیں ان کا مقصد دنیا کو دیکھانا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی کا فضل
اور اس کی رضا جوئی ہے اللہ اس پر بھی گواہ ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے
چہرے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ اس کی
بندگی اور عبادت کرتے ہیں ان کی تعریف تورات اور انجیل میں بھی ہیں۔

آیات مذکورہ میں اللہ تعالی اپنے رسول کو لوگوں کے پاس تعلیم وتبلیغ کیلئے بھجنے کا ذکر فرمایا ہے اور تمام امت کی ہدایت لیکر بھیجا ہے اس کے مطابق چلیں گے تو ہدایت ملے گی ورنہ گمراہی میں پڑے رہیں گے، جنہوں نے اس کو مان کر چلا وہ ہدایت پر تھے ان کو بڑا انعام ملا ہے، جنہوں نے انکار کیا ہے جہنمی بنے ہیں۔

وضاحت: آیت مذکورہ کے اندر اللہ تعالی نے خود اپنی وحدانیت کو ثابت کیا، پھر اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے دین حق اسلام کو لیکر اپنے رسول کو بھیجنے کا ذکر کیا، اس کیلئے وہ خود گواہ ہیں، پھر فرمایا کہ یہ رسول دین اسلام کو تمام ادیان سماویہ وارضیہ پر غلبہ دینے کیلئے بھیجا ہے، پھر فرمایا رسول پر ایمان لانے والے سب کے سب کافروں کے خلاف سخت ہیں، اور آپس میں شیر وشکر کی طرح ہیں، اور یہ بہت رکوع وسجدے کرنے والے ہیں، یعنی بہت زیادہ نمازی ہیں، اور اس کے ان کے چہرہ گواہ ہیں، یہ سب کچھ وہ خالص اللہ کی رضا جوئی کیلئے کر رہے ہیں ان کی اور کوئی نیت نہیں ہے، ان کی تعریف اللہ تعالی تورات میں اور انجیل میں بھی کی ہیں، خالق نے جب مخلوق کی تعریف کر دی تو دوسرا کون ہو کہ ان کو بدنام کریں ان سب باتوں پر اللہ گواہ ہے اور گواہی کی ضرورت

نہیں ہے، اور جو لوگ اللہ کے رسول نہیں مانیں گے شریعت کو نہیں مانیں گے ان سے اللہ تعالی ناراض ہوگا، ان کو سخت عذاب دیگا قبر میں بھی عذاب ہوگا پھر قیامت قائم ہونے کے بعد سب کافروں کو دوزخ میں ڈالا جائیگا محمد رسول اللہ کو نہ ماننے والوں کو بھی دوزخ میں ڈالا جائیگا۔

اس لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم لوگ تمام یہود ونصاری اور مذاہب والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین اسلام کو قبول کریں اسلام لے آئیں محمد رسول اللہ پر ایمان لا کر کلمہ طیبہ پڑھ لیں پھر دین اسلام پر عمل شروع کر دیں، پھر دوزخ سے نجات مل جائے گی، اور جنت کی سب نعمتیں بھی ملیں گی، ورنہ مرنے سے لیکر ابد الابد تک عذاب میں رہیں گے، اللہ تعالی تمام لوگوں کو راہ راست اسلام کیلئے ہدایت کی توفیق دیوے اور سب کو عذاب سے نجات دیوے۔

(۵۰) ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلو علیهم آیاتك ویعلّمهم الكتاب والحكمة ویزكیهم انّك انت العزیز الحكیم ۔ سورة البقرة الایة ۱۲۹

ترجمہ: ائے پروردگار بھیج ان میں ایسا رسول جو انہیں میں سے ہو جو کہ
آیات کو پڑھکر سناوے اور تعلیم دے تیری کتاب کی اور پاک کرتے رہے
ان کی قوم کو اور کتاب کے اندر جو ضروری احکام ومضامین ہو ان کو سکھائیں۔

وضاحت: حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے عرصۂ دراز سے پہلے اللہ تعالی سے دعا کی تھی یا اللہ بیوی ہاجرہ اور اسماعیل کو بے آب وگیاہ لق ودق میدان اور پہاڑی

کے بیچ میں ان کو چھوڑ رہا ہوں تو ہی ان کے رزق کا بندوبست فرما چاروں طرف س اناج اور پھل ضرور کھانے کی بہترین پھلوں کا انتظام کردے اوران کے دین کی حفاظت کیلئے ان میں سے ایک رسول بھیج دیں تا کہ وہ تیری کتاب کی آیات پڑھ کر سناوے اور کتاب کے احکام اور مسائل کی تعلیم دیوے اور کتاب کے جتنے ضروری علوم ہیں ان کو بیان کریں اوران کے دل وجان کو کفرشرک اور ہرقسم کی نافرمانی سے پاک کرے یااللہ تو زبردست طاقتور ذات ہے اور تو حکمت والا بھی ہے اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا قبول فرمایا انہیں سے یعنی بنی اسماعیل میں سے ایک رسول محمد ﷺ کورسول بنا کر بھیجا ہے،تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس رسول کیلئے دعا کی تھی وہ رسول محمد ﷺ ہیں حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دعا کا نتیجہ ہوں۔

(۵۱) کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون ۔ سورة البقرة الایة ۱۵۱

ترجمہ: جیسا کہ بھجا ہم نے تم میں سے رسول جو پڑھتا ہے تمارے آگے
ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھاتا ہے تم کو کتاب اوراس کے
اسرار واحکام کو اور تمام وہ باتیں جو تمہارے علم میں نہ تھیں۔

وضاحت: مذکورہ بالا آیات اوراس سے قبل آیات میں یہی بتلایا گیا ہے پچھلے زمانہ میں جیسے وقفے وقفے سے اللہ تعالی نے رسولوں کو ہدایت لیکران کے قوم کی طرف

بھیجتے رہے تمہارے مکہ والوں کے پاس بھی انہیں میں ایک رسول بھیجا ہے جن کا کام یہ ہوگا کہ وہ قوم کے سامنے اللہ کی کتاب کی آیات پڑھ کر سنائیں گے تاکہ وہ اس کو سن کر اس پر عمل کریں، پھر وہ کتاب کے ضروری احکام ومسائل بیان کریں گے اورانکو ہر قسم کے کفر وشرک اور گناہوں سے پاک کریں گے غرض یہ کہ رسول کے کام یہ ہے کہ اللہ تعالی کے احکام کتاب اللہ کی روشنی میں بیان کریں گے اور قوم اورامتی کے کام یہ ہے کہ اپنے رسول کی اطاعت کریں گے ان کی ہدایت اور فرمان کے مطابق وہ احکام پر عمل کریں رسولوں کی اطاعت ضروری ہے جیسا کہ گھر کے مستری کیلئے ضروری ہے کہ گھر کے بناتے وقت انجینئر کے تعلیم اور سمجھانے کے مطابق گھر کے کام کو انجام دیں اسی طرح قوم اورامتی کیلئے ضروری ہے کہ دین وشریعت کے سب کاموں میں رسول کی اطاعت کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے جس دین وشریعت کو لائے ہیں اس کی چار ذمہ داریاں ہیں ۱۔الفاظ قرآن کی تعلیم ۲۔معانی قرآن کی تعلیم ۳۔اعمال واحکام اسلام کی تعلیم ۴۔ اوران کی تربیت وتزکیہ کرنا یہ چار کام نبی ورسول کا رہا ہے لہذا نبی ورسول کے ورثاء کے یہی کام ہونا ضروری اور فرض ہے۔

(۵۲) لقد ارسلنا نوحا الی قومه فقال یا قوم اعبدوا الله ما لکم من الـه غیره انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم، قال الملأ من قومه انا لنراك فی ضلال مبین ، قال یا قوم لیس بی ضلالة ولکنی رسول من رب العالمین، ابلغکم رسالات ربی وانصح لکم واعلم من الله ما لا تعلمون،

او عجبتم ان جائكم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم ولتتقوا ولعلكم ترحمون، فكذبوه فانجيناه والذين معه فى الفلك واغرقنا الذين كذبوا بآياتنا انهم كانوا قوما عمين۔ سورة الاعراف الاية ٥٩-٦٤

ترجمہ: بے شک ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر اپنی قوم کی طرف تو انہوں نے جا کر اپنی قوم سے جب کہا اے میری قوم تم لوگ ایک اللہ کی عبادت کرو، کسی اور کو معبود مت بناؤ نہ ان کی عبادت کرو، کیونکہ تمہارے اور ہمارے ایک ہی رب ہے اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے اگر تم نہیں مانتے ہو تو مجھے ڈر ہے کہ تمہارے اس پر نہ ماننے کی وجہ سے اللہ کی جانب سے کوئی سخت عذاب آجاوے بڑے دن کے، قوم کے سرداروں نے کہا اے نوح علیہ السلام ہم تم کو صریح گمراہ پاتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا اے میری قوم میری ساتھ تو گمراہی نہیں ہے بلکہ میں تو اللہ رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں ان کے پیغاموں کو تمہارے پاس پہنچانے آیا ہوں اور میں تمہارے خیر خواہ ہوں اور میں اللہ کی جانب سے ایسی خبریں جانتا ہوں جو تم لوگ نہیں جانتے ہو، کیا تم لوگ تعجب کرتے ہو کہ تمہاری قوم میں سے ایک آدمی اللہ کا ذکر اور پیغام لیکر کیسے آئے، اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے اللہ تعالی نے تمہیں ڈرانے کی واسطے اور سیدھی راہ دیکھانے کے واسطے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر میری باتوں کو مان لوگے تو تمہارے اوپر رحم کیا جائیگا ورنہ تم اگر میری باتوں کو جھٹلاؤ گے تو تمہارے اوپر سخت عذاب آئیگا، مگر قوم نوح علیہ السلام کی اکثریت نے رسول اور پیغام رسول کو جھٹلا دیا جس کے نتیجے میں اللہ کی

طرف سے عالمگیر عذاب آیا، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے ذریعہ اپنے ماننے والوں کو لیکر سمندر کے سیلاب اور پانی میں بچ گئے اور تمام جھٹلانے والے کو ہم نے طوفان اور سیلاب کے پانی میں غرق کر دیا یہ قوم بڑے اندھے اور بہرے تھے نہ حق کو دیکھتے نہ حق بات کو سنتے تھے ہر اندھے اور بہرے کے یہی حشر ہوا کرتا ہے۔

آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ جیسے قوم نوح کا معاملہ ہے اس طرح قوم محمد ﷺ کے ساتھ ہوسکتا ہے اگر وہ ایمان واعمال اختیار کریں گے تو ایمان والوں کی طرح ان کو نجات ملے گی اور اگر کافر اور منکروں کا راستہ اختیار کریں گے تو انہیں کی طرح سزا دیجائے گی یا دوسری سزا دیجائے گی۔

(٥٣) قال تعالى والى عاد اخاهم هودا، قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره افلا تتقون قال الملأ الذين كفروا من قومه انا لنراك فى سفاهة وانا لنظنك من الكاذبين قال يا قوم ليس بى سفاهة ولكنى رسول من رب العالمين ابلغكم رسالات ربى وانا لكم ناصح امين۔ سورة الاعراف الاية ٦٥-٦٨

ترجمہ: ہم نے قوم عاد کی بھائی ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر ان کی قوم کی طرف بھیجا ہود علیہ السلام نے جا کر اپنی قوم سے کہا تم لوگ ایک اللہ کی عبادت کرو، اللہ کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم لوگ اللہ تعالی کی نافرمانی سے ڈرتے نہیں ہو ان کی قوم کافروں کے سرداروں نے کہا! ہم لوگ سمجھتے ہیں آپ کے پاس عقل نہیں ہے آپ کے اندر سفاہت اور بے وقوفی ہے حضرت ہود

علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے اندر سفاہت یا کم عقلی نہیں ہے مگر اللہ
کا بھیجا ہوا رسول ہوں رب العالمین کی طرف سے ان کے پیغاموں کو تمہارے
پاس پہنچانے آیا ہوں اور میں تمہارے خیر خواہ ہوں اور امانتدار رہوں۔

وضاحت: دیکھئے قوم عاد کے کافروں کے سرداروں نے ایک اللہ کے رسول کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے ان کو بے وقوف اور سفیہ تک کہہ دیا ہے، مگر اللہ کے رسول نے صفائی سے جواب دیا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں تم لوگوں کو ڈرانے کیلئے اور مختلف معبودوں کی عبادت وبندگی سے منع کرنے آیا ہے ایک خدا کی عبادت اور بندگی کی دعوت دینے آیا ہے اور رسول امانت دار ہوتے ہیں وہ غلط اور جھوٹ نہیں بولتے، البتہ لوگ مختلف معبودوں کی عبادت اور بندگی کر کے غلطی کر رہے ہیں سخت غلطی میں مبتلی ہیں اس سے باز آجاؤ ورنہ تمہارے لئے خطرہ ہے کہ اللہ کی طرف سے سخت عذاب آجاوے۔

واضح ہو کہ اللہ کے پیغام پہنچانے والے جو رسول ہوتے ہیں ان کی اطاعت کرنا پوری قوم کے ذمہ لازم ہوتا ہے رسول کی اطاعت نہیں کریں گے تو اس کے ان کو دہرے عذاب ہوں گے کہ رسول کو کیوں جھٹلایا اسے اللہ تعالی کے احکام کو کیوں نہیں مانا اس کو کیوں انکار کیا تو رسولوں کی نافرمانی کا گناہ الگ ہوگا، اور رسولوں کی توہین یا تحقیر کی ہے اس کا گناہ الگ ان کے ساتھ بے ادبی کی ہے اس کا گناہ الگ ہوگا۔

(٥٤) قال تعالى والى ثمود اخا هم صالحا، قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره قد جائتكم بينة من ربكم هذه ناقة الله لكم آية فذروها

تاكل فى ارض الله ولا تمسوها بسوء فياخذكم عذاب اليم ـ سورة الاعراف الاية ٧٣

ترجمہ: اور قوم ثمود کے بھائی صالح علیہ السلام کو ہم نے ان کے رسول بنا کر
بھیجا ہے انہوں نے بھی اپنی قوم کو دعوت دی کہ تم لوگ متعدد معبودوں کی عبادت اور
بندگی چھوڑ دو اور ایک اللہ کی عبادت اور بندگی کرو، پس ایک ہی اللہ ہے بطور
دلیل اور حجت تمہارے رب کی طرف سے ایک اونٹنی بھیجی ہے اس کو چھوڑ دو
تا کہ وہ کھاتے پیتے رہے اللہ کی زمین میں اور اس کو ہاتھ مت لگاؤ برائی کی نیت
سے پھر تمہارے دردناک عذاب آئیگا۔

وضاحت: حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کے برادری کے پاس اللہ تعالی نے صالح کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے بھی اپنی قوم سے جا کر کہا اے میری قوم تم مختلف معبودوں کی عبادت کو چھوڑ دو بلکہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، تمہارے معبود ایک ہے اللہ ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں ہے لیکن قوم کے سردار لوگوں نے انکار کیا اور حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ فلاں ایک پتھر ہے کہ تم اگر سچا ہو تو اس پتھر سے ایک گابھن اونٹنی نکال کر دیکھاؤ، حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ سے دعا کی یا اللہ یہ لوگ سچائی کی دلیل مانگتے ہوئے خاص پتھر سے اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا ہے تو اپنے فضل سے ایک اونٹنی نکال دیجئے تا کہ وہ ایمان لے آوے اللہ تعالی نے دعا قبول کی اسی پتھر سے ایک اونٹنی بھیجی لیکن حکم فرمایا یہ اونٹنی ایک دن چارہ کھائیگی پانی پیئے گی دوسرا دن چارہ پانی تمہارے اونٹنی وغیرہ کیلئے ہوگی اور تم لوگ نقصان پہنچانے کا نیت سے اس پر ہاتھ تو مت لگاؤ، لیکن قوم صالح نے پھتر سے اونٹنی نکلنے کے

معجزہ کو دیکھنے کے باوجود ایمان لانے کی جگہ ان کی شرارت بڑھ گئی انہوں نے اونٹنی اوراس کے بچہ پیدا ہونے کے بعداس کو ہلاک کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے قوم صالح کے پاس عذاب بھیجااور سب کہ سب منکرین ہلاک ہو گئے۔

نبیوں اور رسولوں کی اطاعت امت پر لازم اورواجب ہوتی ہے ان کی نافرمانی کرنے سے کفری ہوتی ہے اور کفر سے عذاب آتا ہے یہ اللہ تعالی کا دستور ہے خواہ عذاب دنیامیں آوے یا پھر مرنے کے بعد دئے جاوے۔

غرض یہ کہ اپنے نبی اور نبی کی اطاعت سے انکارکرنے والوں کا نتیجہ عذاب وسزا ہے اوراطاعت کرنے والوں کا انجام عذاب جہنم سے نجات اور خلاصی ہے محمد ﷺ اوران کی اطاعت ہے انکار سب سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ وہ سب نبیوں کے سردار ہیں انکاانکار سب نبیوں کا انکار ہے۔

(۵۵) الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عند هم فی التوریة والانجیل یامرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم فالذین آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئك هم المفلحون۔ سورۃ الاعراف الایة ۱۵۷

ترجمہ:وہ لوگ پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہیں جس کو پاتے ہیں لکھا اپنی کتاب تورات اورانجیل میں وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کاموں کے اورمنع کرتا ہے ان کو برے کاموں سے اور حلال کرتا سب پاکیزہ چیزوں کواور

حرام قرار دیتا ہے ان تمام ناپاک اور خبیث چیزوں کواتارتا ہے ان سے ان کا بوجھ اور وہ قید جوان پر تھیں پس جولوگ ان پر ایمان لاتا ہے، اوران کی رفاقت اور نصرت کی اور تابع ہوئے اس نور کے جوان کے اوپر نازل کیا گیا ہے یہی لوگ فلاح یاب ہوں گے۔

وضاحت:۱۔جولوگ نبی اُمّی محمد ﷺ کی پیروی کرتے ہیں اوراس نبی اُمّی کا ذکر اپنی کتابوں میں پاتے ہیں جیسے یہود اپنی کتاب تورات میں اور نصاری اپنی کتاب انجیل میں آپ کا ذکر پاکراس پر ایمان لاتے ہیں،۲۔اور نبی اُمّی لوگوں کو نیک کاموں کے حکم کرتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور نبی اُمّی ۳۔تمام حلال چیزوں اور پاکیزہ چیز کا حکم کرتا ہے اور تمام حرام اور خبیث چیزوں سے منع کرتا ہے اور نبی اُمّی ان سے وہ بوجھ اور قید کواتارتا ہے یعنی مشکل کاموں سے ان کو رہائی دیتا ہے۴۔پھر یہ لوگ نبی اُمّی پر ایمان لاکران کی مدد اور نصرت کرتا ہے اوران کے ساتھ جونور ہدایت ہے اس کو۵۔تسلیم کرتا ہے اس کی پیروی کرتا ہے یہ لوگ یقیناً فلاح یاب ہوں گے۔

اس سے پتہ چلا کہ آخری نبی نبی اُمّی ہے تمام جن وانسان کیلئے ضروری ہے اوران کی اطاعت اور پیروی پر فلاح وکامیابی موقوف ہے،اوراگراس نبی اُمّی کی اطاعت نہیں کریں گے من مانی کریں گے دین کی پابندی نہ کریں گے لادینیت کی پیروری کر کے زندگی گذاریں گے وہ فلاح یاب نہیں ہوں گے وہ عذاب جہنم کے مستحق ہوں گے اللہ تعالی ان کوسخت عذاب دیں گے۔

مذکورہ بالا آیات کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ آخری نبی محمد ﷺ پر ایمان لائے

بغیر یہود ونصاری بھی فلاح یاب نہیں ہوسکتے جبکہ وہ آسمانی کتاب تورات اور انجیل کو ماننے والے تھے، مگر آخری نبی پر ایمان لانا سب کیلئے ضروری ہے خواہ یہود ہو یا نصاری یا دوسرے مذاہب والے ورنہ نجات نہیں پاسکتے، دنیا میں جتنے مذاہب والے ہیں ان میں سے کسی مذہب میں رہ کر کامیابی اور نجات عن العذاب نہیں مل سکتی صرف اور صرف دین اسلام میں داخل ہوکر صلاح وفلاح ہوسکتی ہے نجات عن العذاب مل سکتی ہے صرف اتنا نہیں بلکہ اس آخری نبی محمد ﷺ کی حمایت ونصرت بھی ضروری ہے ورنہ اسلام میں دخول سے جو نجات مل سکتی تھی، وہ ختم ہوجائے گی کیونکہ مذکورہ بالا آیت میں بتلادیا گیا ہے کہ جو بندہ اس پر ایمان لاوے پھر اس کی حمایت اور نصرت کریگا وہ فلاح یاب ہوگا ورنہ نہیں، لہذا ان سب اصحاب کو غور وفکر کرنا ضروری ہے کہ اسلام کے سوا کسی مذہب پر محنت کرنے سے نہ دین ملے گا نہ اللہ کی رضامندی ملے گی اس لئے کہ اللہ تعالی نے صاف اعلان کردیا ہے کہ آخری نبی کی بعثت کے بعد سب مذاہب ختم کردئے گئے ہیں اب صرف دین اسلام ہی اللہ تعالی کے نزدیک پسندیدہ دین ہے جو کوئی اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے اور آخرت کے عذاب سے نجات چاہتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ تمام مذاہب کو چھوڑ کر یکسوئی کے ساتھ دین اسلام میں داخل ہوجاوے اور پوری طرح داخل ہووے اور اس کے احکام پر عمل کرے اور اس کی حمایت ونصرت کرتے رہے اور اسی پر مرے، یعنی اسلام پر موت آجاوے۔

اللہ تعالی سب کو دین حق دین اسلام کو سمجھنے کی توفیق دیوے، آمین یارب العالمین۔

(٥٦)۔ برائة من اللّٰہ ورسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین

فسیحوا فی الارض اربعة اشهر واعلموا انکم غیر معجز الله وان الله مخزی الکافرین۔ سورة التوبة ١ـ٢

ترجمہ: صاف جواب ہے اللہ کی طرف سے اور اس کی رسول کی، ان مشرکین کو جن سے تمہارا معاہدہ ہے، سو پھیر لو اس ملک میں چار مہینے اور جان لو کہ تم نہ تھکا سکوگے اللہ کو اور یہ اللہ رسوا کرنے والا ہے ان کافروں کو اور سنادیا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی لوگوں کو دن حج کے بڑے دن کے کہ اللہ کی ذات پاک ہے تمام عیبوں سے اس کی ذات بڑی ہے وہ الگ ہے مشرکین سے اور اس کے رسول ﷺ کی ذات بھی، اگر تم تائب ہوتے ہو یہ تمہارے لئے بہتری ہے اور اگر نہ مانوگے تو جان لو کہ تم ہرگز نہ تھکا سکوگے اور خوشخبری سنادو کافروں کو دردناک عذاب اور سزا کی۔

وضاحت: اللہ تعالی خود ہی اپنے نبی کے توسط سے اعلان کرتا ہے عرفات کے دن حج اکبر کے دن کو کہ اللہ تعالی کی ذات پاک ہے اور بری ہے اس سے کہ مشرکین اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں خواہ یہ شریک پتھروں کے بُت ہوں یا کسی اور مخلوق سے ہو اللہ کی ذات پاک ہے کہ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے ائے لوگو! تم لوگ اگر اللہ تعالی کا یکتا ہونا مانتے ہو اور اس کے نبی اور رسول کو مانتے ہو اور ان کے لائے ہوئے دین اسلام اور اس کے احکام کو مانتے ہو اور اس پر عمل کرتے ہو پھر تو تمہارے لئے نجات ہوگی ورنہ تمہارے لئے چار ماہ تک چلت پھرت کی اجازت ہے اس کے بعد تمہیں مکة المکرّمة میں چلت پھرت کی اجازت نہ ہوگی دین اسلام کو قبول کرنا ہوگا ورنہ یہاں سے جانا ہوگا، مکة المکرّمة اللہ اور اس کے رسول کا ٹھکانا ہے اللہ اور اس کے رسول کے

ماننے والے ہی یہاں رہ سکیں گے نہ ماننے والے یا تو جائیں گے یا جزیہ ادا کر کے رہ سکیں گے اگر اللہ اور اس کے رسول اجازت دیوے، ورنہ تمہیں دردناک عذاب اور سخت عذاب کی خوشخبری ہے۔

(۵۷)۔ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللّٰہ شاھدین علی انفسھم بالکفر اولئك حبطت اعمالھم وفی النار ھم فیھا خالدون، انما یعمر مساجد اللّٰہ من آمن باللّٰہ والیوم الآخر واقام الصلاۃ واتی الزکاۃ ولم یخش الا اللّٰہ فعسی اولئك ان یکونوا من المھتدین۔ سورۃ التوبۃ ۱۷۔۱۸

ترجمہ: مشرکین کا کام نہیں کہ آباد کریں مساجد کو جبکہ وہ تسلیم کررہے ہیں کفر کو، کفر کے ہوتے ہوئے تعمیر مسجد کیسے ان کے سب اعمال تو کفر کی وجہ سے ضائع ہوگئے ہیں وہ جہنم کی آگ میں رہیں گے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے، مسجدوں کو تو وہی لوگ آباد کریں گے جو اللہ کی ذات پر ایمان ویقین رکھتے ہیں اور آخرت کے دن قیامت قائم ہونے اور حساب وکتاب دینے پر یقین کرتے ہیں اور نبی کے طریقہ پر نماز قائم کررہے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہیں، سوامید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پانے والوں سے ہوں گے۔

وضاحت: کفر،شرک جیسی معصیت لیکر مساجد کی تعمیر کیسے ممکن ہے کفر اور شرک کی وجہ سے ساری عبادات نیکیاں ان کی برباد ہوجاتی ہیں تو تعمیر مسجد کا ثواب کیسے رہیگا یعنی کفر اور شرک اس طرح دوسری معصیتوں کو چھوڑ کر مسجدوں کی تعمیر کریں تو یہ درست ہے۔

اللہ تعالی نے تمام نبیوں اور رسولوں کو ان کی اطاعت کرنے کیلئے بھیجا ہے تمام امتی کیلئے نبی کی تابعداری فرض ہے۔

نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے اپنے اپنے نبیوں کی اطاعت ہوتی تھی اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد اب سب پر دین اسلام میں داخل ہونا ضروری ہے اور محمد ﷺ کی اطاعت تمام امتیوں پر لازم اور فرض ہے ورنہ کسی اور دین میں رہنے کے باوجود عذاب جہنم سے نجات نہ ملے گی۔

(۱) قال تعالی۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ۔ سورۃ النساء الایۃ ٦٤

ترجمہ: ہم نے کسی بھی رسول کو بھیجا نہیں مگر اس کی اطاعت کیلئے بھیجا ہے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کی پیروی اور تابعداری کیجاوے، رسول کی اطاعت اللہ تعالی کی اطاعت ہے رسول کی مخالفت اللہ تعالی کی مخالفت ہے لہذا تمام نبیوں کے زمانہ میں امتی پر لازم اور ضروری تھا کہ وہ سب اپنے اپنے نبی کی پیروی کریں اور ان کی اطاعت کریں جو ان کی اطاعت کر کے زندگی گذاری وہ جنتی ہیں کامیاب اور فلاح یاب ہیں اور جنہوں نے نبی کی بات نہیں مانی بلکہ ان کی مخالفت کرتے رہے اسی حال میں دنیا سے نبی کے خلاف کام کر کے مرے ہیں وہ جہنمی ہیں ان کیلئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ ہے۔

(۲) قال تعالی۔ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون

باللّٰہ والیوم الآخر ذالك خير واحسن تاويلا۔ سورة النساء الاية ۵۹

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا اور تم ارباب حل
وعقد اور اہل علم کا پھر اس میں اگر اختلاف ہو تو متنازع فیہ مسئلہ کو قرآن
وحدیث میں پیش کرو اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو اللہ کے پر اور یوم آخرت
پر یہی بات تمہارے لئے اچھی ہے اور بہت بہتر فیصلہ ہے۔

وضاحت: اللہ کی اطاعت نبیوں کے ذریعہ وحی متلو یا غیر متلو حدیث کے ذریعہ اللہ تعالی جو پیغام دیوے اس پر عمل کرنا، اور اللہ کے نبی جو طریقہ بتلاوے وہی طریقہ اختیار کرنا لازم ہے، اسی طرح اہل علم اور اسلامی حکمران لوگ جو جو مسائل اور احکام بتاوے ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور ان میں اگر اختلاف ہو جاوے تو ان مختلف فیہ مسائل کو قرآن وحدیث کے سامنے رکھکر حل کرنے کی کوشش کرو، تم اپنی رائے پر عمل مت کرو، اگر تم اللہ کی ذات پر ایمان رکھتے ہو اور یوم آخرت کی جواب دہی کرنے پر ایمان رکھتے ہو اللہ ورسول کی مخالفت ہرگز نہ کرو، کیونکہ مخالفت سے تمہارے انجام جہنم ہی ہوگا۔

(۳) یا ايها الذين آمنوا لا تخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوا اماناتكم وانتم تعلمون۔ سورة الانفال الاية ۲۷

ترجمہ: اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ سے اور اس کے رسول سے
اور خیانت نہ کرو اس میں جو امانات کے معاملات ہیں جان بوجھ کر ورنہ
آخرت میں سخت مواخذہ ہوگا۔

نبی ورسول کی باتوں کو ماننا امانتداری ہے ان کے خلاف کرنا مخالفت کرنا سخت خیانت ہے۔

(۴) قال تعالی۔ من يطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا۔ سورة النساء الاية ۸۰

ترجمہ: جس نے حکم مانا اللہ کے رسول کا اس نے حکم مانا اللہ کا اور
جس نے منہ موڑا پھر تو تم کو نہیں بھیجا ان پر نگہبان۔

تا کہ آپ ان کو گناہ نہ کرنے دیں ہم ان کو دیکھ لیں گے جب وہ میرے پاس آئیں گے پھر ان کا فیصلہ کرونگا، اللہ کے نبی کا کام دین کی تعلیم وتبلیغ ہے ان پر عمل کروانا زبردستی ان کو دین پر لانا یہ ان کا کام نہیں ہے اسی طرح نبی کے بعد ورثاء نبی علماء کے ذمہ بھی دین کی تعلیم وتبلیغ ضروری ہے خواہ مخواہ ان کو زبردستی دین پر لانا لڑائی جھگڑا کرنا یہ ان کا کام نہیں ہے کیونکہ دین پر عمل کریگا تو اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت ہوگی اور دین پر عمل نہیں کریگا تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ ہوگی منہ موڑنا ہوگا، ان کے بارے اللہ تعالی فرماتے ہیں ان کا فیصلہ قیامت کے روز میں کرونگا جب وہ میرے پاس آئیں گے، اور ان کو واقعی سزا ملے گی وہ ہماری سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔

دین اور احکام شریعت میں سے نبی وسول کی مخالفت کرنے والے خواہ کوئی بھی وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے ان کی نجات نہ ہوگی۔

(۵) قال تعالی۔ ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وسائت مصيرا۔ ان اللّٰہ لا

يـغـفـر ان يشرك به ويغفر ما دون ذالك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا ـ سورة النساء الاية ١١٥ـ١١٦

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کھل چکی ہے اس پر ہدایت کی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے ان کو اس طرف جس طرف وہ جانا چاہتا ہے پھر جب قیامت کے روز ہمارے پاس یہ لوگ آئیں گے تو ان کو ہم جلائیں گے دوزخ کی آگ میں اور دوزخ بہت بُرا ٹھکانہ ہے اللہ تعالی قیامت کے دن شرک کے گناہ کو معاف نہیں کریگا ہاں شرک سے کمتر دوسرے گناہوں کو جس کیلئے چاہے معاف کردیگا جس نے شرک کا گناہ کیا تو اس نے دین کی راہ سے بہت دور جا گرا ہے بڑا گمراہ ہوئے ئیں۔

تمام نبیوں نے اور رسولوں نے سخت اور شدت کے ساتھ شرک وکفر کی بُرائی بیان کی ہے اور بے شمار آیات میں حدیث میں نبیوں نے اس سے منع کیا ہے مگر اس کے باوجود کچھ لوگ اب بھی شرک کے گناہ میں مبتلا ہیں جیسے اس سے قبل مشرکوں نے نبیوں کی مخالفت کی تھی ہمارے زمانہ کے مشرکین بھی باوجود علماء کے منع کرنے کے شرک میں لگے ہوئے ہیں، مصیبت یہ ہے کہ شرک کے گناہ کو عبادت سمجھ کر کر رہے ہیں، اور اس میں وقت بھی خرچ کر رہے ہیں مال بھی خرچ کر رہے ہیں قبروں اور مزاروں پر ہزاروں جانور نذرانے پیش کئے جا رہے ہیں جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں بتوں کے پاس جانوروں کو ذبح کرتے تھے صاحب قبر کے نام جانور کو ذبح کرنا شرک ہے ان کیلئے نذرانے دنیا جیسے بتوں کیلئے نذرانے دینا ہے ایک ہی چیز ہے وہ بھی شرک تھا اور ابھی،

ایسے لوگوں کے واسطے جہنم کی آگ کے سواء اور کیا سزا ہوگی کیونکہ گناہوں کو معاف کرنے والا تو اللہ تعالی کی ذات ہے اس نے جب کہہ دیا کہ شرک کے گناہ کو قیامت کے روز معاف نہ کیا جائیگا تو کون معاف کریگا، صاحب قبر مزار کیا کسی بھی گناہ کو معاف کر سکے گا ہرگز نہیں ہرگز نہیں لہذا لوگوں کو ہوش میں آنا چاہئے فکر کرنا چاہئے کہ جس راستہ پر وہ چل پڑے ہیں وہ مسلمانوں کا راستہ ہے یا مشرکوں کا راستہ مشرکوں کے راستہ پر چل کر خدا کو نہیں پا سکتا، جنت میں ہرگز نہیں جا سکتا۔

اللہ تعالی نے انبیاء بنی اسرائیل کے ذریعہ تمام بنی اسرائیل سے عہد لیا ہے اور یکے بعد دیگر ان کے پاس رسولوں کو بھیجا ہے ان کو نبیوں اور رسولوں نے شرک اور کفر اور تمام گناہوں سے منع کیا ہے۔

مگر نبیوں اور رسولوں نے جب ان کی خواہش کے خلاف کفر، ودیگر گناہوں سے منع کیا ہے تو کچھ لوگ نے نبیوں اور رسولوں کی باتوں کو مان لیا ہے مگر بے شمار لوگوں نے اس کے خلاف راستہ اختیار کیا ہے بلکہ نبیوں کو گالی گلوچ کرنے لگے ان کی تحقیر وتوہین کی بلکہ ان کو قتل تک کرنے کی کوشش کی ہے آج یہی حال ہمارے زمانے میں شرک کرنے والوں کا ہے جب ان کو شرک کرنے سے منع کیا جاتا ہے تو لڑنے اور مرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

(٦) قـال تـعـالـى ـ لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل وارسلنا اليهم رسلا كلما جائهم رسول بما لا تهوى انفسهم فريقا كذبوا وفريقا يقتلون ـ سورة المائدة الاية ٧٠

ترجمہ: ہم نے لیا تھا عہد وقرار سب بنی اسرائیل سے کہ جو رسول آئیگا
وہ اس کو مان لیں گے تو ہم نے یکے بعد دیگر کے بہت سے رسولوں کو
بھیجا ہے ان کے پاس اللہ کے احکام لیکر تو ان کی خواہشات کے خلاف
ہونے کی بناء پر انہوں نے نبیوں اور رسولوں کو جھٹلایا اور بہت سے نے
نبیوں کو قتل تک کیا ہے۔

وضاحت: اللہ تعالی بڑے رحیم وکریم ہے تمام بندوں کی ہدایت کیلئے رسولوں اور نبیوں کو بھیجتے رہے مگر لوگوں نے ان رسولوں اور نبیوں کی باتوں کو ماننے کی جگہ ان کی مخالفت کی ان کی اطاعت کرنے کی جگہ ان کی نافرمانی کی حالانکہ اللہ تعالی ان بنی اسرائیل سے نبیوں کے ذریعہ عہد لیا تھا کہ جو بھی نبی یا رسول دنیا میں یکے بعد دیگر آئیں گے یہ لوگ ان کی اطاعت کریں گے ان کی مخالفت نہ کریں گے اور جب نبی آخر الزمان خاتم النبین ﷺ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی نصرت کریں گے ان کی اطاعت کریں گے ان کی مخالفت نہ کریں گے مگر ان لوگوں نے وہ کام کیا جو ان کو نہ کرنے تھے اور جو کام ان کو کرنا چاہئے تھا وہ نہ کیا یہ لوگ راہِ حق سے بہت دور جا کر پڑے ہیں ان کیلئے اللہ تعالی کی جانب سے سخت ترین عذاب ہوگا۔

نبی اور رسول کی مخالفت کرنے والے اور ان کو ایذاء دینے والے ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ سے ان کو اس میں جلایا جائیگا۔

(۷) قال تعالی۔ والذین یؤذون رسول اللّٰہ لھم عذاب الیم۔ یحلفون باللّٰہ لکم لیرضوکم واللّٰہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین۔ الم یعلموا انہ من یحادد اللّٰہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا ذالك الخزی

العظیم۔ سورۃ التوبۃ الایۃ ٦١۔٦٣

ترجمہ: جو لوگ رسول کو بدگوئی کر کے ایذاء دیتے ہیں ان کیلئے دردناک
عذاب ہے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں اللہ کے تمہارے آگے تا کہ خوش
کریں حالانکہ اللہ اور اس کے رسولوں زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو راضی
کیا جاوے اگر وہ ایمان رکھتے، اور تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو
اللہ اور رسول کے مقابلہ کرے ان کے واسطے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
دوزخ کے عذاب مقرر ہے اور اس وقت بہت ذلت اور رسوائی ہوگی۔

غرض یہ کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جگہ ان کی نافرمانی کریں گے اور ان کو بدگوئی کر کے اور مختلف قسم الفاظوں سے گالیاں دیتے ہیں ان کیلئے قیامت کے روز دردناک عذاب ہوگا اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مقابلہ میں دنیاوی سیاسی جماعتوں کے قانون کو ترجیح دینا اور اللہ اور رسول کے مقابلہ کرنا ہے جو اس طرح مقابلہ کرتے ہیں ان پر اللہ ورسول کی لعنت اور پھٹکار ہیں ان کیلئے دنیا میں بھی عذاب آسکتا ہے آخرت کا عذاب تو متعین ہی ہیں۔

مشرکین اور کافروں کا حال ہمیشہ ایک ہی طرح رہا ہے جب کوئی رسول آتا تو وہ اس کو انکار کرتے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کو انکار کرتے اس سے مذاق اڑاتے شریعت پر چلنے والوں کو تحقیر اور توہین کرتے اور تکلیف دیتے تھے۔

چنانچہ سورۂ یسین میں اللہ تعالی نے بیان کیا ہے۔

ما يأتيهم من رسول الا كانوا به يستهزئون۔ سورة يسين الاية ۳۰

ترجمہ: منکرین رسالت کے پاس جب کوئی رسول تشریف لاتے
ان کو تسلیم کرنے کی جگہ استہزاء کیا کرتے اور مذاق اڑاتے۔

اس انکار کا وہاں ان کی طرف لوٹے گا اس کی سزا ان کو ضرور مل کے رہے گی۔

اللہ کے نبی ورسول کی اطاعت کرنا ہر حال میں ضروری ہے ان کی نافرمانی اوران سے بغاوت کسی حال میں جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

(۸) قل اطيعوا الله واطيعوا الرسول فان تولوا فانما عليه ما حمل وعليكم ما حملتم وان تطيعوه تهتدوا وما على الرسول الا البلاغ المبين۔ وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدوننى لا يشركون بى شيئا ومن كفر بعد ذالك فاولئك هم الفاسقون۔ سورة النور الاية ۵۴۔۵۵

ترجمہ: آپ ان سے کہدیں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر اللہ
ورسول کی باتوں کو نہ مانو گے اس کا ذمہ ہے بوجھ رکھا ہے اور تمہارا ذمہ
جو بوجھ تم پر رکھا ہے اس کو تم اگر نبی کے حق مانو گے تو اللہ کی راہ پاؤ گے
ہدایت پاؤ گے ورنہ گمراہ ہوں گے رسول کے ذمہ صرف واضح طور پر اللہ
کے حکموں کو بتانا ہے پھر جو ناشکری کریگا اس کے بعد وہی لوگ اللہ کے
نافرمان قرار پائیں گے اللہ کے یہاں وہ سخت مجرم ہوں گے ان کو

سخت سزا ہوگی۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

(۹) ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها۔ سورة النساء الاية ۱۴

ترجمہ: جو کوئی اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کریگا اوراس کے حدود و
احکام سے تجاوز کریگا اللہ ایسے آدمی کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈالے گا۔

وضاحت: یعنی اللہ تعالی کی نافرمانی اور نبی ورسول کی نافرمانی ان کے حکموں کو نہ ماننا اور حکموں کی مخالفت کرنا اوران کے منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا ان سے نہ بچنا یہ سب باتیں اللہ اور رسول کی نافرمانی میں آتی ہیں ان میں سے کوئی بھی طریقہ بندہ اختیار کریگا تو وہ جہنم میں جائیگا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں جلے گا، دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کی طرح نہیں ہے بلکہ ستر گنا اس کی شدت زیادہ ہوگی پھر جہنم میں جانے والوں کی عذا اور پانی بھی جہنم کی آگ کی طرح جلانے والی ہونگی کھانا کھایا پانی پیا تو پیٹ میں جو کچھ ہیں سب جلیں گے تکلیف کتنی ہوگی اللہ کی پناہ اس وقت پتہ چلے گا، حق تعالی نے جب کہدیا ہے کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کے سب نافرمانوں کو جہنم میں جلنا پڑیگا اللہ تعالی کی بات اٹل ہے مذاق نہیں ہے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے بس اللہ کی عذاب سے بچنے کیلئے ایک ہی راستہ ہے کہ نبی ورسول کی اطاعت شروع کردیجائے اور نافرمانیوں کو چھوڑ دیا جائیگا گذشتہ نافرمانیوں سے توبہ کیجائے۔

(۱۰) **قال تعالی۔** واذا دعوا الى الله ورسوله ليحكم بينهم اذا فريق

منهم معرضون۔ سورة النور الاية ٤٨

ترجمہ: جب لوگوں کو اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے رسول ان کو دعوت دیوے تا کہ حکموں کو مانیں اور ان کی منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کریں۔

اور ان کے درمیان جھگڑوں کے فیصلہ کریں تو ان میں ایک طرف بڑا فرقہ ایک بڑا طبقہ اعراض کرتے ہیں اور تھوڑے لوگ اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے۔ ومن يطع الله ورسوله ويخشى الله ويتقه فاولئك هم الفائزون۔ سورة النور الاية ٥٢

ترجمہ: جو لوگ اللہ اس کے رسول کی اطاعت کریں گے اور ان کے حکموں کو مانیں گے اور اللہ کو ڈریں گے اور تقوی اختیار کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جب جائیں گے وہ سب کامیاب ہوں گے ان کو جہنم سے نجات ملے گی۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو جنت میں جگہ فرمائیں گے اور بے شمار نعمتیں ملیں گے، اس کے برخلاف جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے تو وہ دنیا میں اللہ کے نافرمان اور فاسق ٹھہریں گے ان کی زندگی فاسق اور فاجر کی طرح زندگی ہوگی یہ لوگ مرتے وقت تک اگر نہ ایمان لاوئے نہ نافرمانیوں سے توبہ کریں بے ایمانی اور فسق فجور کی حالت میں ان کی موت واقع ہوی تو یہ لوگ بالکل خسارہ ہی میں ہوں گے ان کے اعمال نامہ میں سب برائیاں ہوں گے جس کے نتیجے میں یہ لوگ سب جہنم میں جائیں گے جنت سے محرومی ہوگی اور تمام لوگوں کے سامنے بڑی ذلت اور رسوائی ہوگی اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو آخرت کی ذلت و رسوائی سے پناہ دیوے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کی مختلف جگوں میں اس کی اطاعت اور رسول کی اطاعت اور بہت سے حکموں کو ماننے اور بہت سے اور نافرمانی سے نہ صرف منع کیا ہے بلکہ بڑے عذاب اور سخت اور شدت قسم کی سزاؤں سے دھمکی دی ہے دیکھئے۔

قال تعالى۔وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى واقمن الصلاة واتين الزكاة واطعن الله ورسوله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا۔ واذكرن ما يتلى في بيوتكن من آيات الله والحكمة ان الله كان لطيفا خبيرا۔ ان المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات والقانتين والقانتات والصادقين والصادقات والصابرين والصابرات والخاشعين والخاشعات والمتصدقين والمتصدقات والصائمين والصائمات واحافظين والحافظات والذاكرين الله كثيرا والذاكرات اعد الله لهم مغفرة واجرا عظيما۔ سورة الاحزاب الاية ٣٣_٣٥

ترجمہ: اور عورتیں قرار پکڑے اپنے گھر میں اور دیکھلاتی نہ پھریں جیسا کہ دیکھلانا دستور تھا جاہلیت کے زمانہ میں اور قائم رکھو نماز کو، اور دیتی رہو زکوۃ کو اطاعت میں رہو اللہ کی اور اس کے رسول کی اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی کی باتیں اے نبی کے گھر والو اللہ چاہتا ہے تمہیں صاف سترا کر دے ایک خاص طرح کی سترائی سے،

اور یادکرو جوآیات قرآنی پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ
کی کتاب کی اوران آیات کے احکام اور مسائل اور دوسرے حکمت
کی باتیں جوکہ معلوم ہیں اللہ تعالی کے بھیدوں کو جاننے والے اورخبر دار
لوگوں کو،تم یہی ان سے معلوم کرسکتی ہو۔

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، سچے مرد اور سچے عورتیں، محنت اور
صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خوف وخشیت
سے اللہ کو ڈرنے والے مردلوگ اور خوف وخشیت سے ڈرنے
والی عورتیں یا صدقہ وخیرات کرنے والے مردلوگ اور صدقہ وخیرات
کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، شرمگاہوں کو
حفاظت کرنے والے مردلوگ اور شرمگاہوں کو حفاظت کرنے والی عورتیں،
اور اللہ کے ذکر کرنے والے مردلوگ اور اللہ کے ذکر کرنے والی عورتیں،
اللہ تعالی یہاں ایسے لوگوں کے واسطے بڑی معافی اور بہت بڑا اجر ہے۔

اللہ تعالی نے عورتوں کو آیت مذکورہ میں جو پہلا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں گھر پہ رہیں ایام جاہلیت میں جس طرح باہر اور بے پردہ پھیرا کرتی تھیں نہ پھیرا کریں عورتوں کیلئے گھر پہ رہنا اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے حضور کے زمانہ میں حجاب اور پردہ کی آیات نازل ہونے کے بعد ان کو باہر گھومنے پھیرنے کی اجازت نہ تھی ضرورت کیلئے برقع یا چادر اوڑ کر باہر نکلتی تھیں تو ضرورت پوری ہونے پر گھر واپس جاتی تھیں بعض عورتیں مساجد میں نماز باجماعت کیلئے جاتی تھیں مگر جب حضور ﷺ نے یہ کہکر منع کردیا کہ عورتوں کیلئے مسجد حرم میں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی جگہ گھر پہ نماز پڑھنا

زیادہ بہتر ہے تو اکثر عورتوں نے مساجد میں جانا ترک کردیا ہے یہ اللہ اور رسول کی اطاعت ہے خصوصا انہوں نے اس پر عمل کیا ہے پھر ایام جاہلیت کے لوگوں کے موافق پہاڑوں میں بازاروں میں بلاضرورت نہیں جاتی تھیں، اس میں بھی انہوں نے اور اس کے رسول کی اطاعت کی، خاص طور ازواج مطہرات اور اہل بیت کی عورتیں قطعی طور پر باہر جانا چھوڑ دیا ہے اور دوسری عورتوں نے بھی یہاں تک مسئلہ پوچھنے کیلئے یہ عورتیں ازواج مطہرات کے سہارا لیکر آتیں اور رسول اللہ سے ان کے ذریعہ مسئلہ پوچھا کرتی تھیں، یہی دستور صحابہ کے دور میں اور تابعین کے دور میں اور تبع تابعین کے دور میں اور اس کے بعد بھی جاری رہا آیات مذکورہ میں اچھی اور نیک عورتیں اور مردوں کی صفات بیان کی ہیں سب عورتیں ان صفات خمسہ پر عمل کرتی تھیں اور سب مردلوگ اس پر عمل کرتے تھے اس واسطے ان کے زمانہ کو خیر القرون کا دور کہا جاتا ہے ان خیر القرون کے ادوار کے بعد شر پھیل گیا ہے خیر کم ہوگیا ہے ہے اب تو نیک لوگوں کا قحط ہے برے لوگوں کے بہتات ہیں، نمازی لوگ بہت تھوڑے ہیں بے نمازی کی اکثریت ہیں جگہ نئی نئی اور بڑی بڑی مسجدیں بن رہی ہیں مگر نمازی ایک دیڑھ صفیں ہیں جھوٹ اور غیبت زیادہ ہوگئی ہے، لوگوں کے حقوق ان کو نہیں ادا کئے جارہے ہیں ان کی امانات کو نہیں ادا کیا جارہا ہے، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہیں کیا جارہا ہے غیروں کے ساتھ دوستی وخیر خواہی کا معاملہ کیا جارہا ہے عزیز واقارب کو دور رکھا جارہا ہے غیروں قریب لایا جارہا ہے، غرض اللہ ورسول کی اطاعت نہیں کیجارہی ہے ان کی نافرمانی کیجارہی ہے حالانکہ اللہ ورسول کا حکم ہے کہ لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں رشتہ داروں

کے ساتھ صلہ رحمی کیجائے ان کے امانات کو ان کو دیدیا جائے، ان کی وراثت کا ان کو دیدیا جائے مگر آجکل لوگ ۹۰ فیصد وراثت کا حق وارثوں کو نہیں دے رہے ہیں، یتیموں کا حق نہیں دیا جارہا ہے ان پر ظلم کیا جارہا ہے کوئی ان کی دارسی کرنے کیلیئے تیار نہیں ہے اس طرح دنیا میں اگر ظلم جاری رہے گا عدل وانصاف غائب ہوجائیگا تو دنیا میں خیر وبرکت کہاں اور کیسے رہے گی، سب جگہ فساد ہی فساد نظر آئیگا فتنہ ہی فتنہ نظر آئیگا اللہ تعالی ہم کو اور تمام مسلمانوں کو اللہ ورسول کی نافرمانی سے بچاوے اور ان کی اطاعت کی توفیق بخشے اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دیوے۔

دراصل ہم لوگوں نے اللہ کے رسول اور نبی کے مقام کو سمجھا ہی نہیں ہے، اللہ کے رسولوں اور نبی کا مقام اللہ کی ذات کے بعد کا ہے اس لئے اللہ تعالی نے اپنی اطاعت کے ساتھ باربار قرآن میں اپنے رسول کی اطاعت کا ذکر کیا ہے۔

اور یہ بھی فرمادیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی بندہ کو اپنے اختیار نہیں رہتا کہ اس فیصلہ کو مانے یا نہ مانے بلکہ وہی اللہ کے اور اللہ کے رسول کو فیصلہ کو ماننا ہی پڑتا ہے۔

قرآن حکیم کے اندر اللہ تعالی نے فرماتے ہیں۔

(۱۲) وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا۔ سورة

الاحزاب الاية ٣٦

ترجمہ: اور کام نہیں ہے کسی ایماندار مرد اور ایماندار عورت کا جب مقرر کردے اللہ اور اس کے رسول کوئی کام ان کو رہے اختیار اپنے کام کا، جس نے نافرمانی کی ہے اللہ کی اور اللہ کے رسول کی تو وہ پھٹکا ہوائے گمراہ ہوا شدید درجہ کی گمراہی میں گرے ہیں۔

وضاحت: دیکھیئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو کیسے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ کسی مسئلہ میں اگر اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ دیدیا ہے تو اس میں کسی ایماندار عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ سوچے یا فکر کرے کہ اللہ اور رسول کو فیصلہ کو ماننا ہے یا نہیں ماننا، بلکہ ایماندار مرد اور عورت کیلیئے یہ فرض بن جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو مان لیں اور تسلیم خم کرلیں اس پر عمل کرنے میں تردد نہ کرے نہ یہ کہ اس میں رائے زنی کریں، تو آیت سے معلوم ہوا کہ ایمانداروں کیلیئے اللہ اور رسول کا ماننا فرض بن جاتا ہے ہاں بے ایمان اور کافر لوگ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہ ماننے والے ان کیلیئے ممکن ہے وہ جب ایمان کا منکر ہے تو دوسرے احکام کو کیسے مانیں گے لیکن کوئی ایماندار مرد اور ایماندار عورت اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہیں مانتا اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ ایمانی راستہ سے ہٹ کر گمراہوں کے راستہ میں پڑے گا جس سے بددن توبہ کے واپسی نہ ہوگی، جس کا نتیجہ یہ ہوگا وہ گمراہوں کے ساتھ مریگا اور گمراہوں کے ساتھ رہے گا اس کا حشر ونشر سب گمراہوں کے ساتھ ہوگا۔

جولوگ اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرکے ان کوایذاء اور تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے اللہ تعالی نے سخت ذلت امیز عذاب تیار کرکے رکھا ہے۔

اسی طرح جولوگ اللہ کے نیک مردوں اور نیک عورتوں کو دین کی وجہ سے ان کو تکلیف دیتے ہیں ان پرطرح طرح الزامات لگالگا کران کو بدنام کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے بھی سخت سے سخت عذاب تیار رکھا ہے۔

(۱۳) قال تعالی۔ ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا۔ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا۔ سورۃ الاحزاب الایۃ ۵۷

ترجمہ: جولوگ اللہ تعالی اوراس کے رسول کے خلاف بدگوئی اورکلامی کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں نازیبا کلمات استعمال کرتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار ہے اللہ تعالی نے دنیا اورآخرت میں ان کیلئے تیار کرکے رکھا ہے ذلت کا عذاب اور جولوگ ایماندار مردوں یاایماندار عورتوں پرناجائز تہمت لگاتے ہیں تو وہ اس الزام اور بھتان کا بوجھ اٹھائیں گیاور قیامت کے روزاس الزام کے جھوٹ بوجھ کواٹھاتے ہوئے آئیں گے،ان کواس کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

اس واسطے تمام انسانوں کوچاہیے بے ایمانی کوچھوڑ دیں اللہ ورسول پرایمان لے آئیں اور اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت شروع کردیں اگر آخرت میں نجات چاہتا ہے تو ایمان واعمال دونوں کی ضرورت ہے اللہ ورسول کے حکموں کو ماننا پھراس

کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے اورگذشتہ زمانہ میں جونافرمانیاں ہوئی ہیں اس سے توبۂ خالص کرکے اللہ سے معافی مانگنا ضروری ہے توبۂ خالص یہ ہے کہ اولا اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کوچھوڑ کرآجائیگا اور کیئے ہوئے گناہوں پراللہ سے ندامت کا اظہار کریں اورآئندہ نافرمانی نہ کرنے کا وعدہ کرکے اللہ تعالی اوراس کے رسول کی اطاعت شروع کردیجائے نماز نہیں پڑھتا تھا نماز شروع کردے اور دوسرے حکموں پرعمل کرنا شروع کردے، اورجن امور سے اللہ اوراس کے رسول نے منع کیا ہے ان چیزوں کو چھوڑ دیں ان کوترک کردے یہ خیال کرے کہ ان کے بدلہ میں آخرت میں جوعذاب دیا جائیگا وہ بہت خطرناک اور بھیانک ہے اللہ ہمیں اورتمام مسلمانوں کوایمان وعمل کی توفیق دیوے اوربے ایمانوں کودولت ایمان سے بدل دے اورسب کواعمال اسلام کی توفیق دیوے۔

اورجواتنے ٹھوس دلائل کے باوجود ایمان نہیں لاتے ان بدنصیبوں کیلئے جہنم کی دھکتی ہوئی آگ تیار ہے۔

(۱٤) قال تعالی ومن لم یؤمن باللّٰہ ورسولہ فانا اعتدنا للکافرین سعیرا۔ سورۃ الفتح الایۃ ۱۳

ترجمہ: جولوگ اللہ اوراس کے رسول پرایمان ویقین نہ لاوے تو ہم نے تیار رکھی ہے کافروں کیلئے جہنم کی دھکتی ہوئی آگ۔

وضاحت: یعنی دلائل توحید اور دلائل رسالت سامنے آجانے کے بعد بھی یہ لوگ نہ اللہ کی ذات وصفات پرایمان لاتے ہیں نہ اس کے رسول کی رسالت اور نبوت کو

مانتے ہیں بلکہ ان کے خلاف کرتے ہیں اوران کومختلف طریقہ سے ایذاء دیتے ہیں تو اللہ تعالی ایسے کافروں کو دنیا میں سزا دیں گے اورآخرت میں بھی جہنم کے سخت ترین عذاب میں ڈالیں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جلتے رہیں گے کیونکہ وہ ایسی سزاؤں کے مستحق تھے اور ہیں، اللہ رب العالمین جیسے تمام مخلوق کا رب ہے ان کافروں کا بھی رب ہے دنیا کی تمام نعمتیں جیسے اللہ تعالی نے اوروں کو دی ہیں ان کافروں کو بھی دی ہیں بلکہ ان کو زیادہ دی ہیں ان کو بطور شکر اللہ تعالی کی ذات وصفات کو مان کر ایمان لانا چاہئے تھا اللہ کے رسول کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاکر اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے تھا لیکن ان کافروں نے کچھ بھی نہیں کیا دنیا کی ساری نعمتوں کو لیکر مزے اڑاتے رہے آخرت کا مطلق خیال نہ کیا حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن کے ذریعہ اور اللہ کے رسولوں کے ذریعہ ہر ہر زمانہ میں ان کو تنبیہ کی ہے نبیوں کے بعد ان کے نائبین اور علماء نے ان کو دین حکموں سے آگاہ کیا ہے کتابوں کے ذریعہ وعظ ونصیحت کے ذریعہ ان کو دین کا حال معلوم کیا ہے مگر ان کافروں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی تو اس کی سزا تو ان کو ملنا چاہئے۔

اللہ تعالی نے فرماتا ہے۔

(۱۵) هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون۔ سورة التوبة الایة ۳۳

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت دین حق سچا دین
لیکر تا کہ اس کو غلبہ دے تمام ادیان پر اگرچہ سب مشرک اس کو برا جانیں۔

دوسری جگہ میں وہ فرماتا ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین كله و كفی بالله شهیدا۔ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الكفار رحماء بینهم تراهم ركعا سجدا یبتغون فضلا من الله و رضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود، ذالك مثلهم فی التوراة و مثلهم فی الانجیل ۔ سورة الفتح الایة ۲۸ ۔ ۲۹

ترجمہ: اللہ کی ذات وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول محمد ﷺ
کو ہدایت لیکر دین یعنی سچا دین لیکر تا کہ اس کو تمام دوسرے ادیان
پر غالب کردے اس کی گواہی کیلئے اللہ کی شہادت کافی ہے کسی
اور کی شہادت کی ضرورت نہیں ہے محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے
اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں اور وہ ایمانداروں میں سے ہیں
یہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کیلئے نرم دل ہیں
اور یہ بہت رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے ہیں ان
کا مقصد اس سے دنیا حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ کا فضل اور اس
کی خوشنودی حاصل کرنا اس کا مقصد ہے ان کی نشانی یہ ہے
کہ ان کے چہرہ پر سجدے کے آثار نظر آتے ہیں ان کی تعریف
اللہ تعالی کے توراۃ اور انجیل میں کی ہے ان کی مثالیں ان
کتابوں میں موجود ہیں۔

مذکورہ آیتوں میں اللہ تعالی محمد ﷺ کے بارے تصریح کردی ہے کہ آپ اللہ

کے پکے اور سچے رسول ہیں ان کو رسول مان کر دنیا میں چلنا سب امتی پر لازم اور ضروری ہے جیسا کہ ان کے ساتھ جو صحابۂ کرام تھے ان پر ایمان لائے تھے اور ان کی اطاعت کرتے تھے نمازیں ادا کرتے تھے زکوۃ دیا کرتے تھے اور روزے رکھتے تھے حج کرتے اور جہاد کرتے تھے غرض نبی کے تمام حکموں کو وہ مانتے تھے اللہ تعالی نے ان صحابۂ کرام کی تعریف کی ہے کہ وہ فرض نمازوں کے سواء بھی بہت نفلیں پڑھا کرتے تھے کثرت سے رکوع اور سجدہ کرنے کا یہی مطلب ہے وہ کفر اور کافروں کے خلاف سخت تھے مگر ایمانداروں کے ساتھ نرم دل تھے، اور اللہ ورسول کی اطاعت کرتے تھے اور اس اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کا مقصد ان کو دنیا کمانا نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف اللہ کو راضی اور خوش کرنا تھا اللہ تعالی نے ان کے دل کی بات بتادی ہے کسی کو شک وتردد کرنے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالی کو پہلے سے معلوم تھا کہ یہ لوگ بڑے اطاعت کرنے والے ہوں گے اس لئے دنیا میں آنے سے قبل پہلے ہی سے توراۃ اور انجیل میں ان کی مثالیں دی ہیں ان کی تعریفیں بیان کی ہیں صحابۂ کرام نے اللہ اور اس کے رسول کی خوب اطاعت کی ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان پر رضی اللہ عنھم کا لقب اور رضوا عنہ کا طمغہ انہیں عطا فرمایا ہے یہ معمولی بات نہیں ہے صحابہ کرام نے دشمنوں سے مقابلہ کیا جہاد کیا یہاں تک دین اسلام کو ساری دنیا میں پہنچانے کا بند بند بست کیا ہے مدینۃ المنورۃ میں رہکر مکہ کو فتح کیا ہے جس کے بعد سارے کفار مرعوب ہوگئے پورے عرب میں اسلام کا غلبہ ہوگیا بڑے بڑے اسلام کے دشمن قتل کئے گئے مارے گئے اور ان میں سے بہت سو نے ایمان لے آیا ہے اسلام کا بول بالا ہوگیا اور آیت میں جیسے اللہ

تعالی نے اعلان فرمایا ہے لیظهره على الدين كله کو اس زمانہ کے تمام لوگوں نے دیکھ لیا ہے، حضور ﷺ کے زمانہ میں اسلامی حکومت قائم ہوگئی ہے، مکۃ المکرّمۃ اور مدینۃ المنورۃ پورے حجاز میں اور اس پاس کے اور دوسرے علاقوں میں اسلامی حکمران پہنچ چکے تھے آج کل نام کے مسلمان تو بہت ہیں مگر خالص اور غیور مسلمان نہیں ہیں اس واسطے کہیں اسلامی حکومت نظر نہیں آرہی ہے ورنہ اگر کہیں نہ کہیں غیور مسلمان ہوتے ان کے وسیلے سے اسلامی حکومت قائم ہوجاتی اسلامی مملکت جب قائم ہوتی تو ہمارے تجارت اسلامی ہوجاتی اور ہمارے معاملات اور ہماری معاشرت بھی اسلامی ہوجاتی اب تو آمد وخرچ میں سارے طریقہ ہیں اور غیر اسلامی طرز زندگی کے مطابق ہماری زندگی چل رہی ہیں دین کہاں سے آئیگا، کیسے آئیگا سارے بینکوں میں سود کے کاروبار ہیں کوئی بینک ایسا نہیں ہے جس میں سود کا لین و دین نہیں ہے بہت پیسے والوں نے دنیا دار مولوی کو لیکر اسلامی بینک کے لیبل لگا کر بے شمار بینکوں میں کام شروع کیا ہے اور بہت سے مفتیوں کو خرید لیا ہے ان کے ذریعہ شرعیہ بورڈ قائم کر کے بینک کے سود کو حلال قرار دینے پر زور دار کوشش جاری ہے ان سود خوار مفتیوں کو خدا کا خوف نہیں ہے کہ سو سال سے پہلے جن مفتیوں نے بینک کے سود کو حرام قرار دیا ہے اس سود اور موجودہ سودی کمپنی سودی کاروبار میں کیا کچھ فرق ہے یا نہیں صرف لیبل اسلامی ہے والڈ بینک سے لیکر اسٹیٹ بینک تک اور ان کے ماتحت جتنے بینک ہیں سب ایک ہی اصولوں پر چلتے ہیں اسلامی اصولوں پر چلنے کیلئے اس غیر اسلامی ملک میں غیر اسلامی نظام کے تحت مواقع کہاں اور کیسے اور وہ کونسے مفتیان کرام ہیں جنہوں نے اسلامی بینک کے سود کو

حلال قرار دیا ہے ان کے ناموں کو بینک کے سامنے لٹکا دیا جائے تا کہ روپے جمع کرنے والے اور سود اور منافع لینے کو معلوم ہو سکے کہ فلاں فلاں مفتیوں نے اس کے جواز کا فتوی دیا ہے تمام مسلمانوں بھائیوں سے درخواست ہے کہ صرف اسلامی لیبل لگانے سے کوئی بینک اسلامی نہیں ہوتا، آپ لوگ دھوکہ اور غلط فہمی میں نہ آئیں اسرائیل اور امریکہ اور ان کے برادری کے لوگ سب کی خواہش ہے کہ سارے مسلمان سودی لین اور سود میں مبتلی ہو جائیں تا کہ تھوڑے بہت لوگ جو حلال کھا کر زندگی گذارنا چاہتے ہیں وہ بھی نہ رہے اللہ تعالی مسلمانوں کو دینی سمجھ عطا فرماوے بہر حال ہم کو پہلے مسلمان ہونا پڑیگا پھر اسلامی حکومت قائم ہوگی جب اسلامی حکومت قائم نہیں تو اسلامی بینک کیسے قائم ہو سکے گا، اس سے قبل اسلامی بینک کا تصور ایسا ہے کہ شادی کئے بغیر صاحب اولاد کی امید کیجاوے۔

(۱٦) **قال تعالی۔** ومن یطع اللّٰه والرسول فاولئك مع الذین انعم اللّٰه علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا۔ سورة النساء الایة ٦٩

ترجمہ: اور جو بندہ اطاعت کریگا اللہ اور اس کے رسول کی وہ بندہ
ان لوگوں کے ساتھ رہیگا آخرت میں جن پر انعام کیا گیا ہے
نبیوں میں سے، صدیقین اور شہداء اور صالحین میں سے جو ان
کی اطاعت کریگا وہ بڑا ہی کامیاب اور فلاح یاب ہوگا۔

اس آیت میں یہی بتلایا گیا ہے کہ جو بندے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

کریں گے اور ان کی تابعداری کر کے وہ آخرت میں دنیا سے جائیں گے نبیوں، صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ رہیں گے، اللہ ورسول کی اطاعت کا معنی یہ ہے کہ ان کے حکموں کو مانا جاوے جن چیزوں کو کرنے کیلئے حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کیا جاوے اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سے اجتناب کیا جاوے اس کے بغیر اطاعت نہ ہوگی، جبکہ آجکل لوگوں میں نمازوں کا پروانہیں زکوۃ کی ادائیگی کی کچھ خبر نہیں دینی دوسرے کاموں کا نہ علم حاصل کیا جاتا ہے نہ ان پر عمل کیا جاتا ہے تو اطاعت کیسی ہوگی، بس سارے لوگ کھانے پینے اور بازاروں اور کاروباری چکر میں پھنسے ہوئے ہیں، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ فرماوے۔

(۱۷) **قال تعالی۔** یا ایها الناس انی رسول اللّٰه الیكم جمیعا الذی له ملك السماوات والارض لا اله الا هو یحیی ویمیت فامنوا باللّٰه ورسوله النبی الامی الذی یؤمن باللّٰه وكلماته واتبعوه لعلكم تهتدون۔ سورة الاعراف الایة ۱۵۸

ترجمہ: اے لوگو! میں تمہارے سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا
ہوں اس اللہ کی طرف سے جس کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین
میں اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا معبود ہے وہ اکیلا چلاتا ہے
اور مارتا ہے پس اللہ تعالی پر ایمان لاؤ اور نبی امی پر اور جو ایمان
لائیگا اللہ پر اور اس کے سارے کلمات پر اور احکام پر اس کی
پیروی کریگا امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پر ہوں گے۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالی نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ محمد ﷺ جو کہ نبی امی ہے وہ قیامت تک آنے والے سارے انسانوں کے واسطے رسول ہیں سب کو انہیں کا ماننا اور انہیں کے دین پر عمل کرنا سب کیلئے ضروری اور لازم ہے، کسی اور دین کی پیروی جائز نہ ہوگی صرف اور صرف دین محمدی پر چلنا ہوگا پھر جنت میں جانا نصیب ہوگا اور دوزخ سے نجات ملے گی مگر دین محمدی ﷺ کی پیروی کئے بغیر کسی دین پر عمل کرنے سے ایمان کی دولت حاصل نہ ہوگی ایمان نہ ملے گا تو نجات نہ ملے گی اس میں کوئی مذہب والے کوئی فرقہ والے کا استثناء نہیں ہے سب کیلئے ایک ہی حکم ہے، لہذا جو لوگ یہ خیال اور گمان کرتے ہیں کہ کسی بھی دین، و مذہب، فرقہ و جماعت میں رہکر آپ خدا اور رسول کو راضی کر سکتے ہیں اور آپ کو آخرت میں جہنم کی آگ سے نجات مل سکتی ہے ان کا یہ خیال و گمان قرآن و حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے صریح جھوٹ اور باطل خیالات ہیں ایسے خیالات کی پیروی والے بھی خدا اور رسول کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والے خواہ کتابی ہو یا غیر کتابی، کسی فرقہ یا جماعت سے ان کا تعلق ہو قیامت کے روز فلاح یاب نہیں ہو سکتے ان کو جہنم کی آگ سے نجات نہیں دل سکتی۔

(۱۸) قال تعالی۔ ومن یشاقق اللہ ورسولہ فان اللہ شدید العقاب ذالکم فذوقوہ وان للکافرین عذاب النار۔ سورۃ الانفال الایۃ ۱۳۔۱۴

ترجمہ: اور جو لوگ مخالفت کریگا اللہ اور اس کے رسول کی پھر جان لو کہ

اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اس کے عذاب سے کون بچائیگا،
دوسرا خدا تو نہیں ہے تا کہ عذاب سے بچا سکے لہذا اللہ کے عذاب
کو بھگتنا پڑیگا اور یہ اللہ کا قانون متعین ہے کہ منکر اور کافر لوگوں کیلئے
عذاب جہنم مقرر ہے۔

وضاحت: آیت تو بالکل واضح ہے اس میں کچھ پیچیدگی نہیں ہے کہ کسی بندہ کیلئے اللہ ورسول کی مخالفت جائز نہیں ہے بلکہ ہر حال میں ان کی اطاعت اور پیروی لازم اور ضروری ہے، اللہ ورسول کی اطاعت کر کے دنیا سے جائیگا تو آخرت کی سزا سے نجات مل جائے گی اور اگر اللہ ورسول کی اطاعت اور پیروری کر کے نہیں جائیگا تو صاف بات ہے کہ ایسے نافرمانوں کیلئے جہنم ہیں ہر قسم کے عذاب تیار ہے ان کو جہنم میں ڈالا جائیگا، اور وہ اس کو بھگتتے رہیں گے، اللہ تعالی تمام ایمانداروں کو جہنم کے عذاب سے پناہ میں رکھے امین یارب العالمین۔

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا اقرار کافی نہیں ہے اس پر دل سے یقین کے ساتھ ساتھ اقرار پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اطاعت کے اقرار کر لینے سے کافی ہو جائے گی دل سے یقین اور اس پر اعضاء و جوارح سے عمل کرنا ضروری نہیں ہے ان کا یہ خیال بھی باطل اور غلط ہے اگلی آیت میں اس کی تردید ہے۔

(۱۹) **قال تعالی۔** یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون۔ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون۔ ان

شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون۔ سورۃ الانفال الایۃ ۲۰۔۲۲

ترجمہ:اے ایمان والو!جنھوں نے ظاہری طور پرایمان لائے ہوئے ہیں،
اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو،دل سے یقین کرواوراعضاء
وجوارح سے عمل کی چیزوں پرعمل کرو،ان میں سے کسی چیز کی نافرمانی
مت کروعمل سے اعراض مت کرو،تم لوگ آنکھ اورکان رکھتے ہو
اللہ اوررسول کا دین حق ہے اس کے خلاف باطل اورگمراہی ہے
تم ان لوگوں کی طرح مت ہو،جوسنتے ہوئے ان سنی بن جاتے ہیں
دین پرعمل کرتے نہیں ہے،اورنہ دوسروں کوعمل کیلئے کہتے ہیں یہ لوگ
جانوروں کی طرح بنے ہوئے ہیں۔

بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں جانوروں میں بھی بعض بدترین جانور ہوتے ہیں جوگونگے اوربہرے ہوتے ہیں ان کے اندرعقل بھی نہیں ہوتی وہ لوگ دین پرکیسے عمل کریں گے ان میں دین کیسے آئیگا؟

دیکھئے ان آیات میں اللہ تعالی نے واضح طورپرمثال دیکرفرماتے ہیں کہ اللہ ورسول کی اطاعت دل سے یقین کرنے کے بعدزبان سے اقرارکرنا ہے پھرجوکام اعضاء وجوارح سے اداکرتے ہیں ان کواعضاء وجوارح سے اداکرنا ضروری ہے پھرواقعی اللہ ورسول کی اطاعت ہوگی۔

مگربعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں زبان سے اقرارکرلینا کافی ہے اسلام کی ساری چیزوں پرعمل کرنا تھوڑے ضروری ہے جبکہ اللہ تعالی نے مذکورہ

آیت کے ذریعہ اعلان فرمادیا ہے کہ جولوگ دین کی باتوں کوسنتے اوراقرارکرکے ان پرعمل نہیں کرتے یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ جانوروں میں جوبدترین جانورہوتے ہیں ان کی طرح ہیں جوگونگے بہرے ہوتے ہیں ایسے جانوربہت ہی برے ہوتے ہیں اورجوانسادین کی باتوں کوسنتے ہیں،مگران سنی جیسے بن جاتے ہیں،اللہ تعالی مسلمانوں کوعقل دیوے انسانوں کی طرح زندگی گذارنے کی توفیق بخشے۔

اسلام کے دعویدار،اللہ ورسول کے مخالفت کرکے زندگی نہیں گذارسکتا، اسلام کی مخالفت کی وجہ سے پھران کا اسلام وایمان چلاجائیگا،ہمارے مسلمان بھائیوں کوان باتوں کوخیال کرنا بہت ضروری ہے۔

(۲۰) قال تعالی۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی و نصله جهنم و سائت مصیرًا ان اللّٰه لا یغفر ان یشرك به و یغفر ما دون ذالك لمن یشاء و من یشرك باللّٰه فقد ضل ضلالا بعیدا۔ سورة النساء الایة ۱۱۵۔۱۱۶

ترجمہ:اورجوکوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی ہے اس پر
ہدایت کی راہ اورچلے سب مسلمانوں کے خلاف راستہ پرتودنیا میں ہم
حوالہ کریں گے ان کوجس طرف وہ جانا چاہتے ہیں ان کی طرف
پھرجب وہ لوگ ہمارے پاس آئیں گے توان کوجلائیں گے ہم
دوزخ میں وہ توبہت براٹھکانہ ہے اللہ تعالی شرک کے گناہ کومعاف
نہیں کریگا اس کمترگناہوں کیلئے جس کیلئے چاہیگا معاف کردیگا،

اور جس نے شرک میں مبتلا ہوئے وہ تو سخت گمراہی میں جا کر
گرے ہیں جہاں سے واپسی ممکن نہ ہوگی۔

وضاحت: آیت سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ راہ ہدایت دیکھنے کے بعد کسی مسلمان کا عام مسلمانوں کے خلاف راستہ پر جانا سخت ترین گمراہی ہے شدید ترین بد بختی کے سواء کچھ نہیں ہے دنیا کے چندروزہ مفادات اور منافع کیلئے بعض لوگ بے دینی راستہ پر چل پڑتے ہیں جب کہ معلوم ہے کہ یہ راستہ غلط ہے مگر دنیا کے لالچ اور حرص میں ڈھوب جانے کی وجہ سے وہ راہ حق اسلام کی طرف آنہیں سکتا اس کا دین اور آخرت برباد ہوگیا ہے۔

نبی کریم ﷺ جس دین اسلام کو لیکر دنیا میں تشریف لائے ہیں وہ صراط مستقیم ہے رسول اللہ ﷺ پوری دنیا کے لوگوں کو شرک وکفر اور ہر طرح کی گمراہیوں سے بچا کر صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتے رہیں وہی صراط مستقیم پر چلنے سے بندہ کو ہدایت ملے گی اور اس کے برخلاف چلنے سے بندہ گمراہی میں جا کر گریگا۔

(۲۱) **قال تعالی۔** وانك لتهدی الی صراط مستقیم۔ سورة الشوری الایة ۵۲

ترجمہ: یقیناً اے نبی آپ صراط مستقیم کی طرف لوگوں کو راہ دیکھلاتے ہیں
اسی صراط مستقیم پر چلنے سے آدمی خدا کو پا سکتا ہے اس راستہ کے خلاف چلنے
سے خدا کو نہیں پا سکتا۔

دوسری جگہ میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوة حسنة ۔ سورة الاحزاب الایة ۲۱

ترجمہ: اور تمہارے لئے رسول کی ذات میں اچھا نمونہ موجود ہے۔

تو آپ یک پیروی کرنے سے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے اوامر و نواہی پر چلنے آپ کی اطاعت ہوگی تو اللہ تعالی کی اطاعت بھی ہو جائے گی، اطاعت رسول اور اطاعت الٰہی کے مطابق جب آدمی زندگی گذاریگا تو تو دنیا وآخرت میں کامیاب ہی کامیاب ہوگا، اور جو لوگ اطاعت الٰہی کے خلاف چلے گا، نہ دین اسلام کے اوامر اور نہ نواہی کو مانے گا بلکہ اپنی خواہش پر زندگی گذاریگا تو اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول نہ کرنے کی وجہ سے وہ اللہ ورسول کے باغی اور نافرمان قرار پائیں گے خدا ورسول کے باغی اور نافرمان کے ساتھ اللہ تعالی قیامت کے روز کیا سلوک کریگا محتاج بیان نہیں ہے۔

اور ایک جگہ پر اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ویغفر لکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم۔ سورة آل عمران الایة ۳۱

ترجمہ: اے نبیؐ آپ ان سے کہدو! اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو
تو میری پیروی کرو اللہ تعالی تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہوں کو
بخشدیگا اور اللہ تعالی بڑے بخشش کرنے والا ہے اور بہت
بڑا مہربان ہے۔

آیت مذکورہ میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جتنے لوگ اللہ تعالی سے محبت رکھنے والے ہیں ان کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ سب محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کریں اوران کی پیروی کریں بدون ان کی اطاعت اور پیروی کے کسی کی محبت کا اعتبار نہیں ہے محبت الٰہی کا اعتبار تب ہوگا کہ محمد ﷺ کی اطاعت کیجاوے اوران کی پیروی کیجاوے۔

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دین اسلام کولیکر تشریف لائے ہیں جواس کو مانے گا عمل کریگا وہ ایماندار اور مسلمان ہوگا اور جواس دین اسلام کونہیں مانے گا وہ نہ ایماندار ہوگا اور نہ مسلمان ہوگا بلکہ کافر اور منافق ہوگا، چنانچہ اسی آیت کے بعد والی آیت میں اللہ تعالی بتادیا ہے۔وان تولوا کہ محمد ﷺ کے دین اسلام سے جو منہ موڑیگا، تو وہ کافر ہے اور اللہ تعالی کافروں سے کوئی محبت کا تعلق نہیں رکھتا۔

غرض یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت تمام امت کیلئے لازم اور ضروری ہے رسول کی اطاعت کرنے سے اللہ تعالی کی اطاعت ہوجائے گی۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله۔ سورة النساء الاية ۸۰

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی بھی اطاعت کی ہے۔

حتی کہ بیعت کے بارے میں اللہ تعالی نے اعلان کیا ہے کہ جس نے رسول کے ہاتھ میں بیعت کی ہے گویا اس نے اللہ کے ہاتھ میں بیعت کی ہے۔

ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم۔ سورة الفتح الاية ۱۰

ترجمہ: جولوگ آپ کے ہاتھ میں بیعت کرتے ہیں درحقیقت یہ لوگ اللہ کے ہاتھ میں بیعت کرتے ہیں اللہ کے ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہیں۔

اور جولوگ رسول کی اطاعت نہیں کرتے وہ درحقیقت اللہ اوراس کے رسول سے لڑائی مول لینا چاہتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله۔ سورة البقرة الاية ۲۷۹

ترجمہ: اگرتم لوگ اللہ کے حکموں کونہیں مانتے ہوتو پھر اللہ اوراس کے رسول کے ساتھ لڑنے کیلئے تیار ہوجاؤ۔

اللہ اور رسول کی اطاعت میں کامیابی ہے

ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما۔ سورة الاحزاب الاية ۷۱

ترجمہ: جواللہ اور رسول کی اطاعت کریگا وہ کامیاب ہوگا۔

اللہ ورسول کی اطاعت ایمان کی علامت ہے۔

قال تعالى ۔ واطيعوا الله ورسوله ان كنتم مؤمنين۔ سورة الانفال الاية ۱

ترجمہ: اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو، اگرتم مومن ہو۔

اگرتم لوگ ایمان رکھتے ہوتو رسول کی اطاعت کرو، ایمان نہیں تو اطاعت کیوں اور کیسے کریگا ؟

اللہ ورسول کی اطاعت سے آدمی جنت میں جائیگا۔

قال تعالی ومن یطع اللّٰہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا۔ سورۃ النساء الایۃ ۱۳

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا اللہ تعالی ان کو جنت میں داخل کریگا، اور جنت بھی ایسی ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے سے اللہ تعالی کی رحمت نازل ہوگی۔

واطیعوا اللّٰہ والرسول لعلکم ترحمون۔ سورۃ آل عمران الایۃ ۱۳۲

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو تمہارے اوپر اس کی رحمت ہوگی۔

لہذا تمام انسانوں کیلئے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت ترک کردے اور اطاعت شروع کردیوے ورنہ بہت بڑے فتنہ یا عذاب الیم میں مبتلا ہوجائیگا۔

قال تعالی۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبیھم فتنۃ او یصیبیھم عذاب الیم۔ سورۃ النور الایۃ ۶۳

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے کہ ان کو کوئی فتنہ گھر لیگا یا دردناک عذاب میں وہ مبتلا ہوجائیگا۔

آجکل مسلمان طرح طرح کے فتنے میں مبتلی ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ

مسلمانوں نے اللہ ورسول کی اطاعت کرنی چھوڑ دی ہے حلال کمائی کی فکر کسی کو نہیں ہے سب کو زیادہ سے زیادہ پیسے آنے کی فکر میں مشغول ہیں حلال تجارت اور حلال کاروبار التزام نہیں کیا جارہا ہے جس کاروبار میں پیسے زیادہ آرہے ہیں اسی کو اختیار کیا جارہا ہے، لوگوں کے حقوق کو ادا نہیں کئے جارہے ہیں وارثوں کی وراثت نہیں دی جاری ہے حالانکہ قرآن کریم نے اس کی بڑی تاکید کی ہے میت نے جو مال چھوڑا ہے اس کو بلا تاخیر وارثوں میں خواہ وہ عورت ہو یا مرد سب کو اپنے حق وراثت دیدیا جائے، نہ وراثت کو تقسیم میں دیر کرے نہ دینے میں دیر کرے کیونکہ مشترکہ اموال سے خرچ کرنا مشکل مسئلہ ہے اور اس میں یتیموں اور بیواہوں کا حق ہوتا ہے وہ بہت سے پریشانیوں میں مبتلی ہوتی ہے مگر جن کے پاس وراثت کا حق موجود ہوتا ہے وہ خاموش بیٹھے ہیں وراثت طلب کیجاوے تو اس طرف توجہ نہیں دیجاتی جیسے مرد لوگوں کو وراثت حق پہنچتا ہے عورتوں کو بھی وراثت کا حق پہنچتا ہے بھائیوں کو وراثت کے مال لینے میں کچھ اعتراض نہیں کیا جاتا عورتیں بےچاری کمزور ہوتی ہیں ان کا ان کا حق تو پہلے دینا چاہئے کیونکہ وہ کمزور ہیں ان کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے مگر مرد لوگ بے دین اور گمراہ فاسق وفاجر ہوتے ہیں عورتوں کے حقوق دینا نہیں چاہتے یا ٹال مٹول کرتے ہیں ہماری نئ نئ حکومتیں قائم ہوتی ہیں مگر کوئی حکومت حقوق انسانیت خاص کر حقوق نسوانیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی کچھ ادھر ادھر کے قانون بناتی ہیں جو کہ خلاف شرع اور اللہ ورسول کے قانون کے خلاف ہوتے ہیں یہ حکومتیں بھی جاہلوں کی حکومت ہوتی ہے حکومت میں علماء محققین تو ہوتے نہیں نہ ان کو کوئی مقام دیا جاتا ہے تاکہ وہ مملکت کے

ضروری مسائل بتا سکتے ،اناڑی اور جاہلوں کو علماء کے نام سے استعمال کیا جاتا ہے وہ بہر حال ایک کی زمین دوسرے نام کر کے ضریب کر کے لیجاتے ہیں حکومت مجرم کو کوئی سزا دیتی نہیں بے چاری کیا کریں گے چور چوری کرتے ہیں ڈاکو ڈکیتی کر کے گذار کرتے ہیں حکومت نے رشوت خوروں کو پولیس اسٹیشن میں مقرر کیا ہے ان کا تدارک نہیں کیا جاتا اس واسطے مجرمین اپنے جرم میں فاسق فسق میں کافر کفر میں مصروف ہیں مٹھی بھر مسلمانوں کیلئے کوئی سہارا نہیں ہے اللہ تعالی اس ملک پر رحم فرمائے حالت بدل جاتی ہر محلّہ میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہورہی ہیں مگر ماں وباپ کی اطاعت نہیں سب جگہ سے شکایت آتی ہے کہ اولاد نافرمان ہیں ان کیلئے کوئی قانون نہیں کہ اللہ تعالی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور اس بارے میں چودہ آیتیں نازل فرمائی ہیں لڑکے جب بڑے ہوئے والدین نے شادی کرادی ہے تو اولایں الگ کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں والدین بوڑھے ہوتے ہیں بیمار ہوتے ہیں ان کیلئے کوئی نہیں ہوتا کافروں ملکوں میں قانون ہوتا ہے کہ بوڑھے لوگوں کیلئے وظیفہ جاری کردئے جاتے ہیں مگر ہمارے مسلمان حکومتوں میں کوئی قانون نہیں بلکہ اولاد اگر والدین کو بھوکے اور پیاسے ماربھی دیں گے تو کوئی پوچھنے والے نہیں ہے، کیا مسلمانوں کیلئے یہ ضروری نہیں ہے ان چیزوں کے تدارک کریں اہل محلّہ کے دیندار مسلمانوں میں اس کی فکر ہونی چاہئے حکومت اس کی تحقیق کرے حتی الامکان ان بوڑھے اور بیماروں کے سارے کاموں کا بندوبست کیا جاسکے، دراصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ دین سے بہت دور جاچکے ہیں سب لوگ نام کے مسلمان تو ہیں مگر ہمارے اندر اسلام کے اعمال نہیں

ہیں نہ اس کی فکر لوگوں میں ہیں اب ہر جگہ میں اسلام اور اعمال اسلام کی فکر پیدا کرنے کی ضرورت ہے اس کے بغیر ہمارے اندر دین نہیں آئیگا ہمارے اندر اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول نہیں ہوگی اس بارے میں ملک کے علمائے حقانی کو بیٹھ کر فکر کرنا چاہئے کہ کس طرح ہمارے اندر اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول آجاوے تبلیغ والے فکر کرتے ہیں مگر اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کیلئے نہیں جس میں نیکیوں پر عمل کی ترغیب ہوتی ہے اور برائیوں سے بچنے کیلئے نہیں کہا جاتا ہے حالانکہ یہ چیز بہت ضروری ہے، اللہ تعالی ہمیں اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کی توفیق بخشے ۔آمین یارب العالمین وصلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

کتبہ

بندہ محمد عبدالسلام عفا اللہ عنہ

۱۵ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ